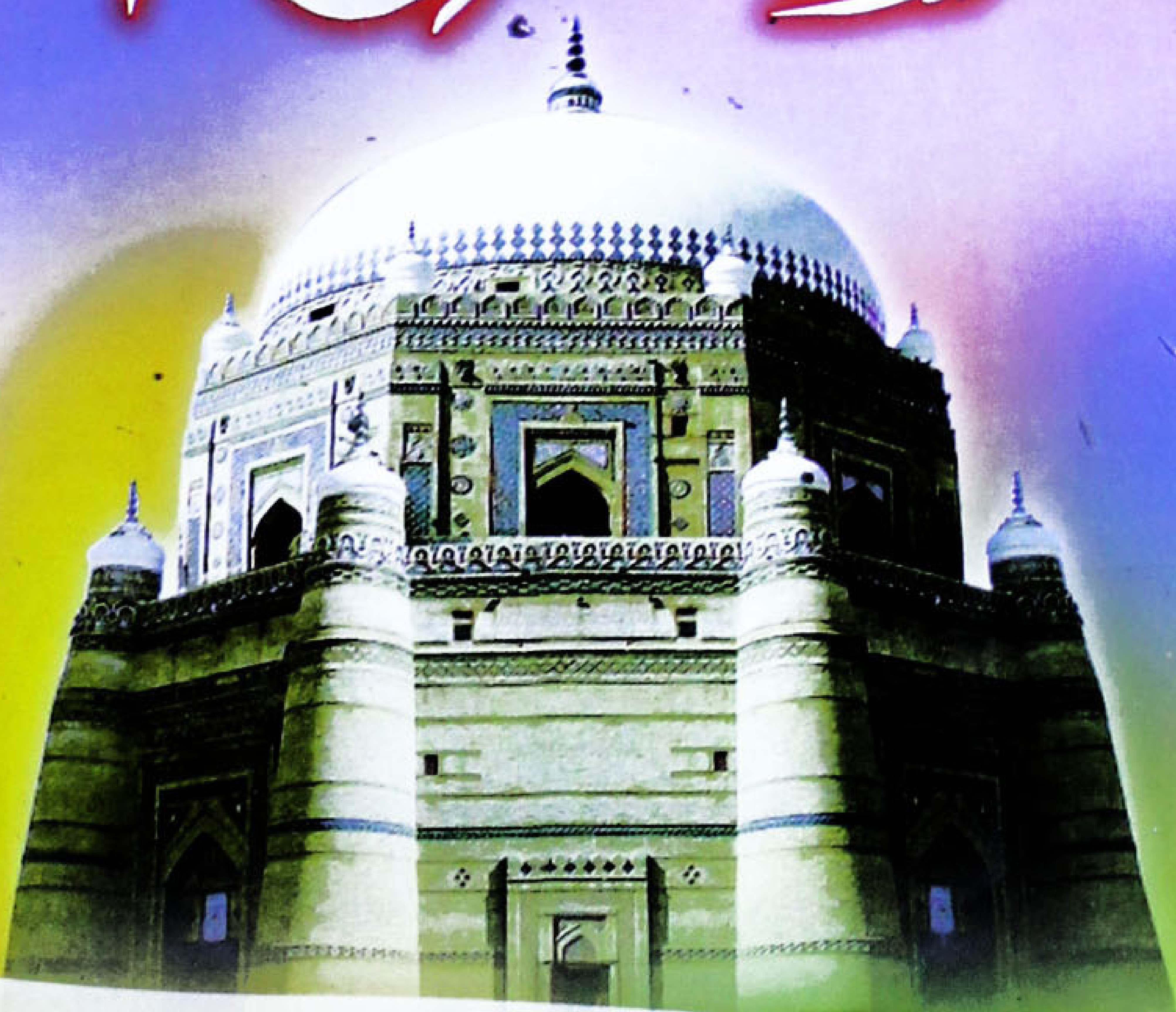
https://ataunnabi.blogspot.com/

سِیرت

حضرت شیخ ابوالفتح رکن الدین عالم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

المعروف

حضرت شاہ رُکنِ عالم رحمۃ اللہ علیہ



مرتب: محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بُک سیلرز لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

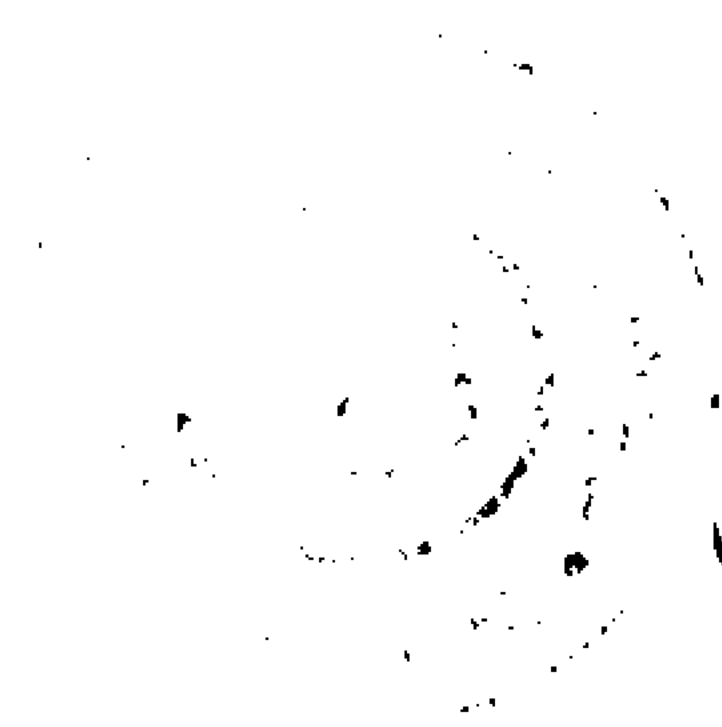
حضرت شاہ رُکنِ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ طیبہ پر خوبصورت تصنیف

سیرت پاک

حضرت شیخ ابوالفتح رکن الدین عالم سہروردیؒ

المعروف

حضرت شاہ رُکنِ عالم رحمۃ اللہ علیہ



تالیف:

محمد حسیب القادری

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 7352022

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

111492

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت شاہ عالم رکن رحمتہ اللہ علیہ

مصنف: محمد حبیب القادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: 90 روپے

.... ملنے کے پتہ ....

الیف رمضان پوسٹر اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔ اللہ عزوجل نے اس زمین پر انسان کو اپنا نائب بنا کر بھیجا۔ انسانوں کی رشد و ہدایت کے لئے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ انسانوں کو اللہ رب العزت کی وحدانیت کی تعلیم دیں۔ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس دنیا میں تشریف لائے جنہوں نے اللہ عزوجل کی تعلیمات کو انسانوں میں پھیلایا۔ ان پیغمبروں میں اللہ عزوجل نے رسول بھی بھیجے جن پر اللہ عزوجل نے اپنی کتابیں نازل فرمائیں جو ہر دور میں انسانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہمارے پیغمبر نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا جو تمام انسانوں میں اکمل اور اعلیٰ ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ پر قرآن مجید نازل فرمایا جو رہتی دنیا تک ہر انسان کے لئے ایک مکمل اور جامع تعلیمات پر مبنی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات ہر انسان کو راہِ ہدایت کا پتہ دیتی ہیں۔ چونکہ ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد نبوت ختم ہو گئی لیکن ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو اس دنیا میں بھیجا جو ہمارے لئے ایک گائیڈ لائن کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے یہ ولی ہر دور میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نائب ہونے کی حیثیت سے انسانوں کو راہِ راست پر لانے میں مشغول رہے۔ ان اولیاء اللہ نے اپنی زندگیوں کو لوگوں کے لئے وقف کر دیا۔ ان لوگوں کو دنیاوی مال و دولت کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ یہ ان اولیاء اللہ کا ہی فیض ہے جس کی بدولت آج دین اسلام دنیا کے کونے کونے پر جگمگا رہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اپنی عبادت و ریاضت کی وجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے مقبول ہوئے اوران کے فیض سے کروڑوں لوگ مسلمان ہوئے۔

برصغیر پاک و ہند یوں تو کئی نامور اولیاء اللہ کا مسکن رہا ہے جن میں سرتاج الاولیاء حضرت سیّد علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المعروف حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء المعروف محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اوران جیسے ہزاروں نابغہ روزگار اولیاء اللہ شامل ہیں جن کا فیض آج بھی جاری ہے اوران کے مزارات آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ''سیرت پاک قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی تالیف کا مقصد بھی یہی ہے کہ ان بزرگوں کی سیرت پاک کے مطالعہ سے لوگوں میں ان حضرات کے دینی تصرف کے بارے میں آگاہی حاصل ہو۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان کے نابغہ روزگار ولی ہیں جن کے فیض سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ کتاب میں حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت پاک کے مختلف گوشوں کو زیر بحث لایا گیا ہے اوراس کے ساتھ ساتھ اُن کے دور میں ہندوستان کے حالات وواقعات کو بھی بیان کیا گیا ہے تاکہ عام قاری کو اُس دور کی مشکلات اور حالات کا بخوبی اندازہ ہوسکے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ میری اس عاجزانہ کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اقوال وارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

از خاکپائے اولیاء

محمد حسیب قادری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مختصر تعارف

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند اور حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا تھا جو کہ فرغانہ کی شہزادی تھیں اور اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے رابعہ عصر کہلاتی تھیں۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۹ رمضان المبارک ۶۴۹ھ کو بروزِ جمعہ پیدا ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''رکن دین'' رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ادب و آداب سے متاثر ہو کر حضرت خواجہ شمس الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ''رکن الدین والعالم'' کا لقب عطا فرمایا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ظاہری تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور روحانی تعلیم میں اپنے جد امجد سے فیضیاب ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ریاضت' مجاہدہ' مکاشفہ سے بہت سے روحانی مدارج کو طے کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روحانی کمال پر پہنچنے کے باوجود بھی تہجد سے لے کر دوپہر تک ریاضت و عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ فرض نمازوں کے علاوہ تہجد' اشراق اور دوسری عبادات بھی روزانہ پابندی سے ادا کرتے۔ رمضان المبارک کے علاوہ دوسرے ماہ میں بھی روزے رکھا کرتے تھے اور اکثر وقت مراقبہ و محاسبہ میں گزارتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لے کر حضرت شیخ رکن والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک اور اس دور کے سلسلہ سہروردیہ کے دوسرے بزرگانِ دین اپنے پاس مال و دولت رکھتے تھے اور بوقت ضرورت' ضرورت مندوں کو دیتے تھے۔

اس سلسلے میں ایک روایت حضرت شیخ نصیرالدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ جب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی آئے تو درویش اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قوم کا پیشوا ہو اُس کے پاس تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ اول اُس کے پاس مال ہو' تاکہ جو لوگ اس سے مال کو طلب کریں اُن کو دے سکے۔ دوم اُس کے پاس علم ہو' تاکہ جب علماء کی صحبت میں بیٹھے تو اُن کے ساتھ علم کی باتوں میں حصہ لے سکے۔ سوم حال کی ضرورت ہو تو درویشوں کے ساتھ حال میں شریک ہو سکے۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ جب مسند نشین ہوئے تو لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر فیضیاب ہوتے۔ جو سائل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آتا اُس کی حاجت پوری فرماتے۔ چنانچہ اسی وجہ سے مخلوقِ خدا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قبلہ حاجات کہا کرتی تھی۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۶ رجب ۷۳۵ھ کو نمازِ اوابین کے بعد سجدے میں سر رکھا اور اپنی جان محبوبِ حقیقی کے سپرد کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک ملتان میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خواص و عام ہے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نام ونسب

نام:

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ''رکن الدین'' ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹے اور حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ''رکن الدین والعالم'' کے نام سے مشہور ہوئے۔

القابات:

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ منبع جود نامتناہی' ادریس خلوت وحدت' برجیس برج معرفت' گوہر معدن' زبدالمشائخ' مفتاح فضل' حق الیقین اور ابوالفتح جیسے القابات سے مشہور ہوئے۔

نسب:

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسب ونسب کے لحاظ سے قریشی الاسدی تھے اور اس بات پر سب محققین کا اتفاق ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جدامجد قصی بن کلاب سے چوبیس واسطوں سے جاملتا ہے۔

۱۔ حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۲۔ بن حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۳۔ بن حضرت شیخ الاسلام بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۔ بن حضرت شیخ مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۵۔ بن حضرت شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۶۔ بن حضرت شیخ جلال الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۷۔ بن حضرت شیخ علی قاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۸۔ بن حضرت شمس الدین محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۹۔ بن حضرت الحسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۰۔ بن حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۱۔ بن حضرت الحسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۲۔ بن حضرت المطرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۔ بن حضرت خزیمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۔ بن حضرت محمد بن حازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۵۔ بن حضرت محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۶۔ بن حضرت تاج الدین المطرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۷۔ بن حضرت عبدالرحیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۸۔ بن حضرت عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۹۔ بن حضرت ھبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۰۔ بن اسود

۲۱۔ بن عبدالمطلب

۲۲۔ بن اسد

۲۳۔ بن عبدالعزیٰ

۲۴۔ بن قصی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مورثِ اعلیٰ

حضرت ھبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن اسود

حضرت شاہ رکن الدین العالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مورثِ اعلیٰ حضرت ھبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن اسود تھے۔ حضرت ھبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابتداء میں رسول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شدید مخالفت کی تھی لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرلیا۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ھبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک متمول شخص تھے۔ مکہ مکرمہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامانِ تجارت کی غرض سے کئی مقامات تعمیر کروا رکھے تھے اور اُس زمانے کے رواج کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر تجارت کی غرض سے مصر اور شام کی طرف تجارتی قافلے روانہ فرماتے تھے۔

حضرت ھبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیت اللہ شریف سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ قبولِ اسلام کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ کو ہی اپنا مسکن بنائے رکھا اور اپنا زیادہ تر وقت کعبہ شریف کے قرب وجوار میں ہی گزارا۔

حضرت ھبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولادِ پاک میں صرف دو صاحبزادوں کا ذکر ملتا ہے جن میں سے ایک عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے اور دوسرے حضرت مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ حضرت شاہ رکن الدین العالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جد امجد حضرت عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھی دو صاحبزادے تھے جن میں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک کا نام عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھا اور دوسرے کا نام زبیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھا۔

حضرت عبدالرحیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے حضرت تاج الدین المطر ف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔

حضرت تاج الدین المطر ف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہ پہلے شخص تھے جنہیں عباسیوں کی حمایت کے جرم میں حکومت وقت کی طرف سے شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا اور انہیں بے جا تنگ کیا جانے لگا جس پر اُنہوں نے اپنی جان و مال اور عزت کو محفوظ کرنے کی خاطر ہجرت کا فیصلہ کیا اور اپنے اہل خانہ کے ہمراہ خوارزم چلے گئے جو کہ ایک پُر فضا مقام تھا۔

حضرت تاج الدین المطر ف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مستقل رہائش خوارزم میں ہی رکھی۔ پھر جب سندھ کے علاقہ پر ہباریوں کا قبضہ ہوا تو ان کی اولاد منصورہ چلی گئی۔ پھر جب قرامطیوں نے ہباریوں پر دوبارہ غلبہ حاصل کیا اور سلطان محمود غزنوی نے سندھ میں وارد ہو کر اس باطل فرقہ کو نیست و نابود کیا تو حضرت شاہ رُکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جد بزرگوار حضرت کمال الدین علی قاضی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان تشریف لے آئے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۷ رمضان المبارک ۵۶۶ھ میں ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدائشی ولی تھے جس کا ثبوت کتب سیر میں مذکور واقعہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیر خواری میں رمضان المبارک کے مہینے میں روزے کے دوران دودھ نہ پیتے تھے۔ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صرف سات برس کی عمر میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔

حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب سات برس کے تھے تو والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس صدمہ کو بڑے حوصلے سے برداشت کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پرورش کی ذمہ داری اب چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کندھوں پر آ گئی۔ حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھتیجے کے سر پر دستار باندھی اور آباؤاجداد کی مسند پر بٹھایا۔ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چچا سے اس ذمہ داری کو نبھانے کا کہا اور کہا کہ مجھے مزید علم حاصل کرنا ہے۔ حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھتیجے کی اس خواہش پر ملتان کے نامور علماء اور فقہاء کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے بلایا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان علماء وفقہاء سے قرآن وحدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔

ابتدائی تعلیم سے فارغ ہو کر خراسان تشریف لے گئے جو کہ ان دنوں اسلامی علوم کے بڑے مراکز میں سے ایک تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سات سال تک خراسان میں رہے اور وہاں پر موجود علماء ومشائخ سے کسب فیض پایا۔ خراسان کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ بخارا چلے گئے جو کہ اُس وقت اسلامی علوم کا خزانہ کہلاتا تھا۔ بخارا میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تقریباً آٹھ سال قیام کیا اور مختلف علماء ومشائخ سے فیض یاب ہوئے۔ بخارا میں قیام کے دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اخلاق سے متاثر ہو کر لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ''بہاؤ الدین فرشتہ'' کا لقب دیا۔

حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ظاہری تعلیم وتربیت سے فارغ ہو کر روحانی تعلیم وتربیت کی طرف مائل ہوئے اور بیس سال تک سخت مجاہدات و ریاضت سے باطن کی اصلاح اور تزکیہ نفس کرتے رہے۔ اس دوران حج کے ارادے سے مکہ مکرمہ چلے گئے اور حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر زیارتِ روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

مدینہ منورہ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قریباً پانچ سال قیام کیا۔ مدینہ منورہ سے واپسی پر بیت المقدس پہنچے اور وہاں پر انبیاء علیہم السلام کے مزارات سے روحانی فیض حاصل کیا۔ بیت المقدس سے واپسی پر دمشق چلے گئے اور وہاں پر پانچ سال قیام کیا۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت میں مزید بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا اور دل و جان سے مرشد کامل کی تلاش شروع کر دی۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مرشد کامل کی تلاش میں بغداد تشریف لے گئے۔ بغداد پہنچ کر جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا چرچا سنا تو اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مرشد کی خدمت میں صرف سترہ دن رہے اور سترہ دن کی محنت میں ہی شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خلافت سے سرفراز فرمایا اور جو خرقہ خود زیب تن کر رکھا تھا وہ عطا کیا۔ اس کے علاوہ اپنا مصلیٰ جس پر عبادت کرتے تھے اور اس کے علاوہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ خرقہ جو اُن تک سلسلہ درسلسلہ پہنچا تھا وہ عنایت فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خلافت عطا فرمانے کے بعد ملتان واپس جانے کا حکم دیا تاکہ وہاں پر موجود لوگوں کو فیض پہنچائیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان ایک طویل عرصہ اپنے آبائی وطن سے دور رہنے کے بعد ملتان واپس تشریف لائے۔ ملتان آئے تو پتہ چلا کہ وہ چچا جو اُن کو جان سے بھی زیادہ عزیز تھے وصال فرما چکے ہیں اور اُن کے بیٹے حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ساری جائیداد کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیرہ حضرت بی بی کمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا سے ہوئی تھی۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان واپس تشریف لانے کے بعد سے رشد و ہدایت میں مشغول ہو گئے اور ''رئیس الاولیاء'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رشد و ہدایت کی بدولت ہزاروں لوگ کفر کے دائروں سے نکل کر اسلام کی روشنی سے منور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی عبادت و ریاضت کی وجہ سے یکتائے روزگار تھے۔

قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب ملتان تشریف لائے تو حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مہمان ہوئے۔ قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان میں کچھ عرصہ قیام کے بعد جب واپس تشریف لے جانے لگے تو لوگوں نے ملتان میں رُکنے کی درخواست کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ملتان میں شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سایہ ہی کافی ہے۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی اور روحانی بصیرت کی بدولت بادشاہ وقت نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ''شیخ الاسلام'' کا عہدہ دیا جسے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بادشاہ اور دیگر اولیائے کرام جن میں قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شامل تھے کے اصرار کی بدولت قبول کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مریدوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا!

''بدن کی سلامتی قلت طعام میں ہے اور روح کی سلامتی ترکِ گناہ میں ہے اور دین کی سلامتی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام بھیجنے میں ہے۔''

ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا کہ مرید کو اپنے ایمان اور عقیدے کی حفاظت کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کو جواب دیتے ہوئے فرمایا!

''مرید کو چاہئے کہ وہ اپنے مرشد کی طرف سے عطا کی حفاظت کرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے کو دل سے دور کر دے۔ دنیا کے لوگوں کی صحبت کو اپنے پر حرام کر دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں اس طرح مشغول ہو جائے کہ اُس کی بو کو پالے۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۷ صفر المظفر ۶۱۱ھ کو چھیانوے برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے وقت فضا میں یہ الفاظ گونج رہے تھے!

''دوست بہ دوست رسید۔''

یعنی دوست سے دوست سے مل گیا۔''

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے وقت حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ اُس وقت پاک پتن میں موجود تھے بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو لوگوں کے دریافت کرنے پر فرمایا!

''برادرم بہاؤ الدین زکریا را ازیں بیاباں فنا بہ شہرستان بقا بروند۔''

یعنی بھائی بہاؤ الدین زکریا شہر بیاباں کی طرف روانہ ہو گئے۔''



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد اور حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۵۹۹ھ میں ملتان میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ظاہری و باطنی علوم کی تربیت اپنے والد ماجد کی خدمت میں رہ کر کی اور بعد ازاں خلافت سے نوازے گئے۔حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زہد وتقویٰ کی وجہ سے یکتائے زمانہ تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کئی برس تک عشاء کے وضو سے ہی فجر کی نماز پڑھی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اسی زہد وتقویٰ کی وجہ سے عارف باللہ کے مقام پر فائز تھے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد مسند پر رونق افروز ہوئے تو جو کچھ وراثت میں ملا تھا وہ ایک ہی دن میں فقرا اور مساکین میں اس خیال سے تقسیم کر دیا کہ کہیں دنیا غالب نہ ہو جائے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو ہر بار نئے اسرار و رموز سے ظاہر فرماتے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حج بیت اللہ کی سعادت کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔دورانِ طواف ملک فرغانہ کی شہزادی کی نگاہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر پڑی۔شہزادی نے طواف سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بابت دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا تعارف کروایا۔شہزادی فرغانہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے متاثر ہو چکی تھی اس لئے اُس نے شادی کی درخواست کی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں اپنے والد ماجد کی اجازت سے شادی کروں گا۔ شہزادی فرغانہ جب طواف وزیارتِ کعبہ سے فارغ ہوکر اپنے ملک گئی تو اُس نے والد سے ساری بات گوش گزار کی۔ بادشاہ فوراً ہی ایک قافلے کے ہمراہ ملتان کی طرف روانہ ہوا اور شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیٹی کی خواہش ظاہر کی۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رشتہ قبول فرمالیا۔

شہزادی فرغانہ جن کا نام بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا تھا اور جن کا شمار اپنے دور کی نامور اولیاء اللہ میں ہوتا تھا۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلوک کی منازل اپنے خسر حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہ کر طے کیں۔ یہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زہد وتقویٰ کا ہی انعام تھا کہ باری تعالیٰ نے انہیں ''حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' جیسے بیٹے سے نوازا۔

حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت تقدیس کی بڑی نشانی یہی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علوم باطنی میں کمال حاصل کیا۔ علومِ ظاہری اور معقولات ومنقولات سے بھی شغف رکھتے تھے۔ مدرسہ میں درس بھی دیتے تھے اور جمعہ کو وعظ بھی فرماتے تھے جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوتے اور اپنے گناہوں سے توبہ کر کے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید بنتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی ایک چشمہ فیض تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاندانِ سہروردی کی عظمت تقدیس کو ہندوستان کے اندر اپنی پوری شان کے ساتھ قائم رکھا مگر ساری زندگی فقیرانہ گزاری۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر چار برس کی ہوئی تو حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے کہا کہ ابھی اللہ عزوجل نے مجھے اور اولاد سے بھی نوازنا ہے لیکن وہ تمہارے بطن سے نہیں ہو گی۔ بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی وجہ سے اپنے خاوند کی دوسری شادی کا فیصلہ کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیا۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے شہر کے قاضی القضاء جن کا گھرانہ زہد وتقویٰ میں مشہور ہے اُن کی بیٹی جو کہ شکل وصورت اور علم وفضل میں یگانہ تھی کو قاضی القضاء سے تولیت کے لئے مانگا۔ قاضی صاحب نے خوش ہو کر سر شام بچی کو پالکی میں ڈال دیا اور عرض کیا کہ یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی خادمہ ہے۔ اس کی جہاں چاہئے گا شادی کیجئے گا مگر زندگی بھر اپنے قدموں سے دور نہ کیجئے گا۔

چنانچہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اُن کی تربیت فرمائی اور اُن کو راستی ثانی بنایا۔ کچھ عرصہ کے بعد اُن کا نکاح حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کروایا۔ ان خاتون سے حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دوسرے صاحبزادے شیخ عماد الدین اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے جن سے حضرت کی اولاد کا سلسلہ تمام عالم تک پھیلا اور عماد الدین اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعد شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تولد ہوئے مگر وہ بچپن ہی میں فوت ہو گئے۔

شیخ عماد الدین اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی پھر اُن کے وصال کے بعد حضرت شیخ رکن الدین العالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کی تعلیم وتربیت کی طرف خصوصی توجہ دی۔

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۲۳ ذی الحجہ ۶۸۴ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے والد بزرگوار شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا

حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا ملک فرغانہ کی شہزادی تھیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا' عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیک نیتی اور عبادت گزاری کی وجہ سے اُن سے متاثر ہوئیں اور نکاح کی خواہاں ہوئیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کی نیک نیتی کی وجہ سے شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے فرزند شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نکاح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا سے کیا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خاطر اپنے ملک فرغانہ کو چھوڑا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کے نکاح کا واقعہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے واقعہ میں بیان ہو چکا ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا اپنی نیک نیتی اور عبادت و ریاضت کی وجہ سے اپنے دور کی نامور اولیاء اللہ خواتین میں سے تھیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کی عبادت گزاری کی وجہ سے ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا ''رابعہ بصری ثانی'' کے لقب سے مشہور تھیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہا قرآن کریم کی حافظہ تھیں۔آپ رحمتہ اللہ علیہا کا معمول تھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہا روزانہ ایک قرآن پاک ختم کرتی تھیں۔نمازِ پنجگانہ اور دیگر اوراد و وظائف باقاعدگی سے پڑھتی تھیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کے فیضانِ نظر سے علاقے کی کئی عورتیں راہِ راست پر آئیں اور باقاعدگی سے پابند صوم وصلوٰۃ ہوئیں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہا حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت تھیں اور اُن سے خاص عقیدت رکھتی تھیں۔انہیں کی خدمت میں رہ کر ہی آپ رحمتہ اللہ علیہا نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کسب فیض حاصل کیا اور روحانی منازل طے کیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا معمول تھا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو اُن کے وضو کے لئے پانی پیش کرتیں اور یہ معمول شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال تک جاری رہا۔

یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی محنت کا نتیجہ تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے فرزند حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''قطب الاقطاب'' کے عہدہ پر فائز ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے ۶۹۵ ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے مزارِ مبارک میں مردوں کو جانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ یہ دنیا عبرت کی جگہ ہے اور جس نے اس دنیا میں عبرت حاصل نہ کی اُس کی زندگی بیکار گزری۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ولادت باسعادت

حضرت شیخ رکن الدین العالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت ۹ رمضان المبارک ۶۴۹ھ بمطابق ۱۲۵۱ء بروز جمعہ کو ہوئی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا شیخ الاسلام حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان کے غرباء اور مساکین کے دامن زر و جواہر سے بھر دیئے۔

عقیقہ کے موقع پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر کے بال تراشے گئے جو آج بھی تبرکاً محفوظ ہیں۔ بالوں کو محفوظ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش کی تاریخ میں کتنی خاص اہمیت تھی۔

شیخ الاسلام حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پوتے کا نام ''رکن الدین'' رکھا جو بعد میں تاریخ میں ''رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کے نام سے مشہور ہوا۔

خاندان کا چراغ:

حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی بطن مادر میں ہی تھے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عید کا چاند دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کو سلام کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ نے جب اس پر تعجب کا اظہار کیا تو شیخ الاسلام

111492

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''بیٹی! یہ تعظیم تیری نہیں بلکہ اُس بچے کی تعظیم ہے جو اس وقت تیرے بطن میں موجود ہے اور جو جوان ہو کر میرے خاندان کا چراغ ہوگا۔''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا یہ بات سن کر خوش ہوئیں اور شرما کر باہر چلی گئیں۔

ایام رضاعت:

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جب قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دودھ پلانے لگتیں تو پہلے وضو کر لیتی تھیں۔ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ حافظ قرآن تھیں اس لئے دودھ پلانے کے دوران لوری دینے کی بجائے قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دیتیں۔ دورانِ تلاوت اگر اذان کی آواز سنائی دیتی تو حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دودھ پینا چھوڑ دیتے اور غور سے اذان کی آواز سننے لگتے۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی چونکہ عادت تھی کہ وہ تہجد کے وقت بیدار ہوتیں اور شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے وضو کا پانی لاتیں اور خود بھی تہجد کی نماز باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا تہجد کے وقت اٹھتیں تو حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ ابھی نومولود تھے وہ بھی بیدار ہو جاتے اور اشراق کے وقت تک جاگتے رہتے تھے۔

اسم ذات اللہ:

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب پیدا ہوئے تھے تو تب سے ہی حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے گھر میں موجود تمام خادماؤں کو کہہ دیا تھا کہ نومولود کے سامنے ''اسم ذات اللہ'' کے سوا کوئی لفظ نہ بولا کریں۔ یہ اُسی تلقین کا نتیجہ تھا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بولنے کے قابل ہوئے تو سب سے پہلے زبان مبارک سے جو لفظ نکلا وہ ''اللہ'' ہی تھا۔

''والعالم'' کا خطاب:

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ ایک دن حضرت خواجہ شمس الدین سبزواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گود میں لے کر تشریف فرما تھے۔ حضرت خواجہ شمس الدین سبزواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اُن سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اس کا نام ''رکن الدین'' ہے۔ حضرت شمس الدین سبزواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ بچہ تو دین و دنیا دونوں کا رکن ہے اس لئے اس کا نام آج سے ''رکن الدین والعالم'' ہے۔ چنانچہ اُس دن سے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ''رکن الدین والعالم'' مشہور ہو گیا۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاجِ غوثیت

کتب سیر میں مذکور ہے کہ ایک مرتبہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آرام کی غرض سے پلنگ پر تشریف فرما ہوئے۔ عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پلنگ کے نزدیک ہی تشریف فرما تھے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی دستار مبارک سر سے اُتار کر پلنگ کے سرہانے رکھ دی۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ ابھی اُس وقت چار برس کے تھے کھیلتے کھیلتے پلنگ کے نزدیک آئے اور دستار مبارک کر اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب یہ ماجرا دیکھا تو فرزند کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا!

''رکن الدین! بے ادبی نہ کرو اور دستار اُتار کر رکھ دو۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ سب دیکھا تو مسکرا کر کہنے لگے!

''بیٹا صدر الدین! اسے منع نہ کرو۔ یہ دستار اسی کا حق ہے اور میں نے یہ دستار اسے ہی عنایت کی ہے۔''

سننے والوں نے جب یہ سنا تو وہ حیران ہوئے کہ ایک چار سال کا بچہ کیسے اس دستار کا حق دار ہو سکتا ہے جس تک پہنچنے کے لئے مردان حق سالہا سال ریاضتوں اور عبادتوں میں مشغول رہتے ہیں تب کہیں جا کر یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمان سنا تو اُنہوں نے وہ دستار مبارک امانت کے طور پر سنبھال کر رکھ لی۔

چنانچہ جب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسند نشین ہوئے تو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہی دستار مبارک سر پر رکھی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس فرمان کہ "یہ دستار میں نے اسے ہی عنایت کی ہے" کو وقت نے ثابت کر دیا کہ اُن کی اس دستار کا حق صرف حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہی حاصل تھا جو کہ اپنے دور کے نامور نابغہ روزگار ولی اللہ ہوئے اور لوگ انہیں قطب الاقطاب کے لقب سے پکارتے تھے۔

حضرتؒ کے تنِ پاک پہ مکھی نہیں بیٹھی
پیدا کیا خالق نے لطیف آپ کے تن کو



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عرش کی اذان

بچپن میں ایک مرتبہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پلنگ کے نزدیک کھیل رہے تھے۔ مولانا محمد جو کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسجد کے مؤذن تھے وہ بھی تشریف فرما تھے۔ اس دوران نماز کا وقت ہوا تو مولانا محمد شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازت لے کر اٹھے تا کہ وہ اذان دے سکیں۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولانا محمد کا دامن پکڑ لیا اور اُن کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا۔ مولانا محمد نے دو تین مرتبہ کوشش کی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کا دامن چھوڑ دیں۔

آخر کار تنگ آ کر مولانا محمد نے شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی کہ حضور نماز کا وقت ہو رہا ہے اور میں اذان کے لئے اٹھنا چاہتا ہوں مگر مخدوم دامن نہیں چھوڑ رہے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولانا محمد کی بات سن کر فرمایا!

''مخدوم تمہیں کیونکر چھوڑے۔ ابھی تو عرش کے مؤذن نے اذان نہیں دی تو تمہیں کس چیز کی جلدی ہے۔''



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

راز کی بات

سلطان التارکین حمید الدین' قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے اکثر آیا کرتا تھا۔ حضرت قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی اُس وقت بچے ہی تھے۔ جب سلطان التارکین حمید الدین زیارت کے لئے تشریف لاتے تو آیا' قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گود میں اٹھا کر لے آتیں۔ سلطان التارکین حمید الدین' قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گود میں اٹھا کر اُن کے قدموں کو آنکھوں سے لگاتے اور ایک خوبصورت پیڑھی پر بٹھا کر ڈیوڑھی کے دروازے بند کر دیتے۔ کچھ دیر تک دونوں میں تخلیہ رہتا اور پھر دروازے کھول دیتے اور آیا آ کر قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لے جاتی۔ ایک مرتبہ آیا نے کوشش کی کہ وہ دیکھے تو صحیح کہ سلطان التارکین حمید الدین ڈیوڑھی کے دروازے بند کر کے کیا کرتے ہیں۔ اس نے دروازے میں سے جھانک کر دیکھنے کی کوشش کی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اندر قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ موجود نہیں ہیں اور سلطان التارکین حمید الدین سے کوئی سفید ریش بزرگ محو گفتگو ہیں۔ آیا گھبرا گئی اور اُس نے جا کر ساری بات حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو بتادی۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اُس آیا کو منع کیا کہ وہ یہ راز کی بات کسی کو نہ بتائے۔ اس دوران سلطان التارکین حمید الدین رخصت ہوئے اور دروازہ کھل گیا۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوڑتے ہوئے اور حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے گلے لگ گئے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنتی اور دوزخی

کتب سیر میں مذکور ہے کہ بچپن میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے ساتھ مسجد میں لے جاتے۔ نماز شروع ہوتی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دروازے میں کھیلتے رہتے اور جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز سے فارغ ہوتے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے ہمراہ واپس لے جاتے تھے۔

ایک مرتبہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز سے فارغ ہو کر باہر آئے تو دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نمازیوں کے جوتے جنتی اور دوزخی کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ رکھ دیئے تھے۔ لوگوں نے اس نکتہ کو سمجھنے کی کوشش کی اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً ہی جوتے غلط ملط کر دیئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کلیجے سے لگا لیا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب گھر واپس آئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سمجھاتے ہوئے بولے!

''بیٹا! اللہ عزوجل کے راز کو ظاہر کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔''



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مردے کا زندہ ہونا

صاحب مرأۃ المناقب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بڑھیا اپنے بیمار بیٹے کو لے کر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور دعا کی درخواست کی۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اُس بچے کو دیکھا تو فرمایا!

''جو خدا کو منظور ہوگا وہی ہوگا۔''

بڑھیا نے اس اثناء اپنے بچے پر نظر ڈالی تو وہ بچہ جاں بحق ہو چکا تھا۔ وہ بڑھیا روتی ہوئی گھر کو روانہ ہوئی۔ راستے میں قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ اُنہوں نے جب بڑھیا کو روتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا!

''مائی کیوں روتی ہو؟''

بڑھیا بولی!

''میں تو اس بچے کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا کے پاس لے کر گئی تھی کہ وہ دعا کریں کہ اس کو شفائے کاملہ نصیب ہو لیکن یہ وہاں جاتے ہی فوت ہو گیا۔ اب میں مایوس ہو کر گھر واپس جا رہی ہوں۔''

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''ذرا اس بچے کے منہ سے کپڑا تو ہٹاؤ ہم بھی تو دیکھیں؟''

اُس بڑھیا نے جب چہرے سے کپڑا اٹھایا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک نظر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھتے ہوئے فرمایا!

''تم تو کہتی ہو کہ یہ مر گیا ہے مگر یہ تو زندہ ہے۔''

اُس بڑھیا نے جونہی بچے پر نظر ڈالی تو بچہ ہاتھ پاؤں ہلانے لگا۔ وہ بڑھیا اُسی وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں میں گر پڑی۔

جب یہ سارا ماجرا شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پتہ چلا تو اُنہوں نے فوراً قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا!

''فرزند! تم کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ یہ سلوکِ طریقت میں ممنوع ہے۔''

وہ لڑکا جو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت سے زندہ ہوا تھا جب بڑا ہوا تو اُس کو ساری بات کا پتہ چلا۔ وہ لڑکا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارادت مندوں میں سے ہو گیا۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیم وتربیت

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک جب چار سال کی ہوئی تو شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بسم اللہ شروع کی اور عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید حفظ کرانا شروع کیا۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ تین مرتبہ پاؤ سپارہ پڑھتے تھے اور وہ حفظ ہو جاتا تھا۔

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے فرزند اکبر سے بے حد محبت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عاشق تھے اور ایک لمحہ کے لئے بھی خود سے جدا کرنا گوارا نہ سمجھتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے کچھ ساتھیوں اور کم سن حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ دریا کے کنارے پر گئے۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرزند کو اور اپنے ساتھیوں کو ایک جگہ بٹھا کر خود دریا پر وضو کرنے لگے۔ وضو کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلایا اور قرآن مجید پڑھانا شروع کر دیا۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سبق دہرا رہے تھے کہ وہاں سے ایک ہرنوں کا ریوڑ گزرا۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس ریوڑ میں موجود ہرنی ایک بچے کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اس دوران سبق دس مرتبہ دھرانے کے باوجود یاد نہ ہوا۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب فرزند کا یہ معاملہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھا تو فرزند سے دریافت کیا۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ ابھی جو ہرنوں کا ایک ریوڑ گزرا ہے اُس میں موجود ایک بچے کا خیال ذہن میں آ رہا ہے وہ بہت خوبصورت تھا۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرزند سے سوال کیا کہ وہ ریوڑ کس سمت گیا ہے۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سمت اشارہ کر دیا جس طرف وہ ریوڑ گیا تھا۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ لمحے کے لئے اُدھر دیکھ کر توقف کیا۔ اُسی لمحے وہ ہرنی جس کا بچہ تھا لے کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوگئی۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ بچہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دے دیا جنہوں نے والہانہ اُسے پیار کرنا شروع کر دیا۔

اُس روز قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پورا سپارہ حفظ کر کے والد بزرگوار کو سنایا۔ اس ہرنی کو قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھ لے آئے۔ کتب سیر میں مذکور ہے کہ یہ بچہ عرصہ دراز تک آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں موجود رہا۔ لطیف قادری صاحب اپنے کلام میں اس واقعہ کا یوں ذکر کرتے ہیں۔

آہوئے رمیدہ کو بھی حضرت نے کیا رام
چھڑوا دیا صیاد کے پھندے سے ہرن کو

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب ملتان واپس تشریف لائے تھے تو اُنہوں نے ایک مدرسے اور مسجد کی بنیاد رکھی۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مدرسہ میں قابل اساتذہ کو معقول تنخواہ پر رکھا ہوا تھا اور مختلف تقریبات میں ان علماء کو نوازتے بھی رہتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خانقاہ کے پاکیزہ ماحول کو دیکھ کر بڑے بڑے علماء اس مدرسے میں پڑھانا اپنے لئے اعزاز سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ مدرسہ ملتان سے لے کر دہلی تک اپنی تدریسی خدمات کی بدولت نمایاں مقام رکھتا تھا۔

محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ

''میرے زمانے میں صرف دو ہی درسگاہیں اپنی دینی خدمات کی بدولت مشہور تھیں جن میں ایک ملتان اور دوسری پاک پتن میں تھی۔''

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب قرآن مجید حفظ کر لیا تو مدرسہ میں میر حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سیّد بلال بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے نابغہ روزگار علماء اور مشائخ سے کسب فیض حاصل کیا۔ یہ اس گھرانے کی علمی اور روحانی خدمات کا صلہ تھا کہ تمام علماء نے قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تربیت میں کوئی کمی نہ آنے دی۔

سات سال کی عمر میں قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خمس الاوقات نماز باجماعت ادا کرنے لگ گئے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے ساتھ ساتھ رکھتے تھے۔ تہجد و اشراق' چاشت و اوابین اور دیگر نوافل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پڑھنے کی ترغیب دیتے۔

یہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر کیمیاء کا ہی اثر تھا کہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلد ہی مراقبہ' مکاشفہ' مجادلہ' محاسبہ' مکالمہ اور معاملہ میں خانقاہ میں دوسرے درویشوں پر سبقت لے گئے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ خواہش تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کی زندگی میں ہی ان اُمور پر دسترس حاصل کر لیں' اسی لئے اُنہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ان تعلیمی سرگرمیوں میں مولانا عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے اور شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسے شیخ کبیر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ساتھ شامل رہتے تھے۔ دونوں صاحبزادوں کا جوہر لطیف تھا اس لئے دونوں نے ہی کم سنی میں کشف قبور، کشف قلوب، طے ارض اور طے لسان جیسے مراتب حاصل کر لئے۔

جو شخص بھی قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی بھی قسم کا سوال کرتا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کا خاطر خواہ جواب دیتے تھے۔ لیکن جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لوگوں سے تصوف اور سلوک کے متعلق سوالات کرتے تو وہ جواب دینے سے قاصر رہتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ان علوم کی سند صحیح حاصل کرتے تھے۔ کم سن ہونے کے باوجود توحید کے اسرار و رموز کو دوسروں پر ظاہر نہ فرماتے تھے۔

محبوبِ الٰہی حضرت شیخ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

"اللہ عزوجل نے انہیں بطن مادر میں ہی غوثیت اور قطبیت کے تمام مراتب عطا کر دیئے تھے۔"

صاحب بزمِ صوفیہ لکھتے ہیں!

"آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکاشفہ و محاسبہ سے اتنے مدارج طے کر لئے تھے کہ ان کو مخزن شہودِ الٰہی و منبع جود لا متناہی، ادریس خلوت وحدت، برجیس برج معرفت، گوہر معدنِ صفات لاریب، زبدۃ المشائخ اور حق الیقین جیسے القابات سے یاد کیا جانے لگا تھا۔"

صاحب مرأۃ المناقب بیان کرتے ہیں!

"قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی کم سن ہی تھے کہ لوگ دور دور سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں دعا کرانے کے لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاضر ہوتے تھے۔ جب بھی نیاز تقسیم کرنے کا وقت ہوتا تھا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سب کچھ فقراء میں تقسیم کر دیتے تھے اور اپنے لئے کچھ بھی نہ بچاتے تھے۔''

کتب سیر میں مذکور ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کئی تبلیغی دورے اکٹھے کئے اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ کم سن قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ان شخصیات کے ہمراہ ہوتے تھے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عالمِ مکاشفہ میں

صاحب مرأۃ المناقب بیان کرتے ہیں!

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ عالم مکاشفہ میں تھے۔ احوالِ عالم کے علم واطلاق کی کیفیت کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر خوف طاری ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اٹھے اور اپنے حجرے میں چلے گئے۔ دروازہ بند کرلیا اور گریہ زاری کرنا شروع کردی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اتنا روئے کہ مصلّی آنسوؤں سے تر ہوگیا۔ کئی دن اس حالت میں گزر گئے اور حجرے کا دروازہ نہ کھلا۔ صاحبزادگان ارادت مندوں اور خادمین نے ہر چند کوشش کی کہ دروازہ کھول دیں لیکن ان کی درخواست قبول نہ ہوئی۔ بالآخر قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تین مرتبہ زور سے پکارا!

''دادا جان! دروازہ کھولئے۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرطِ محبت سے دروازہ کھول دیا اور پوتے کو پیار کرتے ہوئے حجرے میں لے گئے۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا کہ خداشناس آنکھیں کثرتِ گریہ زاری سے سوج چکی ہیں اور اُن میں اب آنسوؤں کی بجائے خون ٹپک رہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دادا سے وجہ دریافت کی تو شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''بیٹا! میں نے عالم مکاشفہ میں دیکھا کہ ایک شخص جس کا نام بہاؤ الدین تھا اور جو زہد و تقویٰ میں یگانہ روزگار تھا فوت ہو گیا۔ اُس کی عبادت و اطاعت اُس کے کسی کام نہ آئی اور اُس کے تمام اعمال اُس کے منہ پر دے مارے گئے اور ایمان کو سلب کر لیا گیا۔ یہ حال دیکھ کر مجھ پر خوف طاری ہو گیا کہ خدا جانے اس فقیر کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟

دوسرا یہ کہ روزِ میثاق جب تمام ارواح اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہوئیں تو ارشاد ہوا کہ الست بربکم جواب عرض ہوا بلیٰ! حکم ہوا کہ میں تمہارا معبود ہوں مجھے سجدہ کرو۔ پہلے حکم پر کئی سجدے میں چلے گئے اور کئی کھڑے رہے۔ دوسری مرتبہ اور بھی کئی لوگ سجدے میں چلے گئے اور مخلصین کہلائے۔ اول مسعود اور آخر محمود لیکن جنہوں نے سجدہ نہ کیا تھا وہ خسر الدنیا و الاخرۃ کے مصداق بنا دیئے گئے۔ اللہ جانے یہ ناچیز کس گروہ میں تھا؟''

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اگرچہ اُس وقت کم سن تھے لیکن مادر زاد ولی اور قطبیت کے درجہ پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دادا سے عرض کی!

''دادا جان! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان دونوں امور کے متعلق تسلی فرمائیں کیونکہ حضور کی روح مخلصین کے اُس گروہ سے ہے جس نے ہر دو مرتبہ خلوصِ دل سے سجدہ کیا اور اپنے مالک حقیقی کو واحدانیت اور یگانگت میں پہچانا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی روح غوثیت کی صفت میں تھی اور میں اقطاب کی صف میں کھڑا تھا۔ میں نے چاہا کہ انبیاء علیہم السلام کی صف میں کھڑا ہو جاؤں لیکن جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ رکن الدین کو اس صف سے ہٹا دو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک پر لگایا جس سے میرا پیر زخمی ہو گیا اور میں اقطاب کی صف میں واپس لوٹ آیا۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح غوثیت کی صف میں کھڑی رب العزت کی حمد و ثناء کر رہی ہے۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب پوتے کی یہ بات سنی تو سجدے میں سر رکھ دیا اور رب العزت کی کبریائی بیان کرتے ہوئے شکر ادا کیا۔ بعد ازاں باہر آ کر سب کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔

اس روایت کی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسن میں تو یوسف ثانی تھے لیکن اُن کے پاؤں میں قدرے لنگ تھی جو کہ بظاہر معلوم نہ ہوتی تھی۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدمۂ عظیم

خاندانِ سہروردیہ کا یہ فرزند ابھی پروان چڑھ ہی رہا تھا کہ ایک صدمۂ عظیم اس خاندان پر وارد ہوا اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس وقت صرف بارہ برس کے تھے۔ خاندانِ سہروردیہ کے دیگر بزرگوں کی طرح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی سایہ شفقت اٹھ جانے پر بے حد مغموم تھے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے ایک رہبر، ایک دوست، ایک ہمدرد، ایک مرشد کی حیثیت رکھتے تھے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال سے قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کائنات تیرو تار ہوگئی۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دادا کے جسد اطہر سے لپٹ کر زارو قطار روتے رہے۔

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہی حالت زار تھی۔ وہ حتیٰ الامکان کوشش کرتے کہ غم نہ کریں لیکن صاحبزادے کو دیکھ کر بے اختیار گریہ شروع کر دیتے۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں کو اشارہ کیا کہ صاحبزادے کو باہر لے جائیں تاکہ تدفین عمل میں لائی جا سکے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن کے حجرے میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مزارِ مبارک آج بھی ملتان میں مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی تک اس صدمے کی کیفیت سے باہر نہیں آئے تھے۔اسی وجہ سے اکثر دادا کی قبر پر حاضر رہتے اور فاتحہ خوانی وقرآن خوانی کرتے رہتے۔یہ سلسلہ کئی برس جاری رہا۔کافی عرصہ گزرنے کے بعد جب حزن وملال میں کچھ کمی واقع ہوئی تو دوبارہ تعلیم کی طرف مائل ہوئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں تمام مروجہ کتب پر دسترس حاصل کرلی۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فضائے لامکانی

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسند نشین ہوئے۔

وہ تمام خلفاء اور نامور مرید جو شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے آگے زانوئے ارادت تہہ کر کے مدارج علیا حاصل کئے تھے ابھی بھی اُس آستان پر اس امید سے موجود تھے کہ اگر چہ بہت کچھ عنایت ہوا ہے لیکن ابھی بہت کچھ اور مل سکتا ہے۔

بقول حضرت سعدی شیرازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ!

نہ حسنیش خاتیے وارد نہ سعدی راسخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہم چناں باقی

اور حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بقول!

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگی داماں بھی ہے

یہی حال اُن مریدین اور خلفاء کا تھا۔ وہ نہ تو تنگی داماں کی شکایت کرتے تھے اور نہ ہی اُن کا ذوقِ طلب چند کلیوں پر قناعت کرنے کو تیار تھا۔ اُدھر عارف باللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے علومِ مرتبت کی کوئی انتہاء نہ تھی۔ بارہا ایسا ہوتا کہ جب عارف باللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مریدین کو حلقہ ذکر میں توجہ دیتے اور مریدین مراقب ہوتے تو انہیں یوں معلوم ہوتا کہ عارف باللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جگہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ علیہ تشریف فرما ہیں اور بقدر ظرف ہر تشنہ کام کو شاد کام کر رہے ہیں۔

بقول نظیری!

نظیری نشہ ذوقے زجام ہوشمنداں کش

مے و مطرب پریشاں مے کند مستان سرمدر

مرید اور خلفاء یہی سمجھتے تھے کہ غوث الخلائق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فیضان جاری ہے۔ زبان بھی اس بات کی تائید کرتی کہ کہ غوث الخلائق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں گئے نہیں بلکہ ابھی موجود ہیں۔

حلقہ یاران بادہو سے گرم ہوتا اور اس مجمع میں حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، میر حسینی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حسن افغان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے نابغہ روزگار بھی موجود ہوتے تھے۔ اس مجلس میں قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی باقاعدہ موجود تھے۔ کئی بار دیکھنے میں آتا کہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ والد محترم عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے موجود ہوتے لیکن وہ پکارتے!

''رکن الدین! تم کہاں ہو؟''

آخرکار مریدین سے رہا نہ گیا اور ان میں سے ایک مرید نے عرض کرتے ہوئے دریافت کیا!

''قبلہ عالم! یہ کیا راز ہے، محفل ذکر میں کئی بار ہوتا ہے کہ شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے تشریف فرما ہوتے ہیں لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ رکن الدین! تم کہاں ہو؟''

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسکرا کر فرمایا!

''مراقبہ کی حالت میں بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ رکن الدین کا جسم تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حلقہ ذکر میں موجود ہوتا ہے مگر اُس کی روح ملاء اعلیٰ کی طرف صعود کر رہی ہوتی ہے یہاں تک کہ میری نظر سے اوجھل ہو جاتی ہے جس پر میں بے اختیار پکار اٹھتا ہوں شیخ رکن الدین تم کہاں ہو؟''

بلاشبہ یہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیضانِ خصوصی نے قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو روحانیت کی ان بلندیوں پر پہنچا دیا اور جب عارف باللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خصوصی توجہ فرماتے تو قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح پُرفتوح فضائے لامکانی کی طرف پرواز کر جاتی اور اتنی بلند پرواز ہوتی کہ سب کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی۔

دل میں سما گئی ہیں قیامت کی شوخیاں
دو چار دن رہا تھا کسی کی نگاہ میں



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبادت وریاضت

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

''قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ وہ رات کے پچھلے پہر بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرتے تھے۔ تہجد کی نماز سے فراغت کے بعد ذکر واذکار میں مصروف ہو جاتے اور فجر کی نماز تک ذکر واذکار میں مصروف رہتے تھے۔ فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد ظہر کی نماز تک عبادت وریاضت میں مشغول رہتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ معمول ساری زندگی قائم رہا۔''

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اپنے فرزند کے مقام کو دیکھتیں تو بہت خوش ہوتی تھیں۔ وہ اپنے نور العین کی غذا کا اہتمام خود کرتی تھیں اور روزانہ دودھ سے بھرا پیالہ جس میں کچھ مغزیات اور میووں کو ڈال کر جوش دیتیں اور وہ کھانے کے لئے دیتیں۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس میں سے چند لقمے کھالیتے اور پھر اس کے بعد سارا دن کچھ بھی کھانے کی طلب نہ رہتی۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

''قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت وریاضت میں اتنے کامل تھے کہ تہجد کے وقت سے لے کر ظہر کی نماز تک مسلسل اذکار اور عبادت وریاضت میں مصروف رہتے تھے اور فرشتوں کی طرح تھکتے نہ تھے۔''



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خرقۂ خلافت

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد محترم عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کیں اور خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

شجرہ طریقت:

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرہ طریقت حسب ذیل ہے!

۱۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۲۔ عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۳۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۴۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۵۔ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۶۔ حضرت احمد غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۷۔ حضرت ابو بکر نساج رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۸۔ حضرت ابو القاسم گرگانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۹۔ حضرت ابو عثمان مغربی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۱۰۔ حضرت علی رود باری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۱۱۔ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۲۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۱۳۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۱۴۔ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۱۵۔ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۱۶۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر

۱۷۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اکبر

۱۸۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

یوں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرۂ طریقت سترہ واسطوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے۔

سلسلہ سہروردیہ کے ان نامور بزرگانِ دین کے مختصر احوال انشاء اللہ ہم اگلے صفحات پر مذکور کریں گے۔

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نائب سجادہ کی حیثیت دیتے ہوئے والد ماجد شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خرقہ عطا فرمایا جو انہیں شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عطا ہوا تھا۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خانقاہ کا انتظام آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد کر دیا۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی نیک سیرت اور عبادت و ریاضت کی وجہ سے مشہور تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد محترم کی طرح منبع جود وسخا تھے۔ ہزاروں لوگ اپنی دنیاوی حاجات کے لئے حاضر ہوتے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حتیٰ الامکان اُن کو عطا کرتے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلسلہ سہروردیہ کے نامور بزرگانِ دین

حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ غوث الاسلام والمسلمین، سلطان الاولیاء والمتقین، قطب العالمین، بدر السالکین، سراج العارفین، امام الواصلین، صاحب کرامات، اہل برکات تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ باعمل عالم اور زاہد و متقی تھے۔ سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پرسختی سے عمل کرتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مرتبہ تابعیت پر فائز تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۲ھ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کم وبیش ایک سو بیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کسب فیض حاصل کیا جن میں ستر کے قریب اصحابِ بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر اس قدر خوف الٰہی طاری رہتا تھا کہ بیٹھنے کی حالت میں تو یوں معلوم ہوتا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کسی جلاد کے سامنے بیٹھے ہیں۔ کبھی کسی شخص نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رقت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک دفعہ گھر کی چھت پر بیٹھے رو رہے تھے اور اس قدر روئے کہ ساری مٹی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور آنسوؤں کے پانی سے پرنالہ جاری ہو گیا۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۱۰ھ میں وصال پایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں بلند ہمت' مردِ خدا اور صاحب کمال بزرگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گوشہ نشین بزرگوں میں سے ہوئے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ریاضت وکرامات کے بہت سے قصے مشہور ہیں۔

ایک مرتبہ بیوی نے کہا کہ خورد ونوش کے لئے کچھ نہ کچھ کام کرنا چاہئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزدوری کے لئے گھر سے باہر نکلے لیکن دن بھر عبادت میں مشغول رہ کر جب گھر واپس آئے تو بیوی نے سوال کیا کہ کیا لائے ہو؟ فرمایا!

''جس کی مزدوری کی ہے وہ بہت کریم ہے اور اُس کے کرم کی وجہ سے میں اجرت طلب نہ کرسکا۔ اُس نے خود ہی کہہ دیا ہے کہ دس یوم کے بعد جب تمہیں ضرورت ہوگی تو پوری اجرت دے دوں گا۔''

جب دس دن کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ خیال آیا کہ آج گھر پر جا کر کیا جواب دوں گا تو ایک طرف اپنے تصور میں غرق چلے جا رہے تھے اور دوسری طرح اللہ تعالیٰ نے ایک بوری آٹا' ایک ذبح شدہ بکری' گھی' شہد اور تین سو درہم ایک غیبی شخص کے ذریعہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں پہنچا دیئے اور ساتھ ہی یہ پیغام بھی دیا کہ حبیب سے کہہ دینا کہ اپنے کام میں ترقی کریں جس کے صلہ میں ہم اس سے بھی زیادہ مزدوری دیں گے۔ چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گھر کے دروازے پر پہنچے تو گھر میں سے کھانے کی خوشبو آرہی تھی۔ اندر جا کر بیوی سے صورت حال دریافت کی تو اس نے پورا واقعہ اور پیغام سنا دیا۔ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خیال آیا کہ اگر زیادہ دلجمعی سے عبادت کروں گا تو نجانے کیا کیا انعام واکرام حاصل ہوں گے۔ چنانچہ اسی دن سے دنیا چھوڑ کر عبادت میں غرق ہو گئے اور پھر مستجاب الدعوات کہلائے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعاؤں سے بہت سوں کا بھلا ہوا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۱۲۰ھ کو بصرہ میں ہوا۔

حضرت داؤد طائی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علومِ حقائق کے شناسا' راہِ طریقت کے عالم اور سالکین و عارفین کے پیشوا اور مقتدا ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے شرفِ تلمذ حاصل رہا اور بیس سال تک آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں علم حاصل کرتے رہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت فضیل' حضرت ابراہیم ادہم رحمہم اللہ جیسی شخصیات سے بھی شرفِ نیاز حاصل ہوا ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جس مکان میں رہتے تھے وہ بہت بوسیدہ تھا۔ جب اُس کا ایک حصہ منہدم ہوا تو دوسرے حصے مین تشریف لے گئے۔ حتیٰ کہ اس طرح کرتے کرتے جب سارا منہدم ہو گیا تو دروازے کی طرف منتقل ہو گئے۔ لوگوں نے مکان کو مرمت کرنے کے لئے کہا تو فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکا ہوں کہ دنیا میں تعمیر کا کام نہیں کراؤں گا۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد دروازے کے اوپر موجود بقیہ چھت بھی گر گئی۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۶۴ھ کو وصال پایا۔

حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ طریقت وحقیقت کے مقتداء و پیشواء ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد نصرانی تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت علی بن موسیٰ رضا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لوگوں کے ہمراہ جارہے تھے کہ راستہ میں ایک مجمع رقص وسرور اور مے نوشی میں مصروف مل گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ موجود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگوں نے اُن کے حق میں بددعا کرنے کے لئے کہا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا!

"اے اللہ! جس طرح تو نے ان کو آج عیش دے رکھا ہے آئندہ اس سے بھی بہتر عیش عطا فرما۔"

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دعا فرمانا تھا کہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حاضر خدمت ہوئے اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۲۰۰ھ کو بغداد میں ہوا۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہل کمال میں پہلے فرد ہیں جنہوں نے بغداد میں حقائق و توحید کی بنیاد ڈالی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے نفس کو شہد کی خواہش ہے لیکن میں نے آج تک اُس کی خواہش کو پورا نہیں کیا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ آپ علیہ السلام تو خدا سے محبت کرتے تھے تو پھر حضرت یوسف علیہ السلام سے محبت کیونکر تھی؟ اُس وقت ندائے غیبی آئی کہ اے سری! پاسِ ادب رکھ۔ پھر اس کے بعد جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کا دیدار ہوا تو اُن کا حسن دیکھ کر تیرہ یوم تک بے ہوش رہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۵۰ھ کو بغداد میں وصال پایا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھانجے اور مرید ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بحر شریعت وطریقت کے جاننے والے انوارِ الٰہی کے مخزن ومنبع اور مکمل علوم پر دسترس رکھنے والے نابغہ روزگار ولی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ کو لوگ سیّد الطائفہ، لسان القوم، طاؤس العلماء اور سلطان المحققین کے القابات سے بلاتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ کیا کبھی مرید کا درجہ بھی مرشد سے بلند ہوتا ہے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بے شک جس طرح جنید میرا مرید ہے لیکن مراتب میں مجھ سے بہتر ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیشتر وقت وعظ و نصیحت میں گزرتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے وعظ گوئی تیس ابدالین کے اصرار پر شروع کی ہے اور میں نے تقریباً دوسو بزرگوں کے جوتے سیدھے کیے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صائم الدہر تھے لیکن مہمان کی آمد پر روزہ نہ رکھتے تھے اور اس بارے میں فرماتے تھے، کہ کسی بھی مسلمان بھائی کی صحبت بھی روزہ سے کم نہیں ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۳۰۲ھ کو بغداد میں ہوا۔

حضرت علی رودباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصری النسل بزرگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے متعدد مشائخ سے کسب فیض پایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ مجھے جب بھی کوئی مشکل درپیش ہوتی تو میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے رجوع کرتا اور وہ میری اس مشکل میں رہنمائی فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور خلافت سے نوازے گئے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۳۴۶ھ کو ہوا۔

حضرت ابوعثمان مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام سعید بن سلام مغربی تھا مگر ابوعثمان مغربی کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نام سے شہرت پائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک طویل عرصہ بیت اللہ شریف میں گزارا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت علی رودباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید و خلیفہ ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۳۷۴ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے اقطاب میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علومِ روحانی میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کامل توجہ کے حامل تھے کہ جسے چاہتے درجہ ولایت پر سرفراز فرمادیتے تھے۔

سرتاج الاولیاء حضرت سیّد علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے کچھ مشکل درپیش ہوئی۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کا قصد کیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں مسجد میں گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد کے ستون کے ساتھ تنہا کھڑے تھے اور میری مشکل کا حل میرے بتائے بغیر ستون کے ساتھ ٹیک لگائے بیان فرما رہے تھے۔ میں نے جب مشکل کا حل پالیا تو واپس ہونے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے آواز دی اور فرمایا!

> ''بیٹا! اللہ تعالیٰ نے اس وقت تیری خاطر میرے ساتھ ستون کو ہم کلام کر دیا۔ ستون نے تیری جانب سے سوال پوچھے اور میں نے اُن کا جواب دے دیا۔''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۴۵۰ھ کو ہوا۔

حضرت ابوبکر نساج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضرت ابوبکر نساج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت ہی بلند درجہ ولی کامل اور عالم دین تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سخت ریاضت و مجاہدات کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہِ الٰہی میں اس قدر روئے کہ غیب سے ندا آئی!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"اے نساج! ہماری طلب پر ہی قناعت کرو کہ یہ دولت طلب بھی ہم ہر کسی کو عطا نہیں کرتے' تجھے پانے سے کیا غرض ہے۔"

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۴۸۷ھ میں ہوا۔

حضرت احمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حقیقی بھائی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت ابوبکر نساج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۵۱۷ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

حضرت ضیاء الدین ابونجیب سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضرت ضیاء الدین ابونجیب سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب بارہویں پشت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ علیہ سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت احمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حقیقی چچا تھے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۵۶۳ھ کو وصال پایا۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے فقید المثال ولی کامل تھے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۵۴۲ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ وقت استغراق میں گم رہتے تھے۔ چونکہ بچپن ہی سے حضرت ضیاء الدین ابونجیب رحمۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں بیٹھتے تھے اس لئے جب شوق بڑھا تو اُن کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خلاف سے سرفراز ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دن رات عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے اور دو رکعت میں ایک قرآن مجید ختم کر لیتے تھے۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' پیرانِ پیر حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی' محبوبِ سبحانی' غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی فیض یاب ہوئے اور اکثر اُن کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کرتے۔ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ "آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الشیوخ ہیں" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے وقت کے اقطاب میں ہوتا تھا۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرشد پاک تھے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خرقہ جو قطب الاقطاب حضرت رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ملا تھا وہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کا عطا کردہ تھا۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۶۳۲ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک بغداد میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والدین کا وصال

۶۹۵ھ میں قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا وصال فرما گئیں۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے یہ بہت ہی مشکل لمحات تھے کہ وہ خاتون جنہوں نے اُن کی تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور جن کی بدولت وہ قطب الاقطاب کے مرتبے پر فائز ہوئے وہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ صدمہ بڑے حوصلے سے برداشت کیا۔

حضرت بی بی راستی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو اُن کی وصیت کے مطابق اُن کے محل میں ہی دفن کیا گیا جو کہ اُن کے والد ماجد نے جب وہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نکاح کے بعد ملتان آئی تھیں تب تعمیر کروایا تھا۔ اب یہ محل مقبرہ بی بی پاک دامن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے نام سے مشہور ہے اور ملتان اسٹیشن سے جنوب کی سمت واقع ہے۔

۷۰۹ھ میں عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گوشہ نشین بزرگ تھے اور انہوں نے اپنی ساری عمر ملتان میں ہی گزار دی اور کبھی کسی بادشاہ کے دربار میں نہ گئے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد بزرگوار شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد خانقاہ کے معاملات کو اور مریدین کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اصلاح کو اس طریقے سے جاری رکھا کہ یہ محسوس ہی نہ ہوتا تھا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس دنیا سے وصال فرما چکے ہیں۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں سہروردیہ سلسلہ کی یہ خانقاہ ملتان سے بغداد تک مشہور تھی اور دور دراز سے لوگ کسب فیض کے لئے اس خانقاہ میں تشریف لاتے تھے۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو والد ماجد شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے وقت قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان میں موجود نہ تھے۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ خوش نصیب تھے کہ اُنہیں والد ماجد کے پہلو میں جگہ ملی۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال نے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک شفیق باپ اور ایک رہنما سے محروم کر دیا۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسند نشین

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسند نشین ہوئے اور شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عطا کردہ دستار مبارک سر پر رکھی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ خرقہ زیب تن کیا جو کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے توسل سے اُن کے آباؤ اجداد اور پھر اُن تک پہنچا تھا۔ یہ خانقاہ سہروردیہ جس کی بنیاد شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر مسند نشین ہونے والا تیسرا درخشاں ستارہ تھا جس نے اپنے باپ اور دادا کی مشعل کو روشن رکھا اور جس سے لاکھوں لوگوں نے کسب فیض حاصل کیا۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب مسند نشین ہوئے تو اُس وقت پاک پتن میں شیخ علاؤ الدین چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پاک پتن کی سرزمین کو رشک فردوس بنا رکھا تھا اور دہلی میں محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسند نشین تھے جو کہ روحانی طور پر دہلی کے تاجدار تھے۔ بلاشبہ یہ ان تینوں حضرات کی محنتوں اور کاوشوں کا صلہ تھا کہ جس کی وجہ سے برصغیر پاک و ہند میں کفر کے اندھیرے روشنیوں میں تبدیل ہونا شروع ہوئے اور انہوں نے اپنے اسلاف کی نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے ان لوگوں کو راہِ راست پر لانے میں دل و جان سے خدمت کی۔

مشہور مؤرخ ضیاء الدین برنی اُس دور کے حالات اور ان بزرگوں کے فیوض و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برکات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے!

''اُس وقت برصغیر پاک و ہند پر سلطان علاؤ الدین خلجی کی حکومت تھی۔ مشائخ میں محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی میں مسند نشین تھے۔ شیخ علاؤ الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پاک پتن میں مسند نشین تھے اور قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ ملتان میں مسند نشین تھے۔ یہ ان تینوں بزرگوں کی محنت شاقہ تھی جس سے ایک دنیا روشن ہو رہی تھی اور ہزاروں بدکار ان کے ہاتھوں پر بیعت کر کے اپنے گناہوں سے توبہ کر رہے تھے۔ دنیا کی حرص و محبت ان بزرگوں کے اخلاقِ حمیدہ اور ترک و تجرید کے معاملات دیکھنے سے دلوں سے کم ہوگئی اور سالکین کو نوافل اور وظائف کثرت اور اوصاف عبودیت کی پابندی سے کشف و کرامت کی آرزو دل میں پیدا ہونے لگی۔ ان کے مکارمِ اخلاق و مجاہدہ و ریاضت کے دیکھنے سے اللہ والوں کے دلوں میں اخلاق کے بدلنے کی خواہش پیدا ہوئی اور ان دینی بادشاہوں کی محبت اور اخلاق کے اثر سے اللہ تعالیٰ کے انوار کی بارش ہونے لگی اور آسمانی مصیبتوں کے دروازے بند ہو گئے۔ چنانچہ وہ لوگ جو قحط اور وبا کا شکار ہوتے تھے وہ محفوظ ہو گئے۔ ان کی مخلصانہ اور والہانہ عبادت گزاری کے طفیل مغلوں کا فتنہ ایسا فرو ہوا کہ پھر کسی ملعون کو ادھر رُخ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ یہ حضرات شعائرِ اسلام کا ذریعہ بن گئے۔ احکامِ شریعت و طریقت کو جو رونق اُس دور میں حاصل ہوا وہ کم ہی کسی دور میں ہوا ہوگا۔ لوگ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہو گئے اور باطنی امور کی طرف زیادہ کامل توجہ دینے لگے۔''



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے والد محترم عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دادا شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طریقت اور مشیخت کو کمال تک پہنچا دیا تھا۔ مریدوں کی تربیت کا حق ادا کیا تھا اور باپ دادا کی مسند کو ہر وقت منور رکھتے تھے۔ ملتان کے بے شمار علماء آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقامِ قطبیت کی بدولت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقہ میں شامل ہوئے اور بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ اعلیٰ مقام تھا کہ فاسق و فجور لوگ بھی تائب ہو کر ولی بن جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے شمار کرامات آج بھی زبان زد عام ہیں جن کا تذکرہ ہم آگے جا کر بیان کریں گے۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدائشی ولی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش کے بعد کے کچھ واقعات ہم گزشتہ صفحات میں تحریر کر آئے ہیں۔ لوگ اس بات پر فخر محسوس کرتے تھے کہ وہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہیں اور اُن سے ارادت رکھتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقامِ مستجاب الدعوات پر فائز تھے اور لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس دعاؤں کے لئے حاضر ہوتے تھے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روحانی غذا

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک درویش قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے آیا۔ جب اُس کی نگاہ حضور کے چہرہ انور پر پڑی تو جمال ظاہری اور کمال باطنی کو دیکھ کر وہ دنگ رہ گیا اور اُس نے اندازہ لگایا کہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے کی رعنائی اُن کی اُس غذا کی بدولت ہے جو وہ تناول فرماتے ہیں۔ چنانچہ اُس درویش نے دل میں یہ عہد کرلیا کہ میں لوگوں کی دی ہوئی غذا نہ لوں گا بلکہ وہ غذا استعمال کروں گا جو کہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استعمال کرتے ہیں۔

الغرض شام کو جب مہمانوں کے لئے کھانا پیش کیا گیا تو اُس درویش نے کھانا کھانے سے انکار کردیا اور کہا میں تو وہی کھانا کھاؤں گا جو قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے خاص تیار ہوتا ہے۔ خدام نے اُسے سمجھایا لیکن وہ بعض نہ آیا۔ خدام نے کہا بھی کہ اُن کے کھانے میں کچھ تکلف نہیں ہوتا مگر وہ راضی نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ جب قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اطلاع دی گئی۔

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دسترخوان سے اُس کے لئے کھانا بھیج دیا۔ اُس درویش نے جب قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کھانا دیکھا تو وہ ایک نان تھا جو نمک کے بغیر تھا اور تلخ سبزی تھی۔ وہ درویش یہ دیکھ کر شرمندہ ہوگیا اور اُس نے اپنا سر جھکا لیا۔ جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو کر اپنی اپنی خوابگاہ کی طرف چلے گئے تو قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس درویش کو بلایا اور فرمایا!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"اے درویش! غور سے سنو ہماری شکل و شباہت لطیف و مزیدار خوراک کی مرہون منت نہیں بلکہ یہ اُس روحانی غذا کے سبب سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عطا کی ہے۔"

اس کے بعد قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس درویش کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سینے سے مس ہوتے ہی اُس درویش کا سینہ روشن ہو گیا اور وہ بے اختیار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں میں گر پڑا اور اپنی جسارت کی معافی مانگی۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے قلب کی صفائی اور ریاضت کی تعلیم دی اور وہ درویش کچھ عرصہ میں ہی واصلانِ حق کے مرتبے پر فائز ہوا۔

صاحب سیر العارفین بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دہلی میں قیام کے دوران قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریائے جمنا کے کنارے نماز پڑھ رہے تھے۔ شیخ عثمان سنامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس دوران سیر و سیاحت کی غرض سے دہلی میں داخل ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حسن کو دیکھتے ہی اُسی وقت حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محبت حقیقی وخوفِ الٰہی

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آتش عشق اور محبت حقیقی وخوفِ الٰہی سے اس قدر حرارت رکھتے تھے گویا ہر وقت تپ محرقہ کی سی کیفیت رہتی تھی اور یہ گرمی کبھی مزاجِ اقدس سے علیحدہ نہ ہوتی۔

تحفۃ القادریہ میں مرقوم ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ جب آپ کسی کو آتش فقر سے سوختہ اور فقر و فاقہ میں مبتلا دیکھیں تو آپ اُس سے نزدیکی اختیار کریں کیونکہ اس سوختہ وشکستہ آدمی کے اور میرے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ بقول حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ!

''سعدی شنیدم کے بے چارگی ے خرد۔''

ما حجاب خویم در ہمہ حال
بود کایں حجاب بر خیزد
چوں حجاب صفات فانی شد
قطرہ با بحر ہم در آمیزد



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرامات

عصرِ حاضر کے اکثر مادہ پرست حضرات اپنی کم عقلی کے سبب خرق عادت کو قانونِ فطرت کے خلاف سمجھ کر اس کے وقوع سے انکار کرتے ہیں اور اہل اللہ کے کشف و کرامات کا مذاق اُڑاتے ہیں اور کتب سیر میں مذکوران واقعات کو کہانیوں سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور میں کئی سیرت نگاروں نے اپنی کتب میں کرامات کا تذکرہ کرنا بند کر دیا ہے لیکن الحمدللہ عاصی ان روحانی طاقتوں اور فیوض و برکات پر یقین رکھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تذکرہ اُن کی کرامات کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا جن کا ظہور اُن سے ہوا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کشف و کرامات کے سلسلے میں حد درجے محتاط رہتے تھے اور فرمایا کرتے تھے انبیاء کو معجزات کا اظہار واجب ہے اور اولیاء کو کرامات کو چھپانا واجب ہے۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی کرامات کے اظہار میں تامل کا اظہار کرتے تھے لیکن پھر بھی بے اختیار کرامات کا ظہور ہو جاتا۔ ان کرامات کا ظہور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عہد طفلی سے ہی شروع ہو گیا تھا جو کہ تا دمِ وصال تک جاری رہیں۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہت سی کرامات کا تذکرہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا ہے جو کہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نظرِ فیض کا اثر:

صاحب مرأۃ المناقب بیان کرتے ہیں کہ ملتان میں ایک ہندو عورت رہتی تھی جس کا صرف ایک ہی بیٹا تھا جو کہ تجارت کے سلسلے میں خراسان گیا ہوا تھا۔ وہ بڑھیا ایک عرصہ گزر جانے کی وجہ سے اپنے بیٹے کی خیریت کی طرف سے پریشان تھی اور ہر وقت اُس کے غم میں روتی رہتی تھی۔ ایک رات جب محلے والوں نے اُسے اس طرح روتے دیکھا تو اُنہوں نے کہا کہ تم قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن سے سارا ماجرا بیان کرو۔ اُس عورت نے بیٹے کی گمشدگی کا ایک رقعہ لکھوایا اور اُسے لے کر قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوگئی۔

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس وقت سواری پر سوار کہیں جانے کی تیاری کر رہے تھے اور لوگوں کا ایک جم غفیر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے گرد تھا۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر جب اُس بڑھیا پر پڑی تو سواری سے اُتر آئے۔ بڑھیا کی درخواست کو پڑھا اور فوراً مراقبہ میں بیٹھ گئے۔ کچھ دیر بعد مراقبہ سے سر اٹھایا اور بڑھیا سے کہا کہ گھر جا' تیرا بیٹا آ رہا ہے۔

وہ بڑھیا' قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سن کر گھر روانہ ہوگئی۔ جب وہ بڑھیا اپنے گھر کی گلی میں پہنچی تو اُس نے ایک سمت سے اپنے بیٹے کو بھاگ کر آتے ہوئے دیکھا اور اُس کے ہاتھ میں ہانڈی کا چمچ تھا۔ بڑھیا اُس سے بغل گیر ہوگئی اور اُس کی خیریت دریافت کرنے لگی۔ بیٹے نے کہا کہ میں تو خراسان میں ہانڈی پکا رہا تھا کہ ایک بلی آئی اور منہ میں روٹیاں ڈال کر باہر کو بھاگی۔ میں اُس کے پیچھے چمچہ لے کر دروازے سے باہر نکلا تو اپنے گھر کی گلی میں تھا۔ بڑھیا نے جب یہ ماجرا سنا تو وہ سمجھ گئی کہ یہ معاملہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت کا نتیجہ ہے۔ اُس نے اپنے بیٹے کو ساری بات گوش گزار کر دی۔ اگلے روز دونوں ماں بیٹا' قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاضر ہو کر حلقہ مریداں میں داخل ہو گئے۔

مغلوں کو شکست:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مغلوں کا ایک لشکر ملتان پر چڑھائی کی غرض سے حملہ آور ہوا۔ لوگ گھبرا کر قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور توجہ کی درخواست کی۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ دیر کے لئے مراقبہ کیا اور پھر فرمایا کہ اطمینان رکھو مغلوں کو شکست ہو گی۔ چنانچہ مغلوں کا لشکر جب دریا کے نزدیک پہنچا تو مقابلے میں موجود ایک مختصر سے لشکر سے شکست فاش ہوا۔ لوگوں نے حیران ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک محرم راز سے وجہ دریافت کی تو اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا ایک لشکر اُن کی مدد کے لئے بھیج دیا تھا۔

مردہ بولنے لگا:

ملتان شہر میں دو ہندو بہنیں رہا کرتی تھیں۔ ان میں سے ایک بہن قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بہت زیادہ عقیدت رکھتی تھی اور عقیدت کی وجہ سے ایک لوٹا دودھ کا روزانہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں پہنچایا کرتی تھی۔ اگرچہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بہت سے مویشی دریا پر چرا کرتے تھے اور دودھ کی کچھ کمی نہ تھی لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پھر بھی اُس عورت کی عقیدت کی وجہ سے دودھ قبول کر لیتے۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد وہ عورت قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر کیمیاء کی بدولت مسلمان ہو گئی لیکن اُس نے اپنا لباس ہندوانہ ہی رکھا اور اسی طرح زندگی بسر کرتی رہی۔ جب اُس کی زندگی کے دن پورے ہوئے تو اُس کا وصال ہو گیا۔

جب اُس عورت کا وصال ہوا تو اُس کے عزیز و اقارب حتیٰ کہ اُس کی بہن کو بھی معلوم نہ تھا کہ وہ مسلمان ہو چکی ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے ہندوانہ رسم و رواج کے مطابق اُس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی چتا تیار کی اور اُسے جلانے کے لئے مرگھٹ کی طرف لے گئے۔ اس دوران قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سواری اُس جگہ سے گزری۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ کون فوت ہوا ہے؟ تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بتایا گیا کہ وہی عورت فوت ہوئی ہے جو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا ناغہ دودھ کا ایک لوٹا پہنچاتی تھی اور اُس کے ورثاء اُس کو جلانے کی تیاری کر رہے ہیں۔

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کے عزیز و اقارب کو بلا کر فرمایا کہ یہ مسلمان ہو چکی ہے تم اسے کیوں جلا رہے ہو؟ اُس عورت کے رشتہ دار کہنے لگے کہ یہ ہماری عزیزہ ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ ہندو دھرم پر ہی مری ہے۔ اس لئے ہم اسے مرگھٹ میں اپنی رسوم و رواج کے مطابق جلائیں گے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر یہ عورت خود اپنی زبان سے اقرار کر لے کہ اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا تو پھر کیا تم مان لو گے؟ وہ بولے کہ اگر یہ خود اپنی زبان سے اقرار کر لے گی تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس لاش کی طرف توجہ کی اور فرمایا کہ اگر تو حقیقی طور پر دولت اسلام سے مشرف ہو چکی ہے تو اس وقت اپنی زبان سے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرتا کہ تیرے وارثوں کو کوئی اعتراض نہ رہے۔

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ میت اُٹھ بیٹھی اور اُس نے بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اُس عورت کی یہ کیفیت دیکھ کر تمام عزیز و اقارب وہاں سے چلے آئے۔ اُس عورت کی بہن کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ اُسی وقت قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اُن سے درخواست کی کہ وہ اُسے بھی کلمہ پڑھا کر دین اسلام میں داخل فرمائیں۔ حضرت قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس عورت کو کلمہ طیبہ پڑھایا اور توجہ فرمائی جس سے وہ عورت بھی کاملہ ہوگئی۔

صاحب مرأۃ المناقب بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد اس عورت کا بھی وصال ہوگیا اور دونوں بہنوں کی تدفین اسلامی رسوم و رواج کے مطابق ہوئی۔ ان دونوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہنوں کی قبور آج بھی ملتان شہر کے محلہ کمان گراں میں موجود ہیں۔

آنا نکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
سگ را ولی کنند وگس را ھما کنند

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکہ مکرمہ میں:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سندھی جو کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں مقیم تھا حج کو گیا۔ اُن دنوں مکہ مکرمہ میں غلہ کی گرانی تھی جس سے وہ دلبرداشتہ ہو کر بولا کہ مجھے تو قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں چار روٹیاں ملا کرتی تھیں یہاں پر ایک بھی نہیں ملتی میرا گزارہ کس طرح ہوگا؟ ایک بزرگ نے اُس سندھی کی بابت یہ سن کر کہا کہ شب جمعہ کو ایک شیخ بلاناغہ یہاں تشریف لاتے ہیں جو یہاں کھانا تقسیم کرتے ہیں۔ اس کے بعد اُس سندھی کو اُس جگہ کی نشاندہی کی جہاں پر وہ شیخ تشریف لاتے تھے۔

شب جمعہ کو وہ سندھی اُس جگہ پہنچ گیا جہاں وہ شیخ تشریف لاتے تھے۔ کچھ دیر بعد جب وہ شیخ وہاں تشریف لائے تو سندھی اُن کو پہچان گیا' وہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ پریشان نہ ہو تیرا وظیفہ تجھے یہاں بھی ملا کرے گا۔ چنانچہ اس کے بعد جب تک وہ شخص مکہ مکرمہ میں رہا ایک شخص اُس کو آ کر چار روٹیاں اور سالن دے جاتا۔

شیطان کا فریب:

خانقاہ غوثیہ میں قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مرید عبادت میں مصروف تھا۔ دورانِ عبادت اُس کی آنکھ لگ گئی۔ اُس نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا جو اُس سے کہہ رہا تھا کہ تو حج کو چلا جا۔ جب وہ مرید بیدار ہوا تو اُس نے قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ اپنے خواب کی تعبیر دریافت کر سکے۔ ابھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ مرید اسی شش و پنج میں تھا کہ کچھ عرض کرتا قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے فرمایا کہ یہ خواب تجھ کو شیطان نے دکھایا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ تجھے اللہ رب العزت کی مشغولیت سے ہٹا دے۔ تم پر حج فرض نہیں ہے کیونکہ تم ایک فقیر آدمی ہو۔ ہر گز حج پر مت جانا اور اپنا کام جاری رکھو۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد ہو تو ایسا جو مرید کی اس طرح نگرانی کرتے۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ کرامت بیان کر رہے تھے تو ایک شخص نے پوچھا کہ کیا شیطان نیک کاموں کا راستہ بھی بتاتا ہے۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ وہ تو دشمن ہے اور ہر طرح سے دھوکا دے سکتا ہے اور جب وہ دیکھتا ہے کہ کوئی نیک کاموں کو نہیں چھوڑتا تو وہ اُس کو اعلیٰ سے ادنیٰ کام کی طرف متوجہ کرتا ہے تاکہ اُس کے مراتب میں کمی واقع ہو جائے۔

نورِ باطن:

نورِ باطن سے کوئی ولی اللہ خالی نہیں۔ کم و بیش یہ نعمت ہر صاحب دل کو حاصل ہوئی ہے اور اسی سے وہ اپنے ملنے والوں اور مریدوں کے دلوں کا حال معلوم کر لیتے ہیں۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس صفت میں بھی یگانہ اور خاص طور پر ممتاز تھے جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''ابوالفتح'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''مجمع الاخیار'' کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ ایک بار غیاث الدین تغلق شہنشاہ ہند نے مولانا ظہیر الدین سے دریافت کیا کہ کیا تم نے کبھی شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کوئی کرامت دیکھی ہے؟ مولانا نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن جب لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قدم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بوسی کے لئے حاضر تھے تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ حضرت کے پاس شاید تسخیر خلائق کا کوئی عمل ہے جس کی وجہ سے لوگ اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں جبکہ میں عالم دین ہوں اور لوگ میری طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ میں نے دل میں ارادہ کیا کہ کل صبح میں شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن سے دریافت کروں گا کہ وضو میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی حکمت کیا ہے؟

مولانا ظہیر الدین کہتے ہیں کہ رات کو جب میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ شیخ مجھے حلوا کھلا رہے ہیں جس کی شیرنی میں بیداری کے بعد بھی محسوس کرتا رہا۔ میں نے خیال کیا کہ اگر یہی کرامت ہے تو شیطان بھی عوام کو اسی طرح گمراہ کرتا ہے۔ صبح ہوتے ہی میں شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ شیخ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا!

''مولانا! میں آپ ہی کا منتظر تھا۔''

پھر گفتگو شروع کرتے ہوئے فرمایا!

''جنابت دو قسم کی ہوتی ہے۔ جناب جسم اور جناب دل۔ جنابت جسم کا سبب تو بالکل ظاہر ہے مگر دل کی جنابت ناہموار آدمیوں کی صحبت سے پیدا ہوتی ہے۔ جسم تو پانی سے پاک ہو جاتا ہے مگر دل کی جنابت آنکھوں کے ذریعے دور ہوتی ہے۔''

نیز فرمایا!

''پانی میں تین صفتیں ہیں۔ رنگ' مزہ اور بو۔ اسی لئے شریعت نے وضو میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کو مقدم رکھا ہے۔ کلی سے مزہ معلوم ہوتا ہے اور ناک میں پانی ڈالنے سے بو محسوس ہوتی ہے۔''

اس کے بعد فرمایا!

''جس طرح نبی کی صورت میں شیطان ظاہر نہیں ہو سکتا اس طرح حقیقی شیخ کی صورت میں بھی شیطان نمودار نہیں ہو سکتا کیونکہ حقیقی شیخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو نبی کامل کی متابعت حاصل ہوتی ہے۔"

پھر فرمایا!

"مولانا! اگرچہ تم علومِ ظاہری سے مالا مال ہو لیکن علومِ باطن سے خالی ہو۔"

مولانا ظہیر الدین کا بیان ہے کہ جب قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ ارشادات فرما رہے تھے میرے تمام بدن سے پسینہ اس طرح جاری تھا جیسے پانی بہہ رہا ہو۔

حج کو چلے جاؤ:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سلطان محمد تغلق نے مجھے شیخ الاسلام کا منصب عطا کیا اور چالیس خانقاہیں میرے تصرف میں دے دیں۔ جس دن محمد تغلق نے مجھے یہ منصب اور خانقاہیں تصرف میں دیں اُس رات مجھے قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے فرمایا!

"سیّد جلال! فوراً یہاں سے چلے جاؤ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔"

پھر کچھ توقف کرتے ہوئے فرمایا!

"تم حج کو چلے جاؤ۔"

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ شیخ الاسلام کا منصب اور چالیس خانقاہیں اور کجا اگر کسی کے پاس ایک خانقاہ ہو تو اس پر گھمنڈ کرتا ہے اور یہاں پر میرے پاس چالیس خانقاہیں تھیں لیکن میں نے حضرت کے فرمان کے مطابق سب کچھ چھوڑ دیا اور حج کی تیاری کرنے لگا۔ میرے پاس اُس وقت تک حج پر جانے کا کوئی انتظام نہ تھا۔

صبح ہوتے ہی میری ملاقات قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسجد کے امام سے ہوئی۔ اُنہوں نے مجھے دیکھتے ہی کہا کہ تم یہاں پر ہو فوراً حج کے لئے روانہ ہو جاؤ۔ شیخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے اشارے کے بعد دیر کرنا مناسب نہیں۔ چنانچہ میں والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے اجازت لے کر تمام علائق کو چھوڑ دیا اور حج کے لئے روانہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے یہ انتظام فرما دیا کہ میرا ایک عزیز جو حج کے لئے جا رہا تھا وہ گھر واپس آ گیا اور اُس نے اپنا تمام زادِ راہ میرے سپرد کر دیا۔

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ میں:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج سے فارغ ہو کر زیارتِ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مدینہ طیبہ حاضر ہوا۔ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت عبداللہ مطری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے ایک مقام پر لے گئے اور فرمایا کہ یہاں پر عبادت میں مشغول رہو اور یہاں سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کرو۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جمعہ اور دوشنبہ کی شب یہاں تشریف لا کر سلام عرض کرتے اور مصروفِ عبادت رہتے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جتنی دیر تک مدینہ منورہ میں رہا اُسی جگہ پر مشغولِ عبادت ہوا۔

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اجازت:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تقریباً چھ برس تک حرمین شریفین کا مجاور رہا اور شیخ مکہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے بزرگوں کی صحبت میں رہا۔ ساتویں برس میں شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کو آیا تو وہ ان دنوں سخت علیل تھے۔ اُنہوں نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

''اے فرزند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مکہ کی طرف چلے —

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاؤ اور تب تک وہاں سے نہ نکلنا جب تک تمہیں قطب الاقطاب
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اجازت نہ دیں۔"

میں نے حضرت کی بات سن کر دل میں کہا کہ ان کو اس حال کی خبر شاید کرامت کی بدولت ہوئی ہو۔

خرقہ' قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد تیسری شب مجھے خواب میں قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی۔ اُنہوں نے مجھے خرقہ عطا کیا اور فرمایا کہ تم یہ خرقہ شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے کو پہنا دینا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو وہ خرقہ میرے بدن پر موجود تھا جو شیخ نے عطا کیا تھا۔ میں جب شیخ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکان پر گیا تو وہاں پر مشائخ کبار موجود تھے۔ اُن میں سے ایک بزرگ نے مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا!

"اے سیّد! جو خرقہ شیخ قطب العالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمہیں پہنایا
ہے وہ اس چھوٹے لڑکے کو پہنا دو۔"

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں سوچا کہ میں نے تو اپنا خواب کسی سے بیان نہیں کیا انہیں کس طرح معلوم ہوا کہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے یہ خرقہ عطا کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ میں نے قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس فرمان کے مطابق وہ خرقہ شیخ کے چھوٹے صاحبزادے کو پہنا دیا اور اُسے مسند نشین فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی راہنمائی:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے گیا۔ایک رات مجھے قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے فرمایا!

''سیّد جلال! تمہارا باپ تمہارے فراق میں بے چین ہے لہٰذا تم گھر واپس لوٹ جاؤ۔''

چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں گھر واپس لوٹ آیا۔یوں میرا یہ سات برس کا سفر جو قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان سے شروع ہوا ختم ہوا اور اس تمام سفر میں قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے میری ہر معاملے میں راہنمائی فرمائی اور میری تربیت کا انتظام فرمایا۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیر وسیاحت

سیر و سیاحت صوفیاء حضرات کی زندگی میں ایک اہم پہلو ہے۔ صوفی کے سفر کا مقصد شیخ طریقت کی تلاش اور حقائق و معارف کا جاننا ہوتا ہے۔ صوفی اپنے اس سفر کے دوران فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے ہیں اور پھر اپنے اس علم و عرفان کو پھیلانے کے لئے سفر کرتے ہیں تا کہ خلق خدا اُن سے فیض یاب ہو۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حصولِ فیضان کے لئے سیر و سیاحت نہیں کی کیونکہ وہ جس گھرانے میں پیدا ہوئے وہاں پر اُن کی والدہ اپنے دور کی عارفہؒ والد اپنے دور کے عارف باللہ اور دادا غوثِ جہاں تھے۔ عراق سے شیخ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہرات سے شیخ حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بخارا سے سید جلال الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سفر کر کے آئے اور اس سہروردیہ خانقاہ سے فیض یاب ہوئے۔

چنانچہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اپنے جد امجد کی نظر کیمیاء سے بچپن ہی میں توجہ کا مرکز رہے اور اسی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کسی جگہ جانے کی ضرورت پیش نہ آئی۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

اے تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا مے روی

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد مسند نشین ہوئے اور لوگوں کو راہِ حق کی دعوت دی تو اس دوران

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے برصغیر پاک و ہند کے مختلف مقامات کے دورے کئے اور وہاں پر موجود دیگر فقراء سے بھی ملاقاتیں کیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تعلقات اپنے دور کے سلاطین سے بھی تھے جن کا مقصد صرف خدمت خلق کے لئے تھا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ
''بعض زمینیں شکایت کرتی ہیں کہ اے بارِ الہا! تو نے ہم پر کوئی ایسا بندہ نہیں بھیجا جو تیری عبادت کرتا اور کثرت سے ذکر و فکر میں مشغول رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مشائخ ایک جگہ سے سفر کر کے دوسری جگہ تشریف لے گئے۔''

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے متعدد بار دہلی کا سفر کیا اور دہلی کا سفر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت میں کرتے۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر فرماتے کہ

''مجھے دہلی میں صرف ''بھائی نظام الدین'' کی محبت کھینچ لاتی ہے۔''

رفیق من یکیپر درد باید
دو ہیزم را بہم خوشتر بود سوز
ترا بر درد من رحمت نیاید
کہ باتو قصہ گویم شب و روز

محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے والہانہ محبت تھی۔ چنانچہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی دہلی تشریف لاتے تو ایک طرف تو قصر شاہی استقبال کے لئے کھڑے ہوتے تو دوسری طرف فقر و ولایت کے تاجدار، محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ علیہ موجود ہوتے۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ترجیح دیتے۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ

''اس کی کیا وجہ ہے کہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان سے اس جگہ تشریف لاتے ہیں؟''

محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس شخص کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا!

''لوحِ محفوظ میں لکھا ہے کہ بعض بندگانِ خدا اُن سے بیعت ہوں گے اور وہ لوگ ملتان نہیں جا سکیں گے۔ چنانچہ قضا و قدر قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس جگہ تشریف لاتے ہیں تا کہ اُن کے آنے کی وجہ سے وہ ضعیف اور کمزور لوگ شرف بیعت حاصل کر سکیں۔''



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دہلی کا پہلا سفر

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دہلی کا پہلا سفر سلطان علاؤالدین خلجی کی دعوت پر کیا۔ سلطان علاؤالدین خلجی کو کٹرہ مانک پور میں خواجہ کرک سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تخت شاہی اور فتح ونصرت کی بشارت دی تھی۔

خواجہ کرک سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیشین گوئی:

کٹرہ مانک پور مین خواجہ کرک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نامی ایک مجذوب رہتے تھے جو کہ سلسلہ سہروردیہ میں شیخ اسماعیل سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے۔ مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں کہ خواجہ کرک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خرقہ بھجوایا تھا جو انہوں نے آگ میں ڈال دیا۔ وہ آدمی جو یہ خرقہ لے کر آیا تھا اُس کو یہ بات ناگوار گزری اور اُس نے قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جا کر سارا ماجرا عرض گوش گزار کر دیا۔

قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس شخص کو کہا کہ تم خواجہ کرک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جاؤ اور اُن سے جا کر وہ خرقہ طلب کرو تم پر اصل راز منکشف ہو جائے گا۔ وہ شخص دوبارہ خواجہ کرک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا اور وہ خرقہ طلب کیا۔ خواجہ کرک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس آگ کی طرف اشارہ کیا جس میں وہ خرقہ ڈالا تھا اور کہا کہ اس میں ہاتھ ڈال کر اپنا خرقہ نکال لو۔ اُس شخص نے آگ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ہاتھ ڈال کر وہ خرقہ نکال لیا جو اس دہکتی ہوئی آگ میں بھی محفوظ تھا۔

الغرض اس طرح کئی کرامات کا ذکر خواجہ کرک سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت پاک میں ملتا ہے۔ عوام وخواص میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فقر وولایت کا بہت چرچا تھا۔ علاؤ الدین خلجی جو کہ اُن دنوں سلطان جلال الدین خلجی کی طرف سے بدگمانی کا شکار تھا اُس نے جب سلطان جلال الدین خلجی کی کٹرہ مانک پور میں آمد کے بارے میں سنا تو وہ گھبرا کر خواجہ کرک سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں داخل ہوا اور حاضر خدمت ہو کر دعا کا طالب ہوا۔

حضرت خواجہ کرک سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس وقت استغراقی کیفیت میں تھے اُنہوں نے ایک نظر اٹھا کر علاؤ الدین خلجی کی طرف دیکھا اور فرمایا!

ہر کہ بیاید برسر جنگ
سر در کشتی تن در گنگ

گویا حضرت خواجہ کرک سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر یہ امر منکشف ہو چکا تھا کہ سلطان جلال الدین خلجی مشہور درویش حضرت سیدی مولیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شہید کرنے کے جرم میں مارا جائے گا اور اُس کے قتل کی صورت وہ ہوگی جس کا اُنہوں نے انکشاف کیا۔

چنانچہ علاؤ الدین خلجی کو اس پیشین گوئی کے بعد اس امر کا یقین ہو گیا کہ سلطان جلال الدین خلجی مارا جائے گا اور اس مہم میں فتح اس کی ہوگی۔ سلطان جلال الدین خلجی کی کشتی دریا کے کنارے پہنچی تو اُس نے حیرانگی کا اظہار کرتے الماس بیگ جو کہ علاؤ الدین کا بھائی تھا اُس سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ علاؤ الدین میرے استقبال کے لئے نہیں آیا۔

الماس بیگ نے عرض کیا کہ چچا حضور! میرے بھائی کی آرزو ہے کہ تمام مال و دولت اور ہاتھی گھوڑے نذر میں دے کر دست بوس ہو اور خداوند عالم اپنے بندہ پرور دہ کے گھر میں روزہ افطار فرمائیں تاکہ ہمارے اس شرف اور بزرگی کی دھوم سارے ملک میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو۔

الماس بیگ اپنے چچا سلطان جلال الدین خلجی کو جو الٹا سیدھا کہتا وہ اس کا یقین کر لیتا۔ وہ ایسا بے فکر ہو کر چل پڑا جیسے باپ اپنے بیٹے کے گھر جا رہا ہو۔ مختصراً یہ علاؤالدین جب سلطان سے ملا تو اُس کے قدموں میں گر پڑا۔ سلطان جلال الدین خلجی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اُس نے علاؤالدین کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا!

''علاؤالدین! میں نے تجھے پال پوس کر جوان کیا اور تیرے مراتب میں اضافہ اس لئے کیا کہ میں آج تجھے قتل کرتا۔ میں تجھے اپنے بیٹوں کی طرح عزیز رکھتا ہوں۔''

یہ کہہ کر سلطان جلال الدین خلجی، علاؤالدین خلجی کو لے کر کشتی کی طرف چلا۔ جب وہ دریا کے کنارے پہنچے تو علاؤالدین خلجی نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت سنگ دل قاتلوں کو اشارہ کیا کہ وہ سلطان کو قتل کر دیں۔ چنانچہ اُن قاتلوں نے آگے بڑھ کر سلطان کو تلوار ماری جس کے کاری ضرب پر سلطان کے منہ سے یہ الفاظ نکلے!

''علاؤالدین! بدبخت تو نے یہ کیا کیا............؟''

اس دوران قاتلوں نے آگے بڑھ کر سلطان کو زمین پر مار گرایا اور اُس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ سلطان روزے سے تھا اور کلمہ شہادت پڑھتا ہوا جاں بحق ہوا۔ سلطان جلال الدین خلجی کے ہمراہ اُس کے جو مصاحب آئے تھے وہ بھی سب مارے گئے اور یوں علاؤالدین خلجی برسرِ اقتدار رہا۔

سیّدی مولیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قتل:

انبیاء، اولیاء، فقراء اور مشائخ پر جتنی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اُتنا ہی اُن کا مرتبہ بلند ہوتا جاتا ہے۔ حضرت سیّدی مولیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور چشتی درویش تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکتساب فیض حاصل کیا اور اُن کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اجازت سے دہلی تشریف لائے اور لوگوں کو فیض پہنچانا شروع کیا۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دہلی جانے سے پہلے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا!

''دہلی جا کر مرجع خلائق بننا اور لنگر جاری کرنا۔ مسافروں کو کھانا کھلانا اور امراء کی دولت سے بچ کر رہنا اور ان امراء سے کسی بھی قسم کا کوئی رابطہ نہ رکھنا کیونکہ ان امراء کی دوستی ہم فقیروں کے لئے ہلاکت ہے۔''

سیّدی مولیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرشد پاک کے ان ارشادات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دہلی میں اپنی خانقاہ تعمیر کروائی اور بلا امتیاز مذہب کے ہر محتاج کو کھانا کھلانے لگے۔ جو بھی مسافر' درویش اس خانقاہ میں آتا اُس کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑی جاتی۔ امراء نذرانے لئے خانقاہ میں حاضر ہوتے تو سیّدی مولیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کے نذرانوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے۔

سیّدی مولیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑھتے ہوئے تصرف کو دیکھ کر سلطان جلال الدین خلجی کو اُس کے دربار میں موجود لوگوں نے اُکسانا شروع کر دیا کہ اس درویش نے آ کر سب لوگوں کو اپنی طرف مائل کر دیا اور ہر بندہ اُس کی خانقاہ کے گرد ہی موجود رہتا ہے۔ سلطان جلال الدین کو اُکسانے والوں میں قاضی جلال الدین کاشانی سرفہرست تھا۔

قاضی جلال الدین کاشانی' سیّدی مولیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بھی پہنچ گیا اور اُن سے فرمایا کہ وہ رعایا میں بمثل خلیفہ اسلام کے سیاست کریں۔ سلطان جلال الدین کو اُس نے بتایا کہ سیّدی مولیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کے خلاف بغاوت کھڑی کر رہے ہیں۔ چنانچہ سلطان جلال الدین نے اپنے ایک وفادار سنجر کو حکم دیا کہ وہ سیّدی مولیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ کو شہید کر دے۔ جب سنجر نے سیّدی مولیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر موقع پاتے ہی کئی وار کئے تو سیّدی مولیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''میں موت سے نہیں ڈرتا لیکن میری موت کا خمیازہ سلطان جلال الدین اور اُس کی اولاد کو بھگتنا پڑے گا۔''

مشہور مؤرخ ضیاء الدین برنی اپنے سفرنامے میں لکھتے ہیں کہ جس دن سیّدی مولیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شہید کیا گیا میں اُن دنوں دہلی میں موجود تھا۔ دہلی میں اُس روز سیاہ آندھی آئی جس نے ہر چیز کو برباد کر دیا۔ دہلی میں قحط پڑ گیا اور لوگ دریائے جمنا میں چھلانگیں لگا کر جانیں دینے لگے۔

در مسلخ عشق جز نکورا نکشند
لاغر صفتاں زشت خورا نکشند
گر عاشق صادقی زکشتن گریز
مردار بود ہر آنچہ اور انکشند

سلطان المشائخ سے پہلی ملاقات:

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' علاؤ الدین خلجی کی دعوت پر دہلی تشریف لائے۔ جب قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی کے نزدیک پہنچے تو سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان دونوں بزرگوں کی ملاقات حوض خاص علائی کے پاس ہوئی اور اُس وقت فجر کا وقت تھا۔ دونوں بزرگوں نے فجر کی نماز ادا کی۔ سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ نہایت خلوص اور عقیدت سے پیش آئے۔ یہ ملاقات مختصر سی تھی اور سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس ملاقات کے بعد واپس لوٹ آئے۔

شیخ الاسلام کا منصب:

علاؤالدین خلجی کو خواجہ کرک سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے نسبت تھی۔ اور خواجہ کرک سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق بھی سہروردی خانوادے سے تھا اس لئے اسی نسبت کی وجہ سے علاؤالدین خلجی نے قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو شیخ الاسلام کا منصب سنبھالنے کی استدعا کی۔

سلطان علاؤالدین خلجی کو ملک علاء الملک کی نصیحت:

سلطان علاؤالدین خلجی اَن پڑھ آدمی تھا اور حد سے زیادہ مغرور تھا۔ فتوحات کی کثرت سے اُس کے دماغ میں غیر معمولی غرور آ چکا تھا۔ امراء اُس کے خوف سے کانپتے تھے اور کسی کو بھی سچی بات کہنے کی اُس کے آگے جرأت نہ ہوتی تھی۔

سلطان علاؤالدین خلجی کا دماغ تین سال کی حکومت کے بعد ہی بہک گیا اور وہ اکثر اوقات یہ کہتا پھرتا کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چار یار تھے جن کی وجہ سے دین اسلام پھیلا اس طرح میرے بھی چار یار ہیں (الماس بیگ' ظفر خاں' نصرت خاں اور سنجر الپ خاں) ان کی مدد سے میں بھی ایک نیا دین قائم کر سکتا ہوں اور میرے پاس فوج اور خزانہ کی کوئی کمی نہیں۔ میں سکندر کی طرح کسی کو بھی اپنا نائب بنا کر ساری دنیا کو فتح کر سکتا ہوں۔

چونکہ سلطان علاؤالدین خلجی کی مجلس میں ہر وقت شراب کا دور چلتا تھا اور اُس کے خوشامدی اُس سمیت ہر وقت نشے میں دھت رہتے تھے اور سلطان کی ہر بات اور ہر خیال کی تائید کرتے رہتے۔ اُس وقت دربار میں کسی بھی شریف اور عقل مند امراء کی اتنی جرأت نہ تھی کہ وہ سلطان کو ان فضول باتوں سے روکیں۔

آخر کار ایک مرتبہ سلطان کی انہی باتوں سے تنگ آ کر ملک علاء الملک کوتوال شہر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو کہ سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے نے سلطان علاؤ الدین خلجی سے کہا کہ اگر آپ شراب اور اہل مجلس کو دربار سے ہٹائیں تو وہ ان امور کی بابت آپ سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔ سلطان علاؤ الدین خلجی نے تمام درباریوں کو مع شراب وہاں سے ہٹا دیا سوائے اپنے چار یاروں کے۔ ملک علاء الملک نے ان سب کے ہٹتے ہی عرض کیا!

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دین اسلام اپنے چار یاروں کی مدد سے نہیں چلایا بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحی کی بدولت چلایا جو آپ کو میسر نہیں ہے۔ چنگیز خاں اور اُس کی اولاد نے اسلام کو مٹانے کی کتنی کوشش کی یہاں تک کہ اُنہوں نے بغداد اور اُس جیسی بے شمار اسلامی ریاستوں کو زیر کر ڈالا اور لاکھوں مسلمانوں کا خون بہایا لیکن وہ پھر بھی اسلام کو نہ مٹا سکا بلکہ اس کا اثر یہ ہوا کہ اُسی کی اولاد حلقہ بگوشِ اسلام ہوئی اور اسلام کی حمایت میں جہاد کرنے شروع کیے اور دوبارہ سے انہی اسلامی ریاستوں کو مضبوط کیا۔

اگر آپ کے خیالات سارے ہندوستان میں مشہور ہو گئے تو سارا ملک مخالفت میں کھڑا ہو جائے اور پھر ایسی بغاوت جنم لے گی جسے کوئی طاقت بھی سنبھال نہ سکے گی۔ اگر آپ دنیا فتح کرنے کے چکر میں اپنا کوئی نائب مقرر کریں گے تو وہ یہاں بغاوت کر دے گا اور یہ ملک آپ کے ہاتھوں سے نکل جائے گا۔ آپ اپنے خیالات کو درست سمت میں لائیں اور ہندوستان کے اُن علاقوں کو فتح کریں جہاں ابھی تک مسلمان نہیں پہنچ سکے۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شاہی قوانین:

اسی طرح ایک مرتبہ سلطان علاؤ الدین خلجی نے کہا کہ شاہی قوانین میں شریعت کا دخل نہیں ہے۔علماء کو چاہئے کہ عبادت کے طریقوں کا فیصلہ کریں اُمورِ مملکت کا نہیں۔اس طرح اُس کے ذہن میں جو الٹا سیدھا آتا وہ کر گزرتا۔

چنانچہ ان سب باتوں سے پیش نظر کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ سلطان علاؤ الدین خلجی کو کس طرح یہ خیال آیا یا اُس کے کسی وزیر نے اُس کو مشورہ دیا جس پر اُس نے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دہلی آنے کی استدعا کی اور اُن کو شیخ الاسلام کا لقب دیا۔

سیر العارفین کے مؤلف حضرت مولانا جمالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سلطان علاؤ الدین خلجی کے زمانے میں قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دو مرتبہ دہلی تشریف لائے اور دونوں مرتبہ سلطان خود اُن کے استقبال کے لئے آتا تھا اور بڑے اعزاز کے ساتھ شہر میں لے کر آتا۔

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سواری:

کتب سیر میں مذکور ہے کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب دہلی تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تو ملتان شہر میں منادی کرادی جاتی کہ جس کسی کو بھی بادشاہ سے کوئی غرض وغایت ہے وہ درخواست لکھ کر خدمت میں پیش کردے۔اسی طرح جب سفر شروع ہوتا تو منزل بمنزل قیام وطعام کا انتظام ہوتا تھا۔قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مرغوب سواری تخت رواں تھی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس پر سوار ہوتے۔آگے پیچھے معتقدین کا ایک ہجوم ساتھ ہوتا۔

الغرض جب یہ قافلہ ملتان سے دہلی کی طرف روانہ ہوتا تو خادمین ایک صندوق بھی ہمراہ لے کر چلتے جس میں دہلی تک کے سفر میں جتنے بھی لوگ ملتے وہ اپنی درخواستیں اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صندوق میں ڈالتے جاتے۔

سلطان المشائخ سے دوسری ملاقات:

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب دہلی میں قیام پذیر ہوئے تو اُنہیں پتہ چلا کہ سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نمازِ جمعہ مسجد کیلوکھری میں ادا کریں گے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے مسجد کیلوکھری تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد میں پہنچتے ہی شمالی دروازے کے قریب جو کہ دریا کے کنارے پر واقع ہے بیٹھ گئے اور سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتظار کرنے لگے۔ کچھ دیر بعد سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے اور جنوبی دروازے کے بائیں جانب اپنی مقررہ جگہ پر تشریف فرما ہو گئے۔

نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد مریدوں سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بتایا کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شمالی دروازے کے پاس نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے تشریف فرما ہیں۔ چنانچہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شمالی دروازے کی طرف بڑھے۔ جب وسیع وعریض صحن کو طے کرنے کے بعد سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُدھر پہنچے تو قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز میں مشغول تھے۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کی پیٹھ کے پیچھے بیٹھ گئے اور جب قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو ان دونوں حضرات کی دوسری ملاقات ہوئی اور ایک دوسرے کے احوال دریافت کئے۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ پکڑا اور جنوبی دروازے کی جانب بڑھے جہاں پر سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹھنے کی جگہ مقرر تھی۔ جنوبی دروازے پر پہنچنے کے بعد دونوں حضرات کچھ دیر تک وہاں بیٹھے رہے اور احوال ومقامات پر باتیں کرتے رہے۔ بعدازاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کچھ دیر بعد دونوں حضرات کی پالکیاں دروازے پر لائی گئیں۔قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کی کہ وہ پہلے پالکی میں سوار ہوں۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی یہی درخواست قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کی۔بالآخر سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصرار غالب رہا اور قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پالکی میں پہلے سوار ہوئے۔

سلطان المشائخ سے تیسری ملاقات:

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دہلی تشریف لے جانا اور سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقاتوں کے احوال کا ذکر اکثر مؤرخین نے بیان کیا ہے۔دہلی کے سفر میں اکثر و بیشتر قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی شیخ عماد الدین اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہمراہ ہوتے تھے۔قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دہلی کے سفر کی ایک روائیداد احمد ایاز نے بھی بیان کی ہے۔

احمد ایاز بیان کرتے ہیں کہ میں محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ چبوترہ یاران گیا ہوا تھا۔اس دوران کسی نے آکر اطلاع دی کے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس طرف تشریف لارہے ہیں۔سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ وہ تو اندرپت کے مزارات کی زیارت کے لئے جارہے ہوں۔قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اندرپت کے راستے سے ہٹ کر چبوترہ یاران کی طرف تشریف لے آئے۔جب اُن کی پالکی آتی دکھائی دی تو سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم سے گنبد کے اندر فرش بچھا دیا گیا اور سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پالکی اندر لے آؤ۔

گھڑ سوار باہر ہی اُتر گئے اور گھوڑے چھوڑ کر گنبد کے اندر آگئے۔قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پالکی گنبد کے اندر رکھی گئی اور اُنہوں نے اپنے پاؤں کی طرف اشارہ کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے فرمایا آج اس میں کچھ تکلیف ہے اس لئے گھوڑے پر سوار نہ ہو سکا۔ اس کے بعد سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہاتھ سے پکڑ کر قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پالکی سے باہر نکالا اور قریب ہی فرش پر تشریف فرما ہو گئے۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پالکی میں بہت سے کاغذ موجود تھے۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے خیال کیا کہ میں شہنشاہ ہند کے پاس جا رہا ہوں اس لئے اپنی درخواستیں میری پالکی میں ڈال دیں تا کہ شہنشاہ ہند کو دے سکوں۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ میں دنیا کے شہنشاہ کے پاس نہیں بلکہ شہنشاہ دین کے پاس جا رہا ہوں۔

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آمنے سامنے تشریف فرما ہو گئے۔ اس دوران قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیائی حضرت شیخ عماد الدین اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود تھے اُنہوں نے کہا کہ آج ان دونوں بابرکت بزرگوں کی بدولت مجلس کی رونق بلند ہو گئی۔ حضرت شیخ عماد الدین اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اس وقت ہندوستان کے مہر و ماہ یہاں موجود ہیں اگر اجازت ہو تو میں ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہوں؟ حضرت شیخ عماد الدین اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اجازت دے دی گئی تو اُنہوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کا سبب سب کو معلوم ہے کہ وحی کے حکم سے ہجرت ہوئی کیونکہ اہل مکہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اسی وجہ سے ہجرت کا حکم دیا گیا۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کا روحانی پہلو کیا تھا؟

سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس بات کا جواب دیں۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میری اتنی جرأت نہیں کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے کچھ کہہ سکوں لیکن الامر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فوق الادب کو ملحوظ رکھ کر عرض کرتا ہوں کہ میرا فہم یہ کہتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے باطنی کمالات کی تکمیل اس بات پر منحصر تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ اپنا گھر بار چھوڑیں اور مدینہ کی طرف ہجرت کر کے بے گھر ہوں تاکہ باطنی کمالات کی تکمیل ہو سکے۔

سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اس فقیر کی عاجزانہ رائے یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی تبلیغ سے مکہ میں دین اسلام کا آغاز ہوا لیکن مدینہ میں موجود ناقصوں کی وہ جماعت جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک نہیں پہنچ سکتی تھی اُن کو کامل کرنے کے لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی تاکہ یہ ناقص بھی کامل ہو جائیں۔

کچھ دیر کے سوال و جواب کے بعد کھانے کا دسترخوان بچھایا گیا اور اہل محفل نے کھانا کھایا۔ کھانے کے دوران سرکہ انگوری کا برتن دور تھا۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اقبال خادم کو اشارہ سے فرمایا کہ یہ برتن اٹھا کر مجھے دے دو۔ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ شہری سرکہ ہے۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ اسی وجہ سے ترش ہے۔ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ وہی وجہ ہے یہ سب کو عزیز ہے۔ کھانے سے فراغت کے بعد اقبال خادم نے اشرفیوں کی ایک پوٹلی جو کہ باریک کپڑے میں بندھی ہوئی تھی اور اس میں سے اشرفیوں کی زردی اور چمک باہر سے نظر آ رہی تھی پیش خدمت کی۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا نے فرمایا کہ اپنے زر کو چھپاؤ۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس جواب میں سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اپنے مذہب اور سفر کو بھی چھپاؤ۔ کچھ دیر کے بعد قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازت لے کر رخصت ہوئے۔

خواجہ حسن نظامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان:

سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول ہجرت کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وضاحت میں خواجہ حسن نظامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جواب میں یہ بات پوشیدہ تھی کہ میں ملتان سے ہجرت کر کے دہلی میں اس لئے آیا ہوں کہ باقی ماندہ کمالاتِ روحانی سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیض سے حاصل کر سکوں۔ جب کہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ میں ناقص تھا اور قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے کامل بنانے کے لئے ملتان سے تشریف لائے ہیں۔

سیر العارفین کے مؤلف حضرت مولانا جمالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب قطب الاقطاب شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات ہوئی تو دونوں معانقہ کرنے کے بعد ادب سے قدرے خاموش رہے۔

یہاں پر مولانا جمالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولانا علم الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر بھی کیا ہے کہ وہ بھی ان حضرات کے ہمراہ تھے اور حضرت عماد الدین اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی موقع کی مناسبت سے یہ علمی نکتہ دریافت کیا تھا۔

حضرت خواجہ حسن نظامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اشرفیوں کی بابت یہ بیان کرتے ہیں کہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول کا مطلب یہ تھا کہ دولت مندی پر ترکِ دنیا کر پردہ ڈالنا چاہئے اور سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول کا مطلب یہ تھا کہ اپنے سلوکِ روحانی کو بھی پوشیدہ رکھنا چاہئے تاکہ نااہلوں کی نظروں سے پوشیدہ رہیں اور جو لوگ مذہب کے چھپانے کا مطلب تقیہ لیتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں کیونکہ اگر حضرت صرف مذہب کا لفظ کہتے تو تقیہ کا شبہ ہو سکتا تھا لیکن حضرت نے مذہب کے ساتھ ذہاب کا لفظ بھی فرمایا جس سے ظاہر ہوا کہ واؤ ذھب کی تفسیر کے لئے تھا یعنی حضرت نے طریقت کے سلوک کے عقائد اور سفر کو چھپانے اور مخفی رکھنے کا اشارہ فرمایا تھا ورنہ ظاہری ارکانِ شریعت و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعمالِ شریعت میں قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی۔

شیخ رکن الدین در گرفتن آں غور کرد

شیخ نظام الدین آں را بشیخ عماد سپرد

محفل سماع:

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب پہلی مرتبہ دہلی تشریف لائے تو اس دوران حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس کا زمانہ تھا اور سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بوجہ علالت پاک پتن تشریف نہ لے جا سکے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دہلی میں ہی حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس کے سلسلے میں محفل سماع کا انتظام کیا۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خصوصی دعوت پر اس محفل میں شریک ہوئے۔

دورانِ سماع سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی اور وہ اپنی نشست سے کھڑے ہو گئے۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دامن سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ وجدانی کیفیت میں کھڑے ہو گئے۔ اس مرتبہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بٹھانے کی کوشش نہیں بلکہ دیگر مشائخ کی طرف تعظیم کے لئے دونوں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔

جب محفل سماع ختم ہوئی اور ہر شخص اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا تو قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازت لے کر روانہ ہوئے۔

راستے میں حضرت عماد الدین اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قطب الاقطاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ پہلی مرتبہ تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کھڑا نہ ہونے دیا اور دوسری مرتبہ اُنہیں روکا بھی نہیں اور خود بھی تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پہلی دفعہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رسائی عالم ملکوت تک ہوئی تھی جو کہ میری دسترس میں بھی تھی اس لئے میں نے دامن سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ دوسری مرتبہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رسائی عالم جبروت تک ہوئی اس لئے میں مزاحم نہ ہوا۔

گاہے کہ بخود ے نگرم پست شوم
گاہے کہ بد ونگہ کنم مست شوم
در حیرتم از حالت خود بادلدار
حیران شدہ ام فتادہ از دست شوم

روحانی ذوق:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم اگرچہ سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسکن سے دور شاہی محلات میں مقیم ہوتے تھے لیکن ان دونوں بزرگوں کے درمیان رابطہ قائم رہتا تھا اور ان دونوں حضرات کی ملاقاتوں کا احوال ہم گذشتہ صفحات میں بیان کر آئے ہیں۔ کئی ارادت مند حضرات قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دہلی میں موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے حاضر خدمت ہوتے اور مختلف علمی نکات پر بحث کیا کرتے تھے۔ اسی طرح سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھی کئی ارادت مند اور علماء حضرات حاضر ہوتے اور مختلف موضوعات پر لاحاصل بحث فرماتے۔

ملفوظات حضرت جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میں درج ہے کہ یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دونوں عظیم الشان بزرگ ایک دوسرے کا بہت زیادہ ادب کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی غیر موجودگی میں بھی ایک دوسرے کا تذکرہ فرمایا کرتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک خراسانی عالم سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ میں جب بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آتا ہوں تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہر مرتبہ مجھے کچھ نہ کچھ ضرور کھلاتے ہیں لیکن جب میں قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں تو وہ مجھے کچھ نہیں کھلاتے۔ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں تو اس حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرتا ہوں کہ

''جو شخص زندہ کی زیارت کرے اور اُس کے ہاں کچھ نہ چکھے تو گویا اُس نے مردے کی زیارت کی۔''

وہ خراسانی عالم یہ بات سن کر بولا کہ اس کا مطلب یہ کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تک یہ حدیث نہیں پہنچی۔ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس عالم کی بات سن کر فرمایا!

''قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ذوقِ روحانی عطا کرتے ہیں اور میں ذوقِ جسمانی عطا کرتا ہوں۔''

یہی خراسانی عالم سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت سے اٹھ کر قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آیا اور سارا ماجرا عرض کرتے ہوئے بولا کہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ذوقِ روحانی عطا کرتے ہیں جبکہ میں ذوقِ جسمانی عطا کرتا ہوں۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس خراسانی عالم کی یہ بات سن کر فرمایا کہ

''برادرم نظام الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تواضع سے کام لیا ہے۔ اُن میں یہ دونوں اوصاف موجود ہیں۔ وہ ذوقِ روحانی بھی عطا کرتے ہیں اور ذوقِ جسمانی بھی عطا کرتے ہیں۔''



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دہلی کا دوسرا سفر

کتب سیر سے ہمیں یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دہلی کا دوسرا سفر بھی سلطان علاؤ الدین خلجی کی دعوت پر کیا تھا لیکن اس سفر کی تفصیلی روائیداد کسی بھی روایت سے نہیں ملتیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دہلی میں کتنا عرصہ قیام کیا اور کن کن مشائخ سے ملاقات ہوئیں۔ البتہ سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کا تذکرہ ملتا ہے۔

حج کا ثواب:

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب دوسری مرتبہ دہلی تشریف لے گئے تو ان دنوں حج کا زمانہ تھا۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدینِ اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملنے کے لئے کیلوکہری تشریف لے گئے۔ دورانِ ملاقات قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا!

"حضرت! یہ حج کا زمانہ ہے اور میں حج کی سعادت حاصل نہیں کر سکا لیکن اس اُمید سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں کہ حج کا ثواب حاصل کر سکوں۔"

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے اس عزت و توقیر پر آبدیدہ ہو گئے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دہلی کا تیسرا سفر

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب دہلی سے واپس تشریف لائے تو کچھ عرصہ بعد ہی دہلی کے حالات خراب ہونا شروع ہو گئے۔ ملک کافور جو کہ سلطان علاؤ الدین خلجی کا زرخرید غلام تھا جسے سلطان نے ایک ہزار دینار دے کر خریدا تھا وہ اپنی قابلیت کے بل بوتے پر سپہ سالار اعظم کے عہدے تک پہنچ گیا تھا اُس بد بخت نے تخت و تاج پر قبضے کی خاطر سلطان کو ایسا زہر دے دیا جو آہستہ آہستہ اثر کرتا رہا اور بالآخر سلطان اس جہانِ فانی سے کوچ کر گیا۔

سلطان علاؤ الدین خلجی کے انتقال کے بعد اُس کے فرزندوں میں سے خضر خاں اس قابل تھا کہ وہ تخت نشین ہوتا مگر ملک کافور نے ایک جھوٹا وصیت نامہ بنا کر علاؤ الدین کے چھوٹے صاحبزادے شہاب الدین عمر کو جس کی اُس وقت عمر بمشکل سات برس تھی تخت پر بٹھا دیا۔ ملکہ جہاں شہاب الدین کی ماں پر دباؤ ڈال کر اُس سے عقد کر لیا اور علاؤ الدین کے دیگر صاحبزادوں کو گوالیار کے قلعے میں قید کر کے اندھا کر دیا۔ ملک کافور کو اب سب سے بڑا خطرہ قطب الدین عرف مبارک شاہ سے تھا اور وہ اُسے قتل کرانا چاہتا تھا تاکہ بادشاہت کے تمام حق دار ختم ہو جائیں۔ مبارک شاہ کی والدہ کو اس سازش کی خبر ہوئی اور اُس نے اپنے ایک معتمد خاص کو شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بھیجا۔

معتمد خاص نے شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گوش گزار تمام واقعہ بیان کر دیا اور ملکہ کی طرف سے دعا کی درخواست کی۔ شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کچھ فکر نہ کرو اور دیکھو کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ یہ کہہ کر اپنے سر سے ٹوپی اتاری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ٹیڑھی رکھ لی اور فرمایا کہ جب تک مبارک شاہ تخت پر نہیں بیٹھے گا فقیر اپنی ٹوپی سیدھی نہیں کرے گا۔

ملک کافور نے ایک رات محافظوں کو خفیہ طور پر بلا کر مبارک شاہ کے قتل پر مامور کیا۔ مبارک شاہ نے جب اُن محافظوں کو آتے دیکھا تو ایک قیمتی ہار جو اُس کے گلے میں تھا وہ اُتار کر اُن محافظوں کو دے دیا اور اُنہیں اپنے باپ کا نمک یاد دلایا۔ وہ محافظ شرمندہ ہو گئے اور اُنہوں نے ملک کافور کی خواب گاہ میں جا کر اُس کا سر قلم کر دیا۔ یہ محاورہ ملک کافور پر صادر ہو گیا کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ علاؤالدین کے قتل کے پچیس دن بعد ملک کافور بھی مارا گیا۔

اگر بد کنی چشم نیکی مدار
کہ ہرگز نیاید گز انگور بار
نہ پندارم اے در خزاں کشتہ جو
کہ گندم ستانی بوقت درو

ملک کافور کا سر قطب الدین مبارک شاہ کو پیش کیا گیا اور مبارک شاہ اپنے چھوٹے بھائی کی نیابت میں کام کرنے لگا۔ جب اُس نے دیکھا کہ دربار کے سب امراء اُس کے ساتھ ہو گئے ہیں تو اُس نے اپنے چھوٹے بے گناہ بھائی کو اندھا کر اُس کے ہاتھوں کی انگلیاں کٹوا دیں۔ مبارک شاہ نے تخت پر بیٹھتے ہی سب سے پہلے ملک کافور کے قاتلوں کو مروا دیا تا کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے ولی نعمت سے وفا نہیں کی اُن سے وفا کی اُمید کیسے ہو سکتی تھی۔

مبارک شاہ جب نے باری باری اپنے تمام بھائیوں کو قتل کر دیا اور اس طرح مبارک شاہ کے سوا علاؤالدین کی ساری نسل ختم ہو گئی۔ جس زمانے میں ان شہزادوں کو قتل کیا جا رہا تھا کسی نے مجذوب فقیر حضرت شیخ بشیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ تو شیخ بشیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ علاؤالدین نے اپنے چچا جلال الدین کے ساتھ جو کچھ کیا تھا وہی آج اُس کے خاندان کے ساتھ ہو رہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نکورا نیک و بد ابد شماراست
بپا داش عمل گیتی بکاراست

مبارک شاہ کی سلطان المشائخ سے عداوت:

مبارک شاہ شہزادگی کے زمانہ سے ہی سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عداوت رکھتا تھا کیونکہ اُس کے بھائی خضر خاں اور شادی خاں دونوں سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے اور اُن دونوں کو قتل کرانے کے بعد اب اُس کو مزید یہ خوف لاحق ہو گیا کہ کہیں سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن سے سارے امرائے سلطنت عقیدت رکھتے ہیں وہ اُن کو اُس کے خلاف بغاوت پر آمادہ نہ کر دیں۔ چنانچہ اُس نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیغام بھیجا کہ وہ دہلی سے کہیں اور تشریف لے جائیں۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں میری طرف سے مطمئن رہنا چاہیے میں سلطنت کے کسی کام میں کوئی مداخلت نہ پہلے کرتا تھا اور نہ اب کروں گا۔

مبارک شاہ پر سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات کا کوئی اثر نہ ہوا اور اُس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شان میں گستاخی کرنا شروع کر دی۔ مبارک شاہ نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تارک الدنیا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر گھوڑے سونے کی میخوں سے باندھتے ہیں مجھے اس کا معقول جواب دیں ورنہ دہلی سے تشریف لے جائیں۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے سونے کی میخ دل میں نہیں گاڑی بلکہ مٹی میں گاڑی ہے اور گھوڑے اُس پر پیشاب کرتے ہیں۔

مبارک شاہ کو سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جواب سے تسلی نہ ہوئی اور وہ موقع کی تلاش میں رہنے لگا تاکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نقصان پہنچا سکے۔ ان دنوں سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کے لنگر کا خرچ دو ہزار ٹکہ تھا۔ فقراء اور مساکین کو جو وظائف ملتے تھے وہ اس کے علاوہ تھے۔ اُس دور میں مبارک شاہ کے چند فتنہ پرور امرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے اُس کو بھڑکایا کہ خانقاہ کا خرچ امراء کے نذرانوں کی بدولت چلتا ہے اگر اُن کی آمدورفت بند کر دی جائے تو اُن کی خانقاہ بند ہو جائے گی۔ چنانچہ مبارک شاہ نے تمام امراء کو سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں جانے سے منع کر دیا۔

مبارک شاہ کی اس حرکت کے باوجود خانقاہ کا انتظام پہلے کی نسبت زیادہ مؤثر انداز میں چلنے لگا اور خانقاہ میں فقراء اور مساکین کی آمد پہلے سے بھی زیادہ ہو گئی۔ خیر المجالس میں سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اکبر حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار کسی بدبخت نے مبارک شاہ کو کہا کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمہاری فتوحات کو قبول نہیں کرتے اور دیگر امراء کی فتوحات کو قبول فرما لیتے ہیں۔ مبارک شاہ نے اُس کی بات سن کر تمام امراء کو اس بات پر پابند کر دیا کہ وہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں نہیں جائیں گے۔

مبارک شاہ اپنی اس حرکت سے یہ سوچ کر خوش تھا کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کا تمام انتظام و انصرام ختم ہو جائے گا اور وہ تنگ آ کر خود ہی دہلی سے چلے جائیں گے لیکن اُس کی یہ ساری خوشی اُس وقت غارت ہو گئی جب اُس نے اپنے ایک درباری سے خانقاہ کے حالات دریافت کئے۔ اُس درباری نے مبارک شاہ سے کہا کہ خانقاہ کا انتظام اب پہلے کی نسبت زیادہ اچھے طریقے سے چلتا ہے اور کھانا بھی دوگنا پکتا ہے۔ مبارک شاہ یہ سن کر پشیمان ہوا اور کہا کہ وہ غلطی پر تھا سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معاملہ تو غیب سے ہے۔

مبارک شاہ کی علالت:

مبارک شاہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حقیقت جانتے ہوئے بھی اُن سے عداوت رکھتا تھا۔ اس دوران مبارک شاہ کا پیشاب بند ہو گیا اور وہ ماہی بے آب کی مانند تڑپنا شروع ہو گیا۔ مبارک شاہ کی ماں نے کہا کہ یہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بددعا کا اثر ہے اور تم اُن سے جا کر معافی مانگ لو۔ مبارک شاہ نے کہا کہ وہ ان فقیروں کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں مانتا یہ سب دوکاندار لوگ ہیں اور میرے مرض کا تعلق اُن کی کسی بددعا سے نہیں ہے۔
مبارک شاہ کا یہ جواب سن کر اُس کی ماں خود سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ وہ نادان ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ ہیں، برائے مہربانی اُس کی غلطیوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اُس کو معاف فرمادیں۔

سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر مبارک شاہ مجھے اپنی بادشاہت عطا کردے تو میں اُس کے حق میں دعا کروں گا جس سے وہ انشاء اللہ تندرست ہو جائے گا۔ مبارک شاہ پیشاب کی بندش کی وجہ سے جان کنی میں مبتلا تھا۔ اُس نے امرائے سلطنت کو اکٹھا کیا اور بادشاہت سے دستبرداری کا فرمان لکھ کر سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھجوادیا۔ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ عایہ فرمان پڑھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ اس فرمان کو واپس لے جاؤ اور مبارک شاہ سے کہنا کہ اس فرمان کو تمام امراء کے سامنے پھاڑ دے اُس کا پیشاب بحال ہوجائے گا۔

مبارک شاہ نے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان کے مطابق اُس فرمان کو چاک کردیا۔ فرمان کا چاک ہونا تھا کہ اُس کا پیشاب بحال ہوگیا۔ مبارک شاہ کی ماں نے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ تو نے دیکھا کہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کتنے بڑے بزرگ ہیں تم خوانخواہ اُن سے عداوت رکھتے ہو۔ اُن کی خدمت میں جاؤ اور ان سے معافی کے خواستگار ہو۔ مبارک شاہ نے ماں کا تمسخر اڑاتے ہوئے کہا کہ تم کیا جانو بادشاہی کی باتوں کو۔ جس شخص نے مجھ سے یہ فرمان لکھوایا تھا میں اُسے خوب جانتا ہوں وہ پکا دکاندار ہے اور میں نے بھی اپنے تدبر کی وجہ سے ایسا فرمان اُس کو بھیجا جو اُس کے کسی کام کا نہ تھا۔ میں مانتا ہوں کہ میرا پیشاب بحال ہوگیا ہے کہ لیکن اس میں ان کا کوئی دخل نہیں بلکہ مجھے دواؤں سے آرام آیا ہے۔

ماں نے مبارک شاہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خلجی خاندان کی تو ایک نشانی بچا ہے اور سب بھائیوں کو تو نے مروادیا ہے۔ تیرا باپ اور تیرے بھائی سلطان المشائخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارادت مندوں میں سے تھے اور سلطنت کے بیشتر امراء اُن کے مرید ہیں تو بھی اپنی گستاخیوں سے توبہ کر کے اُن کا مرید ہو جا۔

مبارک شاہ پر ماں کی نصیحت کا کچھ اثر نہ ہوا اور وہ ماں سے کہنے لگا کہ میں نے تلوار کے زور پر اس تخت پر قبضہ کیا ہے اور اب میری حکومت میں ایک یہی کانٹا رہ گیا ہے جسے میں جلد ہی صاف کر دوں گا۔ مبارک شاہ کی ماں یہ سب کچھ سن کر بے حد مغموم ہوئی اور اُس نے سوچا کہ اس سلسلے میں مبارک شاہ کو سمجھانا بے فضول ہے۔

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی میں:

مبارک شاہ نے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے معاملے کو اپنے قریبی ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کیا۔ ان شریروں نے کہا کہ اگر سلطان' قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ملتان سے بلالیں تو سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کا چراغ گل ہو جائے گا کیونکہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بڑی عظمت کے مالک ہیں اور شیخ الاسلام کے عہدے پر فائز ہیں۔ اُن کے دہلی آتے ہی تمام امراء اور اعلیٰ افسران اُن کی طرف متوجہ ہو جائیں جس سے ان دونوں درویشوں کے درمیان عداوت ہو جائے گی اور اس طرح سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اثر دہلی میں کم ہو جائے گا۔ ان دونوں درویشوں کی عداوت کی وجہ سے قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا زور بھی ٹوٹ جائے گا۔

مبارک شاہ کو یہ رائے پسند آئی اور اُس نے قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دہلی تشریف لانے کی درخواست کی۔

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی کے حالات سے بے خبر نہ تھے۔ اُنہیں خوب معلوم تھا کہ مبارک شاہ کیوں اُن کو دہلی بلا رہا ہے۔ مبارک شاہ کی دعوت کو رد کرنا اُس وقت مصلحت کے خلاف تھا چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دہلی جانے کی تیاری شروع کی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملتان شہر میں منادی کرا دی گئی کہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سلطان مبارک شاہ کی دعوت پر دہلی تشریف لے جا رہے ہیں اگر کسی نے سلطان کی خدمت میں کوئی درخواست پیش کرنی ہو تو وہ صندوق میں ڈال دے۔ یہ وہی صندوق تھا جو قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دہلی جاتے وقت اُن کے ہمراہ اسی مقصد کے لئے ہوتا تھا۔

کچھ عرصہ کے بعد قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قافلہ ملتان سے روانہ ہوا۔ اس قافلے میں نامور علماء اور مشائخ بھی شریک سفر تھے۔ کچھ عرصہ کے سفر کے بعد یہ قافلہ دہلی کی حدود میں داخل ہوا۔ سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قافلے کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آگے بڑھ کر قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے معانقہ کیا۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں دہلی شہنشاہ کی ملاقات کو آیا ہوں مگر میں تو دہلی شہنشاہ دین سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کے لئے اتنا سفر طے کر کے آیا ہوں۔

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب دہلی پہنچے تو رات کا وقت تھا۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات بھر عبادت میں مصروف رہے اور دونوں حضرات کے درمیان کئی موضوعات پر بات چلتی رہی۔ صبح ہوتے ہی سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واپس روانہ ہو گئے۔

دہلی شہر کا بہترین انسان:

صبح ہوتے ہی دہلی میں دھوم مچ گئی کہ شیخ الاسلام قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی میں تشریف لانے والے ہیں۔ مبارک شاہ اپنے وزراء اور امراء کے ہمراہ استقبال کے لئے شہر سے باہر تشریف لایا۔ مبارک شاہ نے جب قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شہر سے باہر پڑاؤ ڈالے دیکھا تو دریافت کیا کہ اس شہر کے لوگوں میں سب سے پہلے کس سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''اس شہر میں مجھے جو سب سے پہلے ملا تھا وہ اس شہر کا سب سے بہترین انسان ہے۔''

مبارک شاہ کے دریافت کرنے پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا!

''اس شہر کے بہترین انسان شیخ المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔''

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بخوبی جانتے تھے کہ اُن کو دہلی کیوں بلایا گیا ہے اور مبارک شاہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کتنی عداوت رکھتا ہے؟ مبارک شاہ کو یقین تھا کہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کی حمایت کریں گے اور اس طرح سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دہلی میں زور ٹوٹ جائے گا لیکن قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بابت سن کر کہ دہلی کے سب بہترین انسان سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں وہ اپنی اس حرکت پر بہت نادم ہوا۔

مبارک شاہ نے دس لاکھ تنکہ بطورِ نذرانہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کیا اور بڑے احترام کے ساتھ محل میں لے گیا۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نذرانہ فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا اور اُس میں سے ایک بھی پائی اپنے لئے باقی نہ رکھی۔

ہمدراں روز کہ شکرانہ رسیدے ہمہ صرف
خلائق کردے ویک درم و دینا رنگذاشتے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دہلی کا آخری سفر

شیخ الاسلام قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جتنا عرصہ دہلی میں موجود رہے مبارک شاہ' سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو تنگ کرنے سے باز رہا۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دہلی سے روانہ ہوتے ہی اُس نے پھر سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ خواجہ احمد ایاز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ چند امراء سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ سلطان نے کہا ہے کہ چاندرات کو دہلی کے تمام مشائخ مجھے سلام کرنے اور نئے چاند کی دعا دینے کے لئے دربار میں آتے ہیں مگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف نہیں لاتے جس سے سلطان کی توہین ہوتی ہے۔ لہٰذا سلطان نے حکم جاری کیا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس چاندرات کو سلام کرنے اور نئے چاند کی مبارکباد دینے کے لئے حاضر ہوں۔

سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ اس سے پہلے نہ میرے بزرگ کبھی کسی بادشاہ کے دربار میں گئے ہیں اور نہ میں کبھی بادشاہ کے دربار میں جاؤں گا۔

خواجہ احمد ایاز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ شام کو مجلس میں خادم اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور پالکی تیار ہے۔ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اسے واپس لے جاؤ میں بادشاہ کے دربار میں نہیں جاؤں گا۔ خادم اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ حضور! ہم سب کی جانوں پر رحم کیجئے' بادشاہ کا حکم ہے کہ اگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خوشی سے نہ تشریف لائیں تو تلوار کے زور پر بلائے گا۔ خانقاہ کے باہر سینکڑوں غلام ہتھیار لے کر جمع ہیں اور سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زیادتی کے پیش نظر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اُن سے کہہ دو کہ اپنے گھروں کو چلے جائیں۔ میرا بچانے والا ہر وقت میرے ساتھ ہے۔

کچھ دیر کے بعد میں نے باہر آ کر دریافت کیا کہ سلطان کی طرف سے کوئی شخص آیا تو نہیں؟ معلوم ہوا کہ کوئی نہیں آیا۔ اُس رات مبارک شاہ کو اُس کے محل کی چھت پر ایک ہندو وزیر خسرو خاں نے مار ڈالا۔

راتوں رات خسرو خاں ناصر الدین محمد شاہ کے نام سے تخت شاہی پر بیٹھ گیا اور اُس نے سب امراء اور وزراء سے اطاعت کا حلف لیا اور یوں رات رات بادشاہی بدل گئی اور ہندوؤں کی حکومت قائم ہو گئی۔

احمد ایاز بیان کرتے ہیں کہ خسرو خاں نے صبح ہوتے ہی اعلان کیا کہ وہ دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ناصر اور مددگار ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اُس نے فوج میں ہندو بھرتی کرنا شروع کر دیا اور اسلام دشمنی کی بناء پر مسجدوں کو جلا دیا اور قرآن پاک شہید کروا دیئے۔ خسرو خاں نے پانچ لاکھ تنکے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کئے جنہیں سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ اسے میرے لنگر میں شامل نہ کرو اور محتاجوں اور مسکینوں میں بانٹ دو۔ نیز ارشاد فرمایا کہ میرے سلسلے کا کوئی بھی آدمی اس کے نذرانے کو قبول نہ کرے۔

غازی بیگ کا حملہ:

تاریخ دہلی میں بشیر الدین احمد دہلوی بیان کرتے ہیں کہ خسرو خاں چونکہ ہندو تھا اس لئے اُس نے تخت نشین ہوتے ہی ہندو دھرم کو فروغ دینا شروع کر دیا۔ اُس نے اپنی بادشاہت میں تمام بڑے عہدوں پر ہندوؤں کو تعینات کیا اور حکم جاری کیا کہ ملک میں گائے کے ذبیحہ پر پابندی ہے اور اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرے گا تو اُس کو گائے کی کھال میں سلوا کر جلوا دیا جائے گا۔ چنانچہ اُس کی ان حرکتوں کی وجہ سے مسلمان اُس سے متنفر ہو گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ایک ایسا طوفان اٹھ کھڑا ہوا کہ سارے امراء نے آپس میں صلاح مشورہ کر کے گورنر پنجاب غازی بیگ کو بلا بھیجا جو کہ اپنی فوج کو ہمہ وقت مغلوں کے مقابلے کے لئے تیار رکھتا تھا۔ غازی بیگ اس فرمان کے ملتے ہی دہلی پر حملہ آور ہوا۔

خسرو خاں نے غازی ملک سے مقابلے کے لئے ہندوؤں کی دو لاکھ فوج بھیجی۔ مگر ہندوؤں کی ناتجربہ کار فوج غازی بیگ سے شکست کھا کر بھاگ گئی۔ غازی بیگ اور خسرو خاں کی فوج کا یہ مقابلہ سرسہ کے میدان میں ہوا۔ فتح کے بعد غازی بیگ ایک ہفتہ تک اس میدان میں مقیم رہا اور دشمنوں کی بے تحاشا غنائم اُس کی فوج کے ہاتھ آئیں۔

سرسہ سے غازی بیگ اپنی فوج کو لے کر دہلی کی جانب روانہ ہوا۔ دہلی میں موجود مسلمان امراء نے اس امر کی یقین دہانی کرائی کہ جب وہ سامنے کے رُخ سے حملہ آور ہوگا تو وہ پیچھے سے حملہ کر دیں گے۔ چنانچہ جنگ شروع ہوتے ہی ایسا ہوا اور سخت لڑائی کے بعد ہندوؤں کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ میدان جنگ سے فرار ہونا شروع ہو گئے۔ میدان میں چاروں طرف لاشیں ہی لاشیں تھی اور غازی بیگ فاتحانہ انداز میں دہلی میں داخل ہوا۔ غازی بیگ تخت نشین ہوا اور اُس نے غیاث الدین تغلق کا خطاب اختیار کیا۔ غیاث الدین تغلق نے اپنے بیٹے الغ خاں کو ولی عہد نامزد کیا جو بعد میں سلطان محمد تغلق کے نام سے مشہور ہوا۔

خسرو خاں میدان جنگ سے بھاگتا ہوا ملک شادی کے مقبرے میں جا چھپا۔ تین دن تک وہ مقبرے میں چھپا رہا بالآخر تیسرے دن بھوک سے بے قرار ہو کر مقبرے سے باہر آیا۔ مقبرے سے باہر آ کر اس نے باغبان کو اپنی انگوٹھی دیتے ہوئے کہا کہ اس کو بیچ کر کچھ کھانے کے لئے لے آئے۔ باغبان بازار میں وہ انگوٹھی لے کر گیا تو لوگوں کو شبہ ہوا کہ اس غریب آدمی کے پاس اتنی قیمتی انگوٹھی کہاں سے آئی۔ انہوں نے اس کو پکڑ کر کوتوال کے سامنے پیش کر دیا۔ کوتوال نے جب وہ انگوٹھی دیکھی تو وہ پہچان گیا کہ یہ خسرو خاں کی انگوٹھی ہے۔ کوتوال نے سپاہی بھیجے جو خسرو خاں کو پکڑ کر غیاث الدین تغلق کے پاس دربار میں لے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے۔ خسرو خاں نے غیاث الدین تغلق کو کہا کہ وہ تین دن سے بھوکا ہے۔ غیاث الدین تغلق نے خدام کو حکم دیا کہ وہ اس کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائیں۔ خسرو خاں جب شکم سیر ہو چکا تو اُس نے غیاث الدین تغلق سے کہا کہ آج اس تخت پر تم بیٹھے ہو کل میں اس تخت پر بیٹھا تھا اس لئے مجھے رسوا نہ کرو اور وہ سلوک کرو جو بادشاہوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

غیاث الدین تغلق نے کہا میں تمہارے ساتھ وہی سلوک کروں گا جو تم نے بادشاہ کے ساتھ کیا تھا اور حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دو۔ محافظوں نے خسرو خاں کی گردن اڑا دی اور یوں خسرو خاں بھی اسی سازش کے تحت مارا گیا جو اُس نے مبارک شاہ کے ساتھ کی تھی۔

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، دہلی میں:

سلطان غیاث الدین تغلق، ملک تغلق کا بیٹا تھا۔ ملتان میں آج بھی ایک محلہ اس خاندان کی نسبت سے آباد ہے جو کوٹلہ تغلق خاں کہلاتا ہے۔

سلطان غیاث الدین تغلق کو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد سے حد درجہ عقیدت تھی۔ شیخ علم الدین جو کہ شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد میں سے تھے اُن کا میل جول غیاث الدین تغلق سے بہت تھا۔ جب اُن کو معلوم ہوا کہ غیاث الدین تغلق ہندوستان کا شہنشاہ بن گیا ہے تو وہ فوراً دہلی روانہ ہو گئے۔

شیخ علم الدین جس وقت دہلی پہنچے اُس وقت سلطان غیاث الدین تغلق شکار کے لئے جا رہا تھا۔ اُس نے شیخ سے کہا کہ وہ محل میں تشریف رکھیں میں واپسی پر اُن سے تفصیلی ملاقات کروں گا۔ شیخ علم الدین نے سلطان غیاث الدین تغلق سے جس وقت ملاقات کی اُس وقت اُن کو سلطان سے مصافحہ کرتے وقت اُس کی نبض دیکھ کر پتہ چلا کہ سلطان کے پیٹ میں گرانی ہے۔ اُس نے ایک وزیر سے کہا کہ جب سلطان شکار گاہ میں پھریں اور اُن کے پیٹ میں گرانی ہو تو اُن کو فلاں دوا کھلا دینا وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سلطان غیاث الدین تغلق صحت یاب ہو گا۔ جب وزیر نے سارا قصہ بیان کیا تو سلطان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غیاث الدین تغلق شیخ علم الدین کا معتقد ہو گیا۔

شیخ علم الدین نے موقع پاتے ہی سلطان غیاث الدین تغلق سے اس بات کا شکوہ کیا کہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُمی ہیں اور علومِ ظاہری پر اُن کو کامل دسترس حاصل نہیں۔ علاوہ ازیں وہ حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے ہیں جبکہ میں فرزند ہوں اس لئے سجادگی مجھے ملنی چاہیے۔

سلطان غیاث الدین تغلق نے قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پروانہ بھیجا جس میں اُن سے دہلی تشریف لانے کی استدعا کی گئی۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پروانہ ملتے ہی دہلی کی طرف روانہ ہوئے۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ اس سفر میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سلطان التارکین حضرت حمید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شریک سفر تھے۔

سہروردی اور چشتیہ سلسلے کی حد:

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب دہلی سے روانہ ہوئے تو راستے میں پاک پتن سے گزر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عالم تمثیل میں ایک دیوار کو ملاحظہ کیا۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضور یہ سہروردیہ اور چشتیہ سلسلے کے درمیان حد فاصل ہے۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس دیوار پر عصا مارا اور فرمایا کہ سہروردی اور چشتیہ سلسلے میں کوئی حد نہیں ہونی چاہیے۔ چنانچہ وہ دیوار غائب ہو گئی۔

سجادگی سے دستبرداری:

شیخ الاسلام قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب دہلی پہنچے۔ شیخ علم الدین سے قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملاقات قصر شاہی میں ہوئی۔ سلطان غیاث الدین تغلق اُن دنوں بنگالہ گئے ہوئے تھا۔ شیخ علم الدین نے کہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ میں شیخ سے تین مسئلے پوچھتا ہوں جن کا وہ جواب نہ دے سکیں گے۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں درویش آدمی ہوں اور مجھے سجادگی سے کوئی غرض نہیں اگر شیخ علم الدین کو بحث کا شوق ہے تو بازار میں سے ایک غلام خرید کر بھیجتا ہوں شیخ علم الدین اُس سے مباحثہ کر لیں۔

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بازار سے ایک غلام خرید منگوایا۔ جب غلام آیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان التارکین حضرت حمید الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا کہ اس کے منہ اپنا لعابِ دہن ڈالیں۔ حضرت حمید الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کے حکم کی تعمیل جس سے وہ غلام علم لدنی سے مالا مال ہو گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کا نام شیخ محمد رکھا۔

دوسرے دن شیخ علم الدین اور شیخ محمد میں مناظرہ ہوا۔ شیخ علم الدین مقابلے میں سب کچھ بھول گئے اور ہاتھی پر سوار ہو کر اپنے مکان کی طرف چلے گئے۔ چونکہ وہ منصب سجادگی کے لئے بے قرار تھے اور قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات نے یہ گوارہ نہ کیا کہ وہ چچا کو ناراض کریں اس لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی سجادگی سے دستبرداری کا اعلان کر دیا۔ یوں سجادگی شیخ علم الدین کو مل گئی۔

شیخ علم الدین من کی مراد پا کر بہت خوش ہوئے اور دہلی سے ملتان کی طرف روانہ ہوئے۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ چچا حضور! آپ سجادہ نشین تو بن گئے ہیں لیکن میری یہ درخواست ہے کہ خانقاہ غوثیہ کو مدرسہ نہ بنانا ورنہ مزارات کی بے ادبی ہوگی۔ کبوتروں کو روضہ مبارک سے نہ نکالنا اور نہ ہی کسی حجرہ نشین فقیر پر تشدد کرنا۔

شیخ علم الدین نے ان ساری باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ملتان پہنچتے ہی سب سے پہلے روضہ مبارک کو مدرسے میں بدل دیا۔ کبوتروں کو نکال دیا اور اُن فقراء کو جو خانقاہ غوثیہ میں ذکر و افکار میں مشغول تھے اُن کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔

شیخ جمال الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ عمر غوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب شیخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم الدین کی سجادگی کا علم ہوا تو وہ خانقاہ غوثیہ سے نکل کر اُچ شریف چلے گئے اور فرمایا کہ جس شخص نے قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مخالفت کی ہمارا اُس سے نباہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ شیخ رکن الدین حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ سلطان التارکین حضرت حمید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاقائی بھائی تھے اور ہمیشہ سکر و جذب کی کیفیت میں مستغرق رہتے تھے اور اسی کیفیت کے سبب نمازِ جمعہ میں بھی شریک نہیں ہو پاتے تھے شیخ علم الدین نے اُن کے سخت احتساب کا حکم دیا۔ یہ سن کر شیخ رکن الدین حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے بے ساختہ یہ جملہ نکلا!

''اے سوختہ! سوختگانِ عشق را چرا مے سوزی۔''

یعنی اے جلے ہوئے! عشق کے جلے ہوؤں کو کیوں جلاتا ہے۔''

شیخ رکن الدین حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس فرمان سے اُسی دن شیخ علم الدین کو ایسی سوزش لاحق ہوئی کہ ساتویں دن اُن کا انتقال ہو گیا۔

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دہلی میں قیام:

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ علم الدین کے حق میں سجادگی سے دستبردار ہونے کے بعد دہلی میں ہی قیام پذیر رہے اور ملتان صرف اسی وجہ سے نہ گئے کہ کہیں شیخ علم الدین بُرا نہ منائیں کہ اُن کی موجودگی میں میری دال نہیں گلتی اور لوگ اُن سے عقیدت کی وجہ سے اُس سے متنفر ہیں۔

شیخ علم الدین کے انتقال کے بعد بھی قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی میں ہی سکونت پذیر رہے تا کہ سلطان غیاث الدین تغلق واپس آ کر سجادگی کے بارے میں فیصلہ کرے کیونکہ شیخ علم الدین کے فرزند بھی سجادگی کے دعویٰ کے لئے موجود تھے۔

ہنوز دہلی دور است:

خواجہ احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ان دنوں ہندو سے مسلمان ہو کر محلات شاہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے میر عمارت بن چکے تھے بیان کرتے ہیں کہ سلطان غیاث الدین تغلق جن دنوں بنگالے میں تھا اُس نے کسی کے بہکانے پر سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام ایک مکتوب لکھا جس میں اُن کو حکم دیا کہ وہ دہلی سے نکل جائیں۔

خواجہ احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس مکتوب کی بابت لکھتے ہیں کہ میں دن رات تعمیرات کے کام میں مصروف رہتا تھا۔ بادشاہ کے محل میں دیواروں پر سونے کے پترے چڑھائے گئے تھے اور جب سورج نکلتا تھا تو ہر دیوار خوب چمکتی تھی۔ میں رات کو جب گھر آتا تھا تو اپنے قدیم میزبان خواجہ سیّد امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ضرور ملاقات کرتا تھا۔ اُنہوں نے ایک رات مجھے کہا کہ آج بنگالے سے سلطان غیاث الدین تغلق کا ایک خط آیا ہے جو اُنہوں نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام لکھا ہے اور بڑے گستاخانہ انداز میں سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دہلی چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ سلطان کہتا ہے کہ میں جب واپس آؤں تو میں ایسے شخص کو نہ دیکھوں جو انسان ہے اور انسانوں سے سجدے کراتا ہے اور جو حنفی ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی فقہ کے خلاف گانے سنتا ہے اور گانے بجانے کی محافل کھلم کھلا منعقد کرواتا ہے۔

خواجہ احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ مکتوب سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے حکم دیا کہ اس مکتوب کی پیشانی پر لکھ دو!

''ہنوز دہلی دور است۔''

یعنی دہلی ابھی دور ہے۔

اور وہ خط قاصد کو واپس دے دو کہ وہ بادشاہ کے پاس بنگالے پہنچا دے۔

میں نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی کہ ایسا ہی ایک خط ولی عہد کے پاس بھی آیا ہے جس میں سلطان نے ولی عہد سے لکھا ہے کہ مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ تم درویشانہ لباس میں شیخ نظام الدین بدایوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں گئے اور شیخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے تم کو بادشاہ ہو جانے کی دعا دی اور تم نے شیخ کے ایک ہندو مرید کو میر عمارت کا عہدہ دے رکھا ہے اس سے تمہاری بدخواہی ظاہر ہوتی ہے۔ آئندہ احتیاط سے کام لو ورنہ ولی عہدی سے محروم کر دیئے جاؤ گے۔ میں نے ولی عہد سے کہا کہ اگر مجھے نوکری سے ہٹا بھی دیا جائے تو مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے۔ مجھے اور میرے باپ کو سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لنگر ہی کافی ہے۔

غیاث الدین کا دوسرا حکم نامہ:

حضرت احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد سلطان غیاث الدین تغلق کا دوسرا حکم نامہ ولی عہد کے نام آیا جس میں میری بابت تحریر تھا کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک باؤلی بنوا رہے ہیں اور اس کام میں شاہی شہر اور قلعے کی تعمیر کے معمار بھی سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید میر عمارت یعنی میری وجہ سے کام کر رہے ہیں۔ سلطان غیاث الدین تغلق نے ولی عہد کو حکم دیا کہ تم سب معماروں اور مزدوروں کو حکم دے دو کہ اُن میں سے کوئی بھی شخص سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی باؤلی کے لئے کام نہ کرے۔

ولی عہد نے مجھے بلا کر سارا معاملہ دریافت کیا اور پوچھا کہ کیا تم سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی باؤلی بنوا رہے ہو؟ اور دیگر معمار اور مزدور بھی اس کام میں شریک ہیں اور رات کو وہاں کام کیا جاتا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ باؤلی بے شک بن رہی ہے مگر اس کا کام سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر پانچ مریدوں کے سپرد ہے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کی تھی کہ یہ سعادت مجھے بھی حاصل ہو جائے لیکن انہوں نے مجھے اجازت نہ دی۔

ولی عہد نے سلطان غیاث الدین تغلق کو میرے بیان کے موافق جواب تحریر کر دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غیاث الدین کا تیسرا حکم نامہ:

حضرت احمد ایاز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ولی عہد کے اس جواب کے بعد سلطان غیاث الدین تغلق نے تیسرا حکم نامہ بنام ولی عہد بھیجا جس میں حکم دیا گیا کہ جو معمار اور مزدور قلعے کی تعمیر میں شریک نہیں اور سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی باؤلی کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں اُن کو حکم دیا جائے کہ وہ اُن کی باؤلی کی تعمیر میں حصہ نہ لیں اور شہر کے تمام دوکانداروں کو بھی منع فرمادو کہ وہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں کو تیل نہ دیں تاکہ وہ رات کی تاریکی میں کام نہ کرسکیں۔ میں بنگالہ سے روانہ ہو رہا ہوں اور سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دے دو کہ وہ میرے آنے سے پہلے دہلی چھوڑ دیں۔

ولی عہد نے سلطان غیاث الدین تغلق کے حکم کے بموجب تمام مزدوروں کو کام کرنے اور دوکانداروں کو تیل بیچنے سے منع کر دیا اور سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیغام بھیجا کہ سلطان غیاث الدین تغلق دہلی آنے والا ہے، لہٰذا وہ دہلی چھوڑ کر چلے جائیں۔

سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پھر وہی جواب دیا جو انہوں نے پہلے دیا تھا یعنی

''ہنوز دہلی دور است۔''

سلطان المشائخ کی زندہ کرامت:

جب دوکانداروں نے سلطان غیاث الدین تغلق کے حکم کی وجہ سے مریدوں کو تیل بیچنا بند کر دیا اور تمام مزدور بھی کام سے رُک گئے تو سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے تمام مریدوں کو حکم دیا کہ وہ سب باؤلی بنانے کے لئے دن رات مصروف ہو جائیں۔ باؤلی بنانے کے دوران جو پانی نکلا ہے اُس کو کونڈوں میں بھر کر چراغ کی مانند روشن کریں۔ مریدوں نے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم سے اُس پانی کو آگ لگائی تو وہ پانی روشن ہو گیا۔ یہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک زندہ کرامت تھی۔

سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ واضح کر دیا تھا کہ وہ اُن دوکانداروں کے محتاج نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں جو اُنہیں تیل فراہم کرتے تھے۔

حضرت احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے جب سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس حکم کا پتہ چلا تو میں بادشاہ کے حکم کی پرواہ کئے بغیر اپنے پیر بھائیوں کی مدد کے لئے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی باؤلی کی تعمیر میں مشغول ہو گیا۔

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور قاضی سید محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے اکابر خلفاء بھی کمر کسے معمولی مزدوروں کی طرح کام میں مشغول تھے۔ جب رات ہوتی تو حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم کی بدولت پانی کو روشن کرتے۔ چنانچہ اس پانی کو روشن کرنے کی وجہ سے ہی حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''چراغ شاہ'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ باؤلی سات دن میں تیار ہو گئی اور سات دن بعد میں بھی اپنی نوکری پر چلا گیا۔ ولی عہد نے غیر حاضری کا سبب دریافت کیا تو میں نے سارا واقعہ گوش گزار کر دیا اور کہا کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے تمام مریدوں کو حکم دیا تھا اور اُن کے حکم کی تعمیل مجھ پر واجب تھی۔

ولی عہد نے میری بات سن کر ہنستے ہوئے کہا کہ میں نے اپنے باپ کے حکم کی تعمیل کی اور تم نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم کی۔ میں اس معاملے میں کچھ دخل نہیں دینا چاہتا کیونکہ میں سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حق پر سمجھتا ہوں۔ تم اپنا کام جاری رکھو بادشاہ کے دہلی آنے پر میں خود ہی اس کا جواب دے لوں گا۔

بادشاہ کی دہلی آمد:

حضرت احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آخر وہ دن آن پہنچا جب بادشاہ دہلی کے قریب پہنچ گیا۔ ولی عہد نے شہر تغلق آباد اور نئے قلعے کو آراستہ کرنے کا حکم دیا اور مجھے کہا کہ میں شہر سے باہر تین کوس کے فاصلے پر واقع قصبے موضع افغان پورہ میں ایک نیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چوبی محل تعمیر کروں جہاں پر بادشاہ قیام پذیر ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ بادشاہ دہلی میں داخل ہونے سے پہلے اس نئے محل میں میری دعوت کھائے اور نذر قبول کرے۔

حضرت احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے وہ محل تین دن میں تیار کروا دیا۔ جب ولی عہد نے اُس محل کو دیکھا تو وہ بہت خوش ہوا۔ سلطان غیاث الدین تغلق جب دہلی کے نزدیک اس قصبہ افغان پورہ پہنچا تو ولی عہد نے بادشاہ کے لئے دعوت کا انتظام کیا۔ ولی عہد نے کھانے کے دوران بادشاہ کی عدم موجودگی کے زمانے کے تمام حالات اُس کے گوش گزار کیے۔ اس دعوت میں وہ امراء اور سلطان غیاث الدین تغلق کا بیٹا محمود بھی شریک تھے جو بادشاہ کو ولی عہد کے خلاف بھڑکاتے رہتے تھے۔ ولی عہد کی خصوصی دعوت پر قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اس دعوت میں شریک ہوئے۔

ولی عہد نے میرا (حضرت احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا) تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ یہی وہ نومسلم ہے جو دیوگیر کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر مسلمان ہوا ہے۔ میں نے اسے میر عمارت کا عہدہ دیا ہے جس کو یہ بہت عمدگی سے نباہ رہا ہے۔ عمارت کا فن یہ بہت خوب جانتا ہے۔ یہ چوبی محل بھی اسی کا تیار کردہ ہے اور یہ اس نے صرف تین دن میں تیار کیا ہے۔

بادشاہ نے یہ بات سن کر مجھے دیکھا اور کہا بے شک یہ ہوشیار آدمی ہے اور اس نے یہ مکان بہت اچھا بنایا ہے مگر یہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید ہے اور میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ اُن کو دہلی سے نکال دو اور اُن کے مرید کو بھی نوکری سے علیحدہ کردو۔ ولی عہد نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا اور قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ نمازِ عصر کا وقت ہو چلا ہے آیئے ہم نماز ادا کرلیں۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ولی عہد اور میں نمازِ عصر کی ادائیگی کے لئے اُس چوبی محل سے باہر آ گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلطان المشائخ کا قول ’’ہنوز دہلی دور است‘‘:

ولی عہد نے باہر آ کر بادشاہ کی نذر کے لئے جو ہاتھی منگوائے تھے وہ محل کی سمت روانہ کئے۔ محل چونکہ ابھی نیا تعمیر ہوا تھا اور اُس کا فرش بھی لکڑی کا تھا اسی لئے جونہی کئی ہاتھی محل میں داخل ہوئے تو سارا محل فرش بوس ہو گیا۔ بادشاہ اور اُس کا بیٹا محمود اور وہ تمام امراء جو ولی عہد کے مخالف تھے اس محل کے نیچے دب کر ہلاک ہو گئے۔

مشہور سیاح ابن بطوطہ کا بیان:

مشہور سیاح اور مؤرخ ابن بطوطہ اس واقعے کی تفصیل کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب کھانا کھا چکے اور اُن سے ولی عہد نے نماز کے لئے کہا تو اُنہوں نے بادشاہ کو بھی نماز کے لئے کہا لیکن بادشاہ محل سے باہر نہ نکلا کیونکہ قضا آ چکی تھی جس کی وجہ سے وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہا۔ بادشاہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اشارے کو بھی نہ سمجھ سکا۔ چنانچہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے محل سے باہر آ کر نماز شروع کر دی۔ ولی عہد نے چیخنا چلانا شروع کر دیا کہ مزدوروں کو بلاؤ اور ملبہ اٹھاؤ۔

ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ جب مزدوروں کو بلا کر ملبہ ہٹایا گیا تو تمام مزدور مر چکے تھے لیکن بادشاہ کی کچھ سانسیں باقی تھیں اور وہ سسک رہا تھا۔ بادشاہ اپنے بیٹے محمود پر جھکا ہوا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اُس کی جان بچانا چاہتا ہے۔ اُس وقت ولی عہد کے حکم سے بادشاہ کا کام تمام کر دیا گیا۔

مشیت ایزدی:

حضرت خواجہ سید محمد امام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سلطان غیاث الدین تغلق کے مرنے کی خبر جب سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دی گئی تو اُن کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نزدیک قاضی سیّد محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' خواجہ سیّد رفیع الدین ہارون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' مولانا وجیہہ الدین پائیلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' مولانا اخی سراج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور میں موجود تھا۔ خواجہ مبشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ سلطان محل کے نیچے دب کر مر گیا ہے۔

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت انسانی ارادوں پر غالب رہتی ہے۔ بادشاہ اچھا آدمی تھا اور اُس کے دل میں شریعت کا ادب تھا اور رعایا کی آسائش کا ہمیشہ خیال رکھتا تھا۔ خواجہ مبشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ جب سے شیخ زادے فرجام نے اُس کے ہاں رسوخ حاصل کیا تھا وہ اُس کے سامنے مردانِ خدا کی غیبت کیا کرتا تھا۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم بھی غیبت کر رہے ہو۔ تم کیا جانو کہ شیخ زادہ غیبت کرتا تھا یا نہیں؟ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی برائی چاہنے والوں کی برائی نہ کرے اور اُن کی پیٹھ پیچھے اُن کو بُرا بھلا نہ کہے۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

ہر کہ مارا رنجہ دار در احتش بسیار باد
ہر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد

یعنی جو شخص مجھے تکلیف پہنچائے خدا اُس کو سکون عطا کرے اور اُس کی زندگی کے باغ میں جو پھول بھی کھلے وہ بے خار رہے۔

سلطان المشائخ ساری زندگی مجرد رہے:

سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ساری زندگی کیوں مجرد رہے اس کی وجہ کتب سیر میں کچھ یوں مذکور ہے کہ جن دنوں سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پاک پتن میں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں موجود تھے اُن دنوں ایک مرتبہ اس حالت میں پیرومرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ شلوار جگہ جگہ سے پھٹ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہی تھی۔ پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شلوار منگوائی اور اُن کو پہننے کے لئے دی۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی وقت وہ شلوار پہلی شلوار کے اوپر پہننا شروع کردی۔ شلوار پہنی تو شلوار کا نالہ ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دوبارہ شلوار پہننا شروع کی تو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''نظام الدین! آزار بند کو مضبوطی سے باندھو۔''

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیر و مرشد سے عرض کیا!

''حضور کس طرح باندھوں۔''

بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''آزار بند کو اس طرح باندھو کہ اسے جنت کی حوریں ہی کھولیں۔''

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ جملہ تو ویسے ہی فرمایا تھا لیکن سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس جملے میں چھپے ہوئے راز کو پاتے ہی ساری زندگی تجرد میں گزار دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ پیر و مرشد کا حکم ہے۔

اللہ کے فرائض:

حضرت خواجہ احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے روزنامچے میں اس ضمن میں یہ واقع تحریر کرتے ہیں کہ جب شہزادہ الغ خاں نے اپنے باپ کا سوگ ختم کر دیا اور ہندوستان کے تخت پر بیٹھ گیا تو دربار سے فارغ ہو کر جب وہ خلوت میں گیا تو اس نے مجھے وہاں طلب کیا اور مجھ سے قلعہ کی تعمیرات کے بارے میں باتیں دریافت کرنا شروع کیں۔ باتوں کے دوران سلطان نے مجھ سے پوچھا کہ تم کو معلوم ہے کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شادی کیوں نہیں کی؟

میں نے سلطان کو جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں اور نہ ہی میں نے کبھی سلطان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس بارے میں کبھی کچھ سنا ہے۔

حضرت احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے روزنامچہ میں لکھتے ہیں کہ سلطان کے پاس اُس وقت ایک اجنبی آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اُس نے گستاخانہ انداز میں کہا کہ وہ ہندوؤں کے دلدادہ ہیں اور اُن کے مقبول مرید امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ماں بھی ہندو ہے اور بہت سے ہندو بھی اُن سے عقیدت رکھتے ہیں اس لئے وہ ہندوؤں کی حمایت میں نہ ہی گوشت کھاتے ہیں اور چونکہ ہندوؤں کے جوگی بھی شادی نہیں کرتے اور مجرد رہنا اچھا سمجھتے ہیں اس لئے اُنہوں نے ہندوؤں کو خوش کرنے کی خاطر شادی نہیں کی حالانکہ نکاح سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ

''جس نے میری سنت سے منہ پھیرا وہ میری اُمت سے خارج ہو گیا۔''

سلطان کو اُس شخص کی بات ناگوار گزری کیونکہ سلطان کی ماں بھی ہندو تھی اور اُس کی بیوی بھی ہندو تھی۔ سلطان کے ساتھ خلوت میں اُس وقت قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود تھے اُنہوں نے اس بارے میں فرمایا کہ میں نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس امر کے بارے میں بات کی تھی اور اُنہوں نے مجھے اس بارے میں معقول جواب دیا تھا۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا!

''میں جانتا ہوں کہ میرے پیروں کی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بہت سی سنتوں کی پیروی کرنا اس پیروی سے زیادہ ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو میری سنت نکاح سے منہ پھیرے وہ میری اُمت سے خارج ہو جائے گا۔ میں نکاح کا منکر نہیں ہوں۔ البتہ جب میں قرآن مجید میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھتا ہوں کہ تمہاری دولت اور تمہاری اولاد تمہارے لئے فتنہ ہو جاتی ہے تو مجھے خوف ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ سنت کی پیروی کے خیال سے نکاح کر لوں اور اللہ کے فرائض سے غافل ہو جاؤں اور میں اولاد کے فتنے میں مبتلا ہو کر فرائض خداوندی بھلا بیٹھوں۔ میرے پیروں میں یہ کمال تھا کہ وہ کئی کئی شادیاں کرنے کے بعد اللہ عزوجل کے احکام وفرائض سے غافل نہیں ہوئے لیکن میں اپنے آپ کو اس سے عاجز سمجھتا ہوں۔''

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان سے فرمایا کہ جو باتیں ان صاحب نے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں کہی ہیں وہ بدگمانی سے زیادہ کچھ نہیں ہیں اور بدگمانی کو اللہ تعالیٰ نے گناہ قرار دیا ہے۔

سلطان نے قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ درست کہتے ہیں بھی اُس اجنبی سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بادشاہوں کے حضور ایسی بے احتیاطی کی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

سلطان المشائخ کی توجہ کی تاثیر:

حضرت احمد ایاز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے روزنامچے میں لکھتے ہیں کہ باتوں سے فارغ ہونے کے بعد سلطان نے مجھ سے میرے خاندانی حالات دریافت کئے حالانکہ وہ میرے خاندان کی نسب سب جانتا تھا۔ جب میں مجلس سے رخصت ہو کر جانے لگا تو قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ آج شام کو میرے مکان پر حاضر ہونا میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت ناساز ہے میں شام کو اُن کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ تم سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جانے سے پہلے میرے پاس ضرور آنا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت احمد ایاز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شام کو جب میں قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا کہ

''سلطان تجھ سے اپنی لڑکی کی شادی کرنا چاہتا ہے تم اپنے شیخ سے دریافت کر کے مجھے صحیح جواب ضرور دینا تا کہ میں سلطان کو اطلاع دے سکوں۔''

میں نے گھر آ کر اپنے ماں باپ سے سلطان کی اس خواہش کا ذکر کیا تو وہ دونوں بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہ سب سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی توجہ کی تاثیر ہے۔

سلطان المشائخ کی خدمت میں:

حضرت احمد ایاز بیان کرتے ہیں کہ جب میں پیرومرشد سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ اُس بالا خانے کی چھت پر موجود تھے اور اُن کو کافی تیز بخار تھا۔ خواجہ سیّد رفیع الدین ہارون رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' قاضی سیّد محی الدین کاشانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور خواجہ سیّد محمد امام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حاضر خدمت تھے اور سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاؤں دبا رہے تھے۔ میں نے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کیا کہ آج قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ سلطان محمد تغلق اپنی بیٹی کی شادی تجھ سے کرنا چاہتا ہے تم سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں یہ درخواست پیش کرو پھر اُن کا جو ارشاد ہو اُس پر عمل کر لینا۔

سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ بات سن کر پلنگ پر بیٹھ گئے اور تبسم کرتے ہوئے فرمایا کہ

''تجھے یہ عقد مبارک ہو۔ جب تو میرے خلاف یہ سن رہا تھا کہ میں نے شادی کیوں نہیں کی اور میں ہندو جوگیوں کی پیروی کرتا ہوں اور قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میری حمایت میں بول رہے تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُس وقت مشیت الٰہی سلطان محمد تغلق کے ارادے پر یہ حکم لکھ رہی تھی کہ وہ اپنی بیٹی تجھ کو دے۔ جا میری اجازت ہے کہ میں مشیت الٰہی کی مخالفت نہیں کر سکتا ورنہ بادشاہوں سے رشتہ کرنا خدا پرست انسانوں کے لئے کسی بھی طور مناسب نہیں۔''

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سن کر خواجہ سیّد رفیع الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی تو کیا جو بادشاہوں سے رشتے کرتے ہیں وہ خدا پرست نہیں ہوتے؟

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''میرے فرزند! جس خدا پرستی کا میں ذکر کر رہا ہوں وہ عام خدا پرستی سے بہت بلند ہے۔''

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وصیتیں:

حضرت احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے یہ ارشاد فرمانے کے بعد قاضی سیّد محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ

''میں نے خواجہ سیّد رفیع الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی سیّد تقی الدین مفرح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا لیکن وہ وفات پا گئے۔ اب میں نے سیّد رفیع الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی جگہ کی تولیت دی ہے۔ وہی میرے بعد اس خانقاہ اور اس خانقاہ کے درویشوں کی خدمات انجام دیں گے۔''

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سن کر سب حضرات رونے لگ گئے۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواجہ سیّد رفیع الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھے اور فرمایا!

''فرزند! شام کو صبح کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھنا اور دشمنوں کی دشمنی کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدلہ نہ چاہنا کیونکہ جو برداشت کر لیتا ہے وہ مار ڈالتا ہے۔‘‘

حضرت احمد ایاز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم سب حضرات کو جانے کی اجازت ملی اور ہم روتے ہوئے خانقاہ سے باہر آ گئے۔

سلطان المشائخ کے معمولات:

خواجہ سیّد رفیع الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زندگی کے آخری لمحات میں بالکل کھانا پینا چھوڑ دیا۔ پہلے دن کو روزہ رکھتے تھے اور اب چالیس دن ہو چلے تھے کہ کچھ بھی نہ کھایا پیا۔ سیّد حسین کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کئی دفعہ التجا کی کہ مخدوم کچھ کھا پی لیں لیکن سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ نہ کھایا پیا۔

خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ سرکار مچھلی کا شوربہ لایا ہوں۔ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

’’مچھلی پانی سے جدا کر کے لایا ہے اور اب میں اس دنیا سے جدا ہو کر وہاں جانے والا ہوں جہاں سے جدا ہو کر آیا تھا۔ ایسے وقت میں مچھلی کا شوربا نہیں کھا سکتا جا کر اس کو بہتے پانی میں ڈال دو۔‘‘

شاہی طبیب کی آمد:

حضرت احمد ایاز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے روزنامچے میں لکھتے ہیں کہ ۱۷ ربیع الاول ۷۲۵ھ کو شام کے وقت مجھے خواجہ سیّد محمد امام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خبر دی کہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ میں سات روز سے خانقاہ میں حاضر نہ ہو سکا تھا کیونکہ سلطان نے اپنی بیٹی کی شادی خفیہ طور پر میرے ساتھ کر دی تھی۔ میں نے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی علالت کا سن کر سلطان محمد تغلق کو اطلاع دی اور سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ سلطان محمد تغلق نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کافی دیر تک سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرض کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیفیت دریافت کرتا رہا۔ اُس نے مجھ سے علاج کے بارے میں پوچھا تو میں نے بتایا کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت چار ماہ سے ناساز ہے اور اب تو چالیس دن ہو چلے کچھ بھی نہیں کھایا پیا ہے۔

سلطان محمد تغلق نے مجھے کہا کہ تم وہاں جاؤ اور میری طرف سے عرض کرو کہ شاہی طبیب اُن کی خدمت میں بھیج دوں۔

میں نے سلطان محمد تغلق سے کہا کہ آپ شاہی طبیب کو ابھی میرے ساتھ بھیج دیں تو مناسب ہوگا تا کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا علاج شروع ہو سکے۔ سلطان محمد تغلق نے فوراً ہی شاہی طبیب کو میرے ہمراہ روانہ کرنے کا حکم دیا اور مجھ سے کہا کہ تم سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے میرے بارے میں بھی دریافت کرو کہ میں عیادت کا ثواب حاصل کرنے کا متمنی ہوں اجازت دے کر مجھے اس شرف سے باز یاب فرمائیں۔

حضرت احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں شاہی طبیب کو لے کر سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تمام خلفاء و مریدین وہاں جمع تھے۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر غشی کا عالم تھا۔ میں نے خواجہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ بادشاہ نے شاہی طبیب کو بھیجا ہے اور وہ خود بھی آنا چاہتا ہے۔

خواجہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ آج صبح سے بے ہوشی اور غشی کی کیفیت طاری ہے۔ جب ہوش آتا ہے تو نماز کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں؟ ہم عرض کرتے ہیں کہ مخدوم! ابھی نماز نہیں پڑھی تو سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ عشاء کی نماز تین مرتبہ ادا کر چکے ہیں۔

استقامت کی دعا:

خواجہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہوش کی حالت میں نماز کا دریافت کرتے تھے یا مہمانوں کے بارے میں پوچھتے کہ کوئی مہمان تو تشریف نہیں لایا۔ اگر کوئی مہمان آیا ہے تو اُس کے آ[illegible] انتظام کرو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تمام تبرکات' خرقہ اور عصا وغیرہ عطا فرمائے اور اُن سے فرمایا!

''کھانا کھلاتے رہنا کہ ہمارے پیروں نے اطعام' اخفاء اور استقامت کو ہر چیز پر مقدم رکھا ہے یعنی کھانا کھلانا اپنے باطنی اشغال کو پوشیدہ رکھنا اور اپنے بزرگوں کی پیروی میں ثابت قدم رہنا۔''

نیز فرمایا!

''میں نے اپنے شیخ سے حالت خاص میں استقامت کی دعا چاہی تھی اور آج میں تم سب کو استقامت کی دعا کرتا ہوں۔''

سب کچھ راہِ خدا میں لٹا دیا:

حضرت احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے روزنامچے میں لکھتے ہیں کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو کچھ لنگر میں تھا وہ سب کچھ فقراء اور مساکین میں لٹا دیا۔ سیّد حسین کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ میں نے خواجہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا تھا کہ کچھ بھی باقی نہ رکھے اور سب کچھ راہِ خدا میں لٹا دے ورنہ تو ذمہ دار ہوگا۔ تم جاؤ اور جا کر دیکھو کہ خواجہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔

سیّد حسین کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جا کر دیکھا تو خواجہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم کی تعمیل کی لیکن انبار خانوں میں غلہ باقی رہنے دیا۔ میں نے دریافت کیا تو خواجہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ درویشوں کی خوراک کے لئے بچا رکھا ہے۔ میں نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ انبار خانوں کے دروازے توڑ ڈالو اور اس غلے کو لٹا دو۔

چنانچہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس حکم کی بھی تعمیل کی گئی اور تمام غلہ فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا گیا۔ سیّد حسین کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ سب کچھ لٹا دیا ہے اور ایک دانہ بھی باقی نہیں رکھا۔

محبت کے بیمار:

حضرت احمد ایاز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے روزنامچے میں لکھتے ہیں کہ میں نے خادم خاص خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کسی طبیب کا علاج پسند نہیں فرماتے لیکن بادشاہ نے شاہی طبیب کو بھیجا ہے اس کو میں سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پلنگ تک لے چلتا ہوں۔ چنانچہ میں شاہی طبیب کو لے کر سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پلنگ تک گیا۔ شاہی طبیب نے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نبض پر آہستگی سے ہاتھ رکھا تو سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھیں کھول دیں۔ خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ سلطان محمد تغلق نے اپنے خاص طبیب کو مخدوم کے علاج کے لئے بھیجا ہے۔ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ جواب نہ دیا اور کچھ دیر تک طبیب کو دیکھتے رہے پھر دھیمی آواز میں فرمایا!

درد مند عشق را دا
رو بجز دیدار نیست

یعنی محبت کے بیمار کے لئے دیدار کے سوا اور کوئی دوا نہیں۔

شاہی طبیب نے عرض کیا کہ مخدوم! نبض کی حالت اچھی ہے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اگر کچھ غذا قبول فرمائیں تو کمزوری اور نقاہت دور ہو جائے گی۔ اس کے بعد شاہی طبیب نے عرض کیا کہ بادشاہ کو بڑی تمنا ہے کہ وہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں تک رسائی حاصل کرے۔

سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی اس بات کا کچھ جواب نہ دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے طبیب سے فرمایا کہ اگر بادشاہ کا آنا ناپسند ہوتا تو مخدوم ابھی فرما دیتے کہ بادشاہ یہاں نہ آئے۔ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ کے سکوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بادشاہ کی حاضری کو سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ناپسند نہیں فرمایا۔

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کمزوری کے سبب سکوت فرمایا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ بادشاہ رات کے وقت تکلیف نہ کرے اور دن کے وقت اگر چاہے تو حاضر ہو جائے۔

حضرت احمد ایاز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شاہی غلاموں کو بادشاہ کی خدمت میں بھیج دیا تا کہ وہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت بادشاہ کو بتا سکیں۔ شاہی طبیب نے کہا کہ مجھے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالت ٹھیک معلوم ہوتی ہے اگر کچھ کھا پی لیں گے تو طبیعت صحت کی طرف مائل ہونا شروع ہو جائے گی۔ ایسی حالت میں دوا کی بجائے غذا زیادہ مفید ہے تا کہ کچھ قوت آ سکے۔

شاہی طبیب واپس چلا گیا اور تمام مریدین اور خلفاء رات بھر سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ہی موجود رہے۔ اس سے پہلے کبھی کسی کی مجال نہ ہوئی تھی کہ وہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رات کی خلوت میں حاضر رہ سکے۔ ساری رات سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر غشی کی کیفیت طاری رہی۔ ہوش کی حالت ہوتی تو کچھ فرماتے لیکن آواز کی کمزوری کی وجہ سے کوئی بھی نہ سن پاتا۔

حضرت احمد ایاز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ فجر کی نماز کے لئے ہم خانقاہ سے باہر آئے اور نماز کی ادائیگی کے بعد پھر حاضر خدمت ہو گئے۔ اس دوران خواجہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہمیں بتایا کہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فجر کی نماز کئی دفعہ پڑھی ہے۔ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواجہ سیّد محمد امام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو قریب بلایا اور اُن کے کان میں کچھ فرمایا۔

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی حاضری:

صاحب سیر الاولیاء بیان کرتے ہیں کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیماری کے دوران کئی مرتبہ اُن کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور دونوں حضرات کے درمیان کئی اُمور پر باتیں ہوتی رہیں لیکن بدقسمتی سے کتب سیران ملاقاتوں کے بارے میں یکسر خاموش ہیں۔

صاحب بزم صوفیہ لکھتے ہیں کہ مرض الموت میں بھی قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر اُس وقت غشی کی کیفیت طاری تھی۔ جب سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بتایا گیا کہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حاضر خدمت ہوئے ہیں تو اُنہوں نے تعظیماً کھڑا ہونا چاہا لیکن نقاہت کی وجہ سے کھڑا نہ ہوا جا سکا۔

شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس ملاقات کے بارے میں فرماتے ہیں!

خنک آں رنج کہ یارم بعیادت بسر آید

درد منداں بجز ایں دوست ندارید دوا را

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کا اشتیاق:

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پلنگ پر تشریف فرما تھے۔ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے ساتھ بیٹھنے کا کہا تو قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ وہ پاس ادب کی وجہ سے نہیں بیٹھ سکتے۔ چنانچہ کرسی لائی گئی اور قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔

اس ملاقات کے دوران تمام مرید حیران و پریشان تھے کہ اس عالم میں گفتگو کس طرح ہوگی لیکن سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلسلہ کلام جاری رکھا۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ علیہ سے فرمایا!

''انبیاء علیہم السلام کو اس چیز کا اختیار ہے کہ وہ چاہیں تو موت کو اختیار کریں اور چاہیں تو زندگی کو اختیار کریں اور اولیاء اللہ انبیاء علیہم السلام کے جانشین ہوتے ہیں اس لئے اُن کو بھی زندگی اور موت پر اختیار ہوتا ہے کہ وہ جسے چاہیں اختیار کریں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی کچھ عرصہ کے لئے زندگی کو اختیار کریں تا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات سے ناقصوں کو کمال حاصل ہو۔''

سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سنی تو اُن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اُنہوں نے آبدیدہ لہجے میں فرمایا!

''میں نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے نظام الدین! ہمیں تم سے ملاقات کا اشتیاق ہے کیا تمہیں مجھ سے ملاقات کا اشتیاق نہیں ہے؟''

سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سن کر قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ زار و قطار رونا شروع ہو گئے۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس کیفیت کو دیکھ کر تمام حاضرین پر بھی گریہ طاری ہو گیا۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات کا کوئی جواز نہ تھا کیونکہ وہ محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں غرق ہو چکے تھے اور اُن کا اشتیاق کسی بھی صورت میں کم نہ تھا۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ دیر کے بعد رخصتی کی اجازت چاہی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلطان المشائخ کا وصال:

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جانے کے بعد سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ قطب الاقطاب تشریف لائے ہیں مجھے تعظیم کے لئے اٹھاؤ۔ سب آگے بڑھے تا کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سہارا دے کر اٹھا سکیں۔ جب سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اٹھانے کی کوشش کی گئی تو اُن کی سانس بند ہو چکی تھی۔

حاضرین پر سکوت طاری ہو گیا اور چاشت کے وقت سب نے یہ جان لیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے۔ تمام حاضرین دم بخود کھڑے رہ گئے اور رونا شروع کر دیا۔ سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اشتیاق غالب رہا اور وہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما چکے تھے۔

سلطان محمد تغلق کی آمد:

اس دوران مشہور ہوا کہ سلطان محمد تغلق' سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہے اور اُس کے ہمراہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہیں۔ سلطان محمد تغلق کو جب اس واقعے کا پتہ چلا تو وہ زار و قطار رونا شروع ہو گیا۔ اُس نے آگے بڑھ کر سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک کی زیارت کی اور دریافت کیا کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دفن کا انتظام کہاں ہو گا؟ حضرت سید حسین کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آگے بڑھ کر سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وصیت سنائی کہ اُن کو تالاب کے اندر دفن کیا جائے۔ سلطان محمد تغلق نے حضرت خواجہ احمد ایاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا کہ فوراً ہی شاہی مزدوروں کے ذریعے انتظام کیا جائے۔ چنانچہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لحد مبارک تیار کی گئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ:

ظہر کے وقت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ اٹھایا گیا۔ شہر بھر کے مشائخ، علماء، امراء اور زائرین ہزاروں کی تعداد میں اکٹھے ہو گئے۔ مریدوں اور عقیدت مندوں کے دلوں کی جو کیفیات تھیں اور اُن کے دلوں پر جو گزر رہی تھی وہ بیان سے باہر تھی۔

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ جب ایک چوک سے گزرا تو چند قوال حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام گا رہے تھے!

سر وا سیمنا بصحر اے روی
جحب بے مہری کہ بے ماے روی

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ یہ شعر سن کر جنازے سے باہر نکلا اور بے اختیار حرکت کرنا شروع ہو گیا۔ دفعۃً حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا!

شیخا باش! کہ قدم سیّد درمیان است
یعنی قبلہ عالم! شریعت کا احترام کیجئے۔

چنانچہ اُن کے اس فرمان کے بعد سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ کی حرکت بند ہو گئی۔

ایک کھلے میدان میں نمازِ جنازہ کے لئے جب صفیں بنائی گئیں تو حد نگاہ لوگ ہی لوگ موجود تھے۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نمازِ جنازہ پڑھایا۔

نمازِ جنازہ پڑھانے کے بعد قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا!

''آج مجھے پتہ چلا کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے دہلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اتنا عرصہ کیوں ٹھہرایا؟''

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی اس واقعے کا ذکر فرماتے تو اس سعادت پر فخر فرماتے تھے کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی نمازِ جنازہ پڑھانے کی سعادت اُنہیں نصیب فرمائی۔

سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۸ ربیع الاول ۷۲۵ھ کو قریباً نواسی (۸۹) برس کی عمر میں اس دارِفانی سے کوچ فرمایا۔

امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات:

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' پیرومرشد سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے محبوب مرید اور نامور خلیفہ تھے۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام کو سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے شوق سے سنا کرتے تھے۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کا بے حد صدمہ تھا۔ اُنہوں نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جدائی میں انتہائی دردانگیز اشعار کہے جن سے اُن کی عقیدت اور اُن کے ہجر و فراق اور یاد میں ماہی بے آب کی طرح تڑپنے کا اظہار ہوتا تھا۔

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے وقت بنگالہ میں تھے۔ اُنہوں نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کی خبر سنتے ہی دہلی کی جانب سفر شروع کیا۔ بدقسمتی سے وہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازے میں شامل نہ ہو سکے۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دیگر خلفاء سے فرمایا تھا کہ جب امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آئیں تو انہیں میرے مزار پر مت آنے دینا کہیں ایسا نہ ہو کہ شریعت کی پاسداری میں کوئی رخنہ پڑ جائے اور میں مزار سے باہر آ جاؤں۔

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب دہلی پہنچے تو مزار پر تشریف لے جانے لگے۔ مریدین اور خلفاء نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان کے بموجب اُن کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہاں جانے سے منع فرمادیا۔ چنانچہ جہاں آج حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ہے وہاں پر موجود ایک درخت کو پکڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا!

''اے گانٹھوں والے کیوڑے! میں تیری ڈالیاں توڑ دوں گا' میرا
محبوب تیرے سائے میں پڑا سویا کیا مگر تو نے مجھے خبر نہ کی۔''

کہتے ہیں کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازے کو اس درخت کے نیچے رکھا گیا تھا اور اسی جگہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بنا۔ حضرت امیرِ خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یاد میں اپنا تمام مال و متاع لٹا دیا اور سر کے بال کٹوا دیئے۔ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں اور خلفاء نے اُن کو تلقین کی تو فرمایا!

''بھائیو! میری کیا ہستی ہے کہ ایسے دو جہاں کے بادشاہ کے لئے
روؤں۔ میں تو اس لئے روتا ہوں کیونکہ میں سلطان المشائخ رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد زندہ نہیں رہ سکتا۔''

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے بعد سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کی جانب منہ کر کے یہ شعر پڑھا اور اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئے۔

گوری سوئے سیج پر اور مکھ پر ڈارے کیس
چل خسرو گھر اپنے سانجھ بھئی چوندیس

یعنی محبوب بستر عیش پر محو خواب ہے اور اُس نے منہ پر کپڑا ڈال رکھا ہے۔ اے خسرو! چل اپنے گھر کو چلیں اب چاروں طرف ویرانی ہی ویرانی ہے۔

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پورے چھ ماہ بعد ۱۸ شوال ۷۲۵ھ کو اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئے۔

صورت از بے صورتی آمد بروں
باز شد انا الیہ راجعون

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملتان واپسی

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا جب دہلی میں قیام زیادہ ہو گیا تو اس دوران اہل ملتان کی طرف سے بے شمار خطوط اور پیغامات آنا شروع ہو گئے کہ حضرت ملتان واپس تشریف لائیں اور اپنے آباؤ اجداد کی سجادگی سنبھالیں۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کے ان خطوط اور پیغامات کے جواب میں خاموش رہتے تھے۔ چنانچہ جب سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا تو اُن کے وصال کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان واپس تشریف لے گئے۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان واپس آ کر دوبارہ سجادگی سنبھالی اور خانقاہ سہروردیہ کے انتظامات کو دوبارہ سے اُسی طریق پر چلانا شروع کیا جو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور سے چلا آ رہا تھا۔

حضرت سید رکن الدین نظامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا تو قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان میں موجود تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے تمام مریدوں کے ہمراہ اُن کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ وہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہر بلعزیز مریدوں میں سے تھے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سندھ میں

سندھ میں قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوض و برکات بے بہا ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس ریگزار کو کئی مرتبہ شرف عطا فرمایا لیکن بدقسمتی سے کتب سیر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ان دوروں کی تفصیلات موجود نہیں ہیں۔ کتب سیر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سندھ سفر کی صرف ایک سند موجود ہے جو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ اختیار کیا تھا۔

صاحب تحفۃ الکرام لکھتے ہیں!

جب قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قریہ بہ قریہ سفر کرتے ہوئے سندھ پہنچے تو وہاں پر ایک درویش حضرت شیخ ریحان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہت شہرت تھی جو اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے مشہور تھے۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی معیت میں حضرت شیخ ریحان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملنے کے لئے گئے۔ شیخ ریحان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن دنوں ایک جنگل میں مقیم تھے اور جب یہ دونوں حضرات اُس جنگل میں پہنچے تو وہ مصروفِ عبادت تھے۔ حضرت شیخ ریحان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان دونوں بزرگوں سے مل کر بہت خوش ہوئے اور کافی دیر تک ان حضرات کے درمیان اسرار و رموز پر گفتگو ہوتی رہی۔ جس مقام پر ان درویشوں کی ملاقات ہوئی تھی وہ جگہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام ''رکن الدین'' کی بدولت ''رکن پورہ'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ اب یہ جگہ صرف ''رکن'' کے نام سے مشہور ہے اور دریائے سندھ کے کنارے آباد ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب سندھ تشریف لے گئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ بوسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پتہ چلایا جو کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ بوسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وصال پا چکے تھے لیکن اُن کے صاحبزادے ملا نصیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ملا امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اطلاع پا کر حاضر ہو گئے اور خدمت عالیہ میں رہنے لگے۔

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان دونوں حضرات کے زہد و تقویٰ سے بہت متاثر ہوئے اور جب ملتان واپس تشریف لائے تو انہیں اپنے ہمراہ لے آئے۔ جب سلطان محمد تغلق نے قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ملتان کے شمال میں ایک دیہات نذر کیا۔قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس دیہات میں معقول حصہ دیا جہاں ان حضرات نے اپنی اولاد کو آباد کیا۔

ملا نصیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ملا امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حاضر باش غلام تھے اور اُنہوں نے قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زیر سایہ پرورش پائی اور دین و دنیا کی سعادتیں حاصل کیں۔ان دونوں بھائیوں نے تصوف میں بڑا مقام حاصل کیا۔ملا امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں موجود ہے۔ملا نصیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر بھی اسی جگہ موجود ہے۔ان حضرات کی اولاد نے بڑی محنت سے قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عطا کی ہوئی جاگیر کو آباد کیا۔اب یہ علاقے ملتان کے نواح میں بوسن اتاڑ اور بوسن ہتھار کے نام سے مشہور ہیں۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جویہ اقوام کا قبولِ اسلام

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں ملتان میں ایک درویش سیّد محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زندہ پیر کے نام سے موجود تھے۔ سیّد محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بہت دوستی تھی۔ ایک مرتبہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سیّد محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہروڑ تشریف لے گئے۔ اُس زمانے میں کہروڑ ایک ویران شہر تھا۔ اس کے گردو پیش میں جویہ قوم آباد تھی جو کہ کافی خوشحال تھی۔

جب یہ دونوں بزرگ کہروڑ تشریف لے گئے تو جویہ قوم کے سربراہ کو ان کی آمد کی اطلاع ہوئی۔ وہ آپ دونوں حضرات کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اُس سردار نے اپنے بال کاٹ کر حضرت سیّد محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المعروف زندہ پیر کے آگے اور چوٹی قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آگے منڈائی۔ دونوں حضرات نے اُس کے اسلام لانے پر دلی خوشی کا اظہار کیا اور اُس کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ یہ ان حضرات کی دعاؤں کا اثر تھا کہ جویہ خاندان نے ترقی کی اور کہروڑ کے گردونواح کے علاقے کے مالک ہوئے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نامور سیاح ابن بطوطہ کی ملتان آمد

نامور سیاح اور مؤرخ ابن بطوطہ جن کا اصلی نام محمد بن عبداللہ ہے۔ ابن بطوطہ نے جنوبی ایشیا کے اکثر ممالک کا سفر کیا۔ محمد شاہ تغلق کے زمانے میں جب ابن بطوطہ ہندوستان میں وارد ہوئے تو محمد شاہ تغلق نے اُنہیں دہلی کی قضا عنایت کی۔ ابن بطوطہ نے عجائب الاسفار کے نام سے اپنا سفر نامہ تحریر کیا تھا جس میں ہر ملک کے تفصیلی حالات تھے مگر جب یہ واپس اپنے وطن کو جا رہے تھے تو اُن کا جہاز غرق ہو گیا اور اُن کی تمام یاداشتیں اور سامان ضائع ہو گئیں۔ وہ بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر وطن واپس پہنچے تھے۔ وطن واپس پہنچ کر ابن بطوطہ نے اپنی یاداشتوں کو جمع کر کے کتابی صورت دی۔ چنانچہ ابن بطوطہ کا موجودہ سفر نامہ منظر عام پر آیا۔

ابن بطوطہ کا یہ سفر نامہ اُس زمانے میں ہندوستان کی سیاسی تاریخ کی نقاب کشائی کرتا ہے۔ ہمیں مملکت ہند کے بہت سے حالات اس سفر نامے کے طفیل ہی ملتے ہیں۔ مگر یہ کتاب چونکہ ابن بطوطہ نے ایک عرصہ گزرنے کے بعد اپنی یاداشت کی بناء پر یہ سفر نامہ تحریر کیا تھا اس لئے اس میں کتاب میں کچھ مقامات پر لوگوں کے نام غلط تحریر ہوئے ہیں۔ تاریخ سے دلچسپی لینے والے حضرات جب ابن بطوطہ کے سفر نامے کا تاریخ کی دوسری کتابوں سے موازنہ کرتے ہیں تو ہمیں ابن بطوطہ کے سفر نامے میں سوائے چند ناموں کی غلطیوں کے کچھ نظر نہیں آتا۔ اس لئے ابن بطوطہ کے سفر نامے کو ایک سند کی حیثیت حاصل ہے۔

ابن بطوطہ ملتان میں براستہ اُچ شریف ۷۳۴ھ کو پہنچا۔ ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ یہ شہر صوبہ سندھ کا صدر مقام ہے اور اس صوبہ کا امیر الامراء یہاں رہتا ہے۔ ملتان سے دس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوس اس طرف ایک دریا عبور کرنا پڑتا ہے جو بہت گہرا اور دشوار ہے۔ دریا کو پار کرنے کے لئے کشتیوں کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ دریا پر مسافروں سے پوچھ گچھ کی جاتی ہے اور اُن کے مال کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ قانون کے مطابق ہر تاجر کو اپنے مال کا چوتھائی حصہ بطورِ محصول ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر شخص کو اپنے گھوڑے کے سات دینار علیحدہ سے دینے پڑتے ہیں۔ دو سال بعد جب میں ملتان دوبارہ آیا تو یہ محصول ختم ہو چکا تھا۔ عربوں کی حکومت کے زمانے میں عشر وزکوٰۃ کے علاوہ اور کوئی محصول نہیں تھا۔ پہلے پہل میں تو اپنے مال واسباب کی تلاشی سے ڈرا کیونکہ میرے اسباب میں قابل محصول چیزیں تو کم تھیں لیکن اُن کا حجم زیادہ تھا۔ مجھے اندیشہ تھا کہ اگر سب مال کو کھولنا پڑا تو بڑی دقت کا سامنا ہوگا لیکن خدا کا شکر ہے کہ قطب الملک حاکم ملتان نے ایک اعلیٰ فوجی افسر کے ہاتھ یہ پیغام بھیجا کہ میرا مال و اسباب نہ کھولا جائے اور مجھ سے کوئی محصول وغیرہ نہ لیا جائے۔

ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ وہ رات بھر دریا کے کنارے مقیم رہا اور صبح کے وقت ایک شخص جسے دہقان سمرقندی کہتے تھے میرے پاس آیا۔ یہ شخص بادشاہ کا وقائع نگار تھا۔ میں اُس کی ہمراہی میں حاکم ملتان کے دربار میں حاضر ہوا۔ قطب الملک حاکم ملتان ایک ذیشان اور قابل سردار تھا۔ جب میں اُس کے دربار میں پہنچا تو وہ میری تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا اور اُس نے مجھے اپنے پہلو میں جگہ دی۔ میں نے بطورِ تحفہ ایک غلام، ایک گھوڑا اور کچھ کشمش اور بادام نذر کئے۔ کشمش اور بادام ملتان میں پیدا نہیں ہوتے اور یہ خراسان سے یہاں آتے تھے۔

حاکم ملتان ایک خوشنما چبوترے پر بیٹھا تھا جس پر ایک گراں قدر قالین بچھا ہوا تھا۔ اُس کے پاس قاضی شہر جس کا نام سالار تھا اور خطیب جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا دونوں بیٹھے تھے۔ حاکم ملتان کے پیچھے فوج کے افسران دست بستہ کھڑے تھے اور پہرے دار سپاہی بھی دربار میں موجود تھے۔ مجھے حکم ملا کہ ہم قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مہمان خانہ میں قیام کریں۔ اُس زمانے میں قانون تھا کہ غیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملک کا کوئی بھی مسافر بلا اجازت اس درگاہ پر بطورِ مہمان نہیں ٹھہر سکتا تھا۔

ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ وہ سیوستان سے سفر کرتا ہوا ملتان آیا تھا اور راستے میں ملتان تک کوئی بھی قابل ذکر خانقاہ موجود نہیں تھی۔ یہ پہلی خانقاہ تھی جہاں آکر اُسے معلوم ہوا کہ غیر ملکیوں کو خانقاہوں میں رہنے کے لئے اجازت لینی پڑتی ہے۔

ابن بطوطہ بیان کرتا ہے کہ جب وہ اسکندریہ سے چلا تھا تو ایک بزرگ نے اُسے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں سلام پہنچانے کی درخواست کی تھی۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانے کے بہت بڑے ولی ہونے کے ساتھ سیاست دان بھی تھے۔ اگر وہ بھی اپنی خانقاہ میں سیّدی مولیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف ہر کسی شخص کو گھسنے کا موقع دیتے تو ارکانِ حکومت اُن کے مخالف ہو جاتے اور اُن کا خاندان بھی سیّدی مولیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح مصیبت کا شکار ہو جاتا بلکہ ایک مرتبہ جب ملتان میں قتل عام ہوا تو قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بروقت مداخلت کی وجہ سے اُن کا خاندان اس عتاب سے محفوظ رہا۔

ملتان ما بجنت اعلیٰ برا براست
آہستہ پابند کہ ملک سجدہ مے کند



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صوفیائے کرام پر تشدد کے واقعات

سلطان محمد تغلق کا زمانہ علمائے کرام پر بالعموم اور صوفیائے کرام پر بالخصوص آزمائش کا زمانہ تھا۔ مولانا ذکاء اللہ خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس زمانے کی جھلک پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سلطان محمد تغلق عجائب روزگار سے تھا۔ اُس کی ذات جامع اضداد تھی۔ بھلائیاں برائیوں پر پردہ ڈالتی تھیں اور برائیاں بھلائیوں کو خاک میں ملاتی تھیں۔

حضرت ضیاء الدین برنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ابن بطوطہ کی متفقہ رائے میں سلطان محمد تغلق شائستگی اور سنگدلی دونوں کا مرکب تھا۔

سلطان محمد تغلق کی صوفیائے کرام سے برہمی کی وجوہات کے بارے میں کتب سیر میں مذکور ہے کہ جب سلطان محمد تغلق تخت نشین ہوا تو شاہی خزانہ اور اُمورِ سلطنت کی حالت بہت بہتر تھی۔ سلطان محمد تغلق نے تخت نشین ہونے کے بعد شاہی خزانہ بے دریغ لٹایا اور تسخیر ایران و چین کے لئے کثیر افواج فراہم کر کے خزانہ کو بالکل خالی کر دیا اور آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہونا شروع ہو گیا۔

سلطان محمد تغلق نے خزانہ میں اضافہ کے لئے دو تدابیر اختیار کیں۔ جن میں سے ایک تدبیر یہ تھی کہ خراج میں اضافہ کیا جائے اور دوسری تدبیر یہ کہ بجائے نقرئی و طلائی تنکہ کے تانبے کا سکہ جاری کیا جائے۔ مگر یہ دونوں تدابیر کامیاب نہ ہوسکیں اور خراج میں اضافہ کی بدولت عوام بادشاہ سے بے دل ہو گئی۔ کاشتکاروں نے کاشت کاری چھوڑ دی جس کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نتیجہ یہ ہوا کہ ملک قحط کی زد میں آ گیا۔

سلطان محمد تغلق کی جب ساری تدابیر ناکام ہو گئیں تو ایک خودمختار اور مطلق العنان بادشاہ کی طرح وہ سخت غضبناک ہو گیا اور رفتہ رفتہ اُس کے مزاج کی نزاکت اس حد تک بڑھ گئی کہ ذرا سی بات پر قتل کروا دیتا۔ چنانچہ جس شاہی قصر میں امراء پر انعامات کی بارش ہوتی تھی وہاں پر اب امراء کی لاشیں پھڑکنا شروع ہو گئیں۔ چونکہ سلطان محمد تغلق کی برہمی ہر ناکامی کے بعد بڑھنا شروع ہو گئی اس لئے تمام امراء وارا کین سلطنت میں جذباتِ بغاوت موجزن ہونا شروع ہو گئے۔

مشہور مؤرخ ضیاء الدین برنی لکھتے ہیں کہ سعد منطقی اور عبید شاعر کی صحبت نے سلطان کے معتقدات میں کجی پیدا کر دی تھی۔ نیز مولانا علم الدین جو فلسفہ کے بہت بڑے عالم تھے وہ بادشاہ کے مزاج پر چھا گئے تھے۔ وہ امراء بھی جو معقولات کے مرض میں مبتلا تھے انہوں نے اپنی گفتگو، مباحثہ اور نشست کے دوران علم معقولات کو جو اہل سنت والجماعت سے بے اعتقادی کا ذریعہ اور کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کے عقائد کے مخالف تھا سلطان محمد تغلق کے دل میں اس طرح پختہ کر دیا کہ منقولات کتب سماوی اور احادیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو ایمان کا سرمایۂ اسلام کے ستون، مسلمانی کا خزانہ، منبع نجات و درجات ہیں اُن کی سلطان محمد تغلق کے دل میں کچھ جگہ باقی نہ رہی۔

چنانچہ جو چیز معقولات کے خلاف ہوتی وہ اسے نہ سنتا اور نہ ہی قبول کرتا۔ اگر معقولات فلسفہ سلطان کے دل کو احاطہ نہ کر لیتے اور منقولات آسمانی سے اس کو پورا ذوق و شوق ہوتا تو وہ اپنی گوناگوں خصوصیات اور خوبیوں کی وجہ سے ایسا ہرگز نہ کرتا اور انبیاء علیہم السلام اور علماء کے ارشاد کے خلاف مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام نہ کرواتا۔ معقولات نے سنگدلی کا ذخیرہ اُس کے دل میں جمع کر دیا تھا اور منقولات جو کہ آخرت کا خوف دلاتی ہیں اُس کی کوئی جگہ سلطان محمد تغلق کے دل میں نہ رہی تھی۔ کلمہ گو حضرات کا قتل عام اُس کا معمول بن گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سیّد محمد گیسودراز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ملفوظات ''جوامع الکلام'' میں لکھتے ہیں کہ سلطان محمد تغلق کو بھی سلطان علاؤ الدین کی طرح فضول خیالات اُکساتے رہتے تھے۔ میرے پیر بھائی مولانا کمال الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ قتلق خاں کے بھائی شمس الدین کے پاس بیٹھا ہوا بزودی کا مطالعہ کر رہا تھا کہ قتلق خاں کی بادشاہ کے حضور طلبی ہوئی۔ شمس الدین کہنے لگا کہ آپ لوگ یہیں بیٹھے رہیں میں ابھی آتا ہوں۔ گھڑی بھر بعد وہ واپس آیا تو کہنے لگا کہ مجھے بادشاہ نے طلب کیا تھا۔ میں گیا تو دیکھا کہ وہ اپنا منہ شمع کی روشنی سے موڑ کر اندھیرے میں بیٹھا ہوا ہے۔ میں پہنچا اور حسب معمول تعظیم بجالایا اور خود بھی اندھیرے میں بیٹھ گیا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ بادشاہ میرے بھائی یا کسی دوسرے رشتہ دار کو قتل کرنا چاہتا ہے اس لئے فوری طور پر مجھ سے اس بارے میں بات کرنا نہیں چاہتا۔ اس دوران بادشاہ نے مجھ سے کہا کہ فرض کرو کہ آج کوئی آدمی اٹھ کر یہ کہے کہ معاذ اللہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پیغمبر نہ تھے تو ہم اور تم کس دلیل سے اُسے قائل کریں گے؟

میں نے دل میں سوچا کہ اگر میں نے اس کے ساتھ بحث شروع کی تو یہ بھی بحث کرے گا۔ بہتر یہی ہے کہ میں اس سے ایسی بات کہوں کہ وہ جان لے کہ پھر اُس کو یہ سلطنت میسر نہ آئے گی۔ چنانچہ میں نے فوراً کہا کہ ایسے حرام زادے، احمق، بد بخت کے لئے دلیل کی کیا ضرورت ہے۔ اس وقت بادشاہ کے اقبال سے ملک اور شہر میں اسلام نے اتنا اقتدار حاصل کرلیا ہے کہ بادشاہ کے غلام اُسے جوتیاں مار مار کر فنا کر دیں گے۔ جب سلطان محمد تغلق نے یہ سنا تو سر جھکالیا اور جواب میں کچھ نہ کہا۔

ابن بطوطہ نے سلطان محمد تغلق کے دربار میں شیخ عبدالعزیز اردبیلی کی آمد اور اُس کی صحبت سے سلطان کے مستفیض ہونے کا حال تفصیل سے بیان کیا ہے۔ شیخ عبدالعزیز اردبیلی فقیہہ اور محدث تھے۔ دمشق میں انہوں نے تصوف کے بہت بڑے مخالف علامہ ابن تمیمیہ، برہان الدین، ابن البرح، جمال الدین مزی اور شمس الدین ذہبی وغیرہ سے تعلیم حاصل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی تھی۔ وہ سلطان کے پاس آئے تو سلطان نے اُن کا بڑا احترام کیا۔ ایک روز اتفاق سے اُس نے سلطان کی خدمت میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ علیہ اور اُن کی اولاد کے فضائل میں کچھ احادیث بیان کیں۔ ساتھ ہی ساتھ اُس نے عباسی خلفاء کا ذکر بھی کیا۔ سلطان محمد تغلق کو وہ حدیثیں پسند آئیں اور اُس نے سونے کے تھال میں دو ہزار اشرفیاں رکھ کر عبدالعزیز کی خدمت میں پیش کیں۔ شیخ عبدالعزیز اردبیلی' علامہ ابن تمیمیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے دہلی میں آئے تھے اور علامہ ابن تمیمیہ نے مصر و شام میں صوفیائے کرام کے خلاف جو تحاریک سرگرم کر رکھی تھیں یہ اُن کے رکن تھے۔

مولانا عبدالعزیز اور مولانا علم الدین کی آمد سے سلطان محمد تغلق کو بہت تقویت ملی۔ صاحب تحفۃ الکرام لکھتے ہیں کہ سلطان محمد تغلق کی تخت نشینی سے پہلے دہلی میں صوفیاء کرام کا بہت اثر و رسوخ تھا۔ اُن کی ذات مرجع خلائق تھی اور جو بادشاہ دل سے اُن کا معتقد نہ بھی ہوتا تھا اُسے ملکی مصلحت کے تحت اُن کا احترام کرنا پڑتا تھا۔ جب سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا اُس کے بعد سے سلطان محمد تغلق نے صوفیائے کرام کو تشدد کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ سلطان محمد تغلق معقولات فلسفہ کے چکر میں پھنس چکا تھا اس لئے وہ منقولات کو خاطر میں نہ لاتا تھا۔ صوفیائے کرام چونکہ منقولات کے ماتحت ہوتے ہیں لہٰذا سلطان محمد تغلق ہاتھ دھو کر اُن کے پیچھے پڑ گیا اور اس امر کے نتیجے میں اُس نے کئی صوفیائے کرام کو دہلی سے نکال دیا۔

شیخ ضیاء الدین سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے نابغہ روزگار کو عتاب کا نشانہ بنایا جس سے وہ دہلی چھوڑ کر چلے گئے۔ مولانا شمس الدین یحیٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے فخر روزگار عالم دین کو جو کہ دہلی میں ہزاروں شاگرد رکھتے تھے اُن کو دہلی سے نکال دیا۔ مولانا شہاب الدین حق گو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطان محمد تغلق نے اپنی ذاتی خدمت پر مقرر کرنا چاہا اور اُن کے انکار پر اُن کی داڑھی نوچوا دی اور انہیں سات برس تک مختلف اذیتیں دیتا رہا جس سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ جاں بحق ہو گئے۔

ایک مرتبہ سلطان محمد تغلق نے بھرے دربار میں علماء سے سوال کیا کہ نبوت کا فیض منقطع نہیں ہوا۔ اگر کوئی شخص اب نبوت کا دعویٰ کرے اور معجزہ دکھائے تو اُس کی تصدیق کرنی چاہئے یا نہیں؟

مولانا عماد الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جھک نہ مار' کیا بکواس کرتا ہے۔ ابھی مولانا عماد الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ جملہ ادا کیا ہی تھا کہ جلاد نے آگے بڑھ کر اُن کو بڑی بے دردی سے شہید کر دیا۔

سلطان محمد تغلق کا یہ معمول بن چکا تھا کہ وہ روزانہ بے شمار مشائخ اور علماء کو پکڑواتا اور اُنہیں بے دردی سے شہید کر دیا جاتا یا پھر اُنہیں دہلی سے نکال دیا جاتا۔ تاریخ کے اوراق سلطان محمد تغلق کے اس ظلم سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس جان کنی کے دور میں کئی مشائخ ایسے بھی تھے جنہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور سلطان محمد تغلق کی اس اسلام دشمنی کے خلاف رہے جس کی وجہ سے اُن کو قید و بند کی صعوبتوں کو بھی برداشت کرنا پڑا۔ ایسے بندگانِ خدا کے بارے میں مشہور ہے!

''خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را۔''



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سلطان محمد تغلق

سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی کے آخری ادوار میں یہ دیکھ لیا تھا کہ دنیا کس سمت جارہی ہے؟ قطب الدین مبارک شاہ نے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اوران کے ارادت مندوں کو پریشان کرنے کے لئے نازیبا حرکات کیں، خسرو خاں کی اسلام دشمنی، سلطان غیاث الدین کی معاندانہ روش، سماع کے سلسلے میں علماء کا محضر، گویا یہ تمام اُمور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آپ بیتی کا حصہ رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور میں صوفیاء کرام کے ساتھ جو سلوک روا رکھا گیا اُس سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اندازہ تھا کہ آنے والا دور صوفیاء حضرات پر کس قدر ظلم وستم کا دور ہوگا اور یہ ان درویشوں کا امتحان ہوگا کہ وہ اس ظلم وستم پر کس طرح صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اسلام اور تصوف کے دشمنوں کے مقابلے کے لئے سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے جانشین کے طور پر ایسے بزرگ کو منتخب کیا جو اس کانٹوں بھرے تاج کو پہننے کے لئے سب سے زیادہ موزوں اور مناسب تھے۔ جن کے زہد اور تقویٰ کے دوست ودشمن سب ہی معترف تھے۔ وہ صبر اور تحمل کا پہاڑ تھے۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنا خرقہ، مصلیٰ وتسبیح اور کاسۂ چوبیں جواُن کو پیرومرشد حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عطا ہوئی تھیں اُس کے سپرد کیں جس کو دنیا حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے جانتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلطان المشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ تمام تبرکات حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو عطا کرتے ہوئے نصیحت کی کہ

''شمارا در شہر دہلی باید بود جفائے وقفائے مردم باید کشید۔''

کتب سیر اور تاریخ ہند کی دیگر کتب سے یہ بات واضح ہے کہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرشد پاک کی اس نصیحت پر کس طرح عمل کیا اور اُن کی توقعات پر پورا اُترتے ہوئے دہلی میں رہ کر زمانے کی تلخیاں اور سلطان کے مصائب کو برداشت کیا بلکہ اُنہوں نے چشتیہ نظامیہ سلسلے کو درہم برہم ہونے سے بھی محفوظ رکھا۔ حضرت گیسودراز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الاسلام حضرت سراج الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا احمد تھانیسری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، قاضی عبدالمقتدر دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا معین الدین عمرانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، سیّد محمد بن جعفر مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے باکمال خلفاء کو ملک کے گردونواح میں رشد و ہدایت کے لئے بھیجا جنہوں نے لاکھوں لوگوں کو صراطِ مستقیم پر چلنا سکھایا۔ سلطان محمد تغلق، حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرتبہ اور مقام سے بھی واقف تھا لیکن پھر بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو تنگ کرنے سے باز نہ آتا تھا۔

مولانا جمالی بیان کرتے ہیں کہ ابتدائے زمانہ سلطنت میں سلطان محمد تغلق نے حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے محل میں بلا کر داہنی جانب بٹھایا اور التماس کی کہ میں خراسان پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میرے ساتھ چلیں۔ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلطان محمد تغلق کے اس جواب میں صرف انشاء اللہ کہا۔ سلطان محمد تغلق نے کہا کہ انشاء اللہ تو واسطے تبعید کے آتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا معاذ اللہ، انشاء اللہ کہنے سے کام میں تبعید واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ لفظ واسطے تاکید کے ہے۔

اس تمام گفتگو کے دوران سلطان محمد تغلق نے کھانا طلب کیا اور قصد کیا کہ اگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کھانا نہ کھائیں گے تو انہیں ایذا پہنچاؤں گا۔ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بکراہت تمام کھانا کھالیا۔ بعد از فراغت سلطان محمد تغلق نے کہا کہ حضرت مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"درندوں جیسا غصہ جو تمہاری عادت میں داخل ہو چکا ہے اسے چھوڑ دو۔"

سلطان محمد تغلق نے روپوں کی ایک تھیلی اور صوف سبز اور سیاہ کے دو ٹکڑے حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نذر کیے۔ اس سے سلطان کا مقصد یہ تھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ خود اٹھائیں گے لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس طرف متوجہ نہ ہوئے۔

خواجہ نظام الدین و بیر مقرب خاص سلطانی جو حضرت محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید تھا نے لپک کر وہ تھیلی اور صوف کے ٹکڑے اٹھائے اور حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نعلین مبارک درست کر کے سامنے رکھ دیئے۔ باہر آ کر خواجہ نظام الدین نے وہ کپڑے مع نقدی کے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خدام کے سپرد کر دی اور خود اُن کے قدموں کی خاک مل کر سلطان محمد تغلق کے پاس حاضر ہوا۔ سلطان محمد تغلق غصے میں بھرا بیٹھا تھا۔ خواجہ نظام الدین کو دیکھتے ہی بولا کہ تمہاری جرأت کس طرح ہوئی کہ تم میرے سامنے سے وہ تھیلی اور کپڑے اٹھاؤ اور ساتھ ساتھ اُن کے جوتے بھی درست کرو۔ خواجہ نظام الدین بغیر کسی تردد کے بولے!

"قبلہ عالم! اگر میں وہ کپڑے اور روپوں کی تھیلی نہ اٹھاتا تو وہ آپ کے غالیچہ پر ہی پڑی رہتی اور شیخ اسے کبھی بھی نہ اٹھاتے۔ جہاں تک جوتوں کو درست کرنے کا تعلق ہے تو یہ میرے لئے سعادت کی بات ہے اور اگر آپ مجھے اس سعادت پر قتل کرنا بھی چاہتے ہیں تو میں قتل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہونے کے لئے بھی تیار ہوں کیونکہ اس طرح مجھے آپ کی تنگ صحبت سے نجات مل جائے گی۔"

خواجہ نظام الدین نے یہ بات سلطان محمد تغلق کے سامنے کہہ دی اور سلطان محمد تغلق اُن کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا لیکن وہ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ اُس نے کچھ دنوں کے بعد اُن کو بلا کر اپنی جامہ داری پر مقرر کیا جس پر اُنہوں نے انکار کر دیا۔ سلطان محمد تغلق نے اُن کو جیل میں ڈال دیا اور اُن پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ ڈالے۔ حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیر و مرشد سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وصیت یاد تھی جس کی بناء پر اُنہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

سلطان محمد تغلق اپنی عمر کے آخری زمانے میں ٹھٹھہ کی مہم پر گیا ہوا تھا جو کہ دہلی سے ہزاروں کوس دور تھا۔ وہاں پہنچ کر اُس نے حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ شاہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیگر مشائخ کے ساتھ طلب کیا اور اُن کا احترام کرنے کی بجائے اُن کے ساتھ ایک مرتبہ پھر ناروا سلوک اختیار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تختہ تابوت میں واپس دہلی آیا۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی کے حالات سے باخبر تھے اور اُن کو یہ بھی معلوم تھا کہ دہلی میں اس وقت علماء اور مشائخ کے ساتھ سلطان محمد تغلق نے کیا سلوک ناروا کر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان محمد تغلق کے کئی مرتبہ بلانے پر دہلی تشریف نہ لے کر گئے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک جب چھیاسی (۸۶) برس ہوئی تو ذاتِ الٰہی کی محبت نے کشش فرمائی اور فقر وتصوف کے اس شہنشاہ نے جو روحانی اور مادی طور پر حاجت مندوں اور ارادت مندوں کی توجہ کا مرکز تھا نے عالم ناسوت کو ترک کرنے کا سامان شروع کر دیا۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباؤ اجداد کا بھی یہی عالم تھا کہ جب اُن کا وقت وصال قریب آیا تو اُنہوں نے بھی ترکِ خلائق کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ مولانا محمد جعفر شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ اکثر بزرگانِ دین وصال سے پہلے مخلوقات سے قطع تعلق کر لیتے ہیں اور پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اُن کا اوڑھنا بچھونا ذکر الٰہی ہوتا ہے اور یہ عالم تحیر بھی ہوتا ہے اور عالم ہوش وصحو بھی۔

مولانا کے اس بیان کی تصدیق ہم گذشتہ صفحات پر سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے موضوع پر تحریر کر آئے ہیں کہ سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آخری لمحات میں عالم تحیر میں گم تھے اور جب قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے تو فوراً ہی حالت ہوش وصحو میں آ گئے اور اُن سے گفتگو فرمائی۔

چنانچہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی غیبی اشارہ پانے کے بعد عالم تحیر میں گم ہو گئے اور گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ گوشہ نشینی اختیار کرنے سے پہلے قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خادم خاص مولانا ظہیر الدین محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو طلب فرمایا اور اُنہیں یہ ہدایت کی کہ حجرے کو میں تمہاری نگرانی میں دیتا ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور تمہارے سوا کوئی بھی شخص اندر نہ آئے اور تم ہر وقت اس حجرے میں حاضر رہو۔

دنیا ایک سرائے ہے:

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب حجرہ نشین ہوئے تو اُن دنوں میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک آیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت فرمائی اور تمام اُمور کا بطریق احسن خود جائزہ لیا۔ ۷ صفر المظفر ۷۳۵ھ کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارادت مندوں کے ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا!

''دوستو! یہ دنیا ایک سرائے ہے۔ جو لوگ اس دنیا میں مسافروں کی طرح رہتے ہیں اور اس کی کسی چیز سے دل نہیں لگاتے تو جب داعی اجل سے بلاوا آتا ہے تو وہ خوشی سے اپنے اصلی ملک کا سفر کرتے ہیں اور انہیں اس دنیا کو چھوڑنے کا ذرہ برابر بھی ملال نہیں ہوتا لیکن جو لوگ اس دنیا کو اپنا مسکن بنا لیتے ہیں اُنہیں اس دنیا کو چھوڑتے وقت ضرور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

دوستو! میں تم ہی میں پیدا ہوا اور تم ہی جوان ہوا اور تم ہی میں رہ کر بڑھاپے کی منزلیں طے کر رہا ہوں۔ آج میں اُس مقام پر پہنچ چکا ہوں جہاں سے انسان اپنے ملک کی طرف بڑھ جائے جہاں پر اُس کا ابدی سکون موجود ہے۔ ممکن ہے کہ آج کے بعد ہم پھر ایک دوسرے سے نہ مل بیٹھیں اس لئے اگر کسی نے مجھ سے کچھ لینا ہو تو وہ مانگ لے اور اگر کسی کو مجھ سے کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ اسی دنیا میں ہی اپنا بدلہ چکا لے۔''

اس عظیم الشان اجتماع میں لاکھوں خدام جمع تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بات سن کر سب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فراق میں زار و قطار رونا شروع ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا!

''دیکھو! اس مسند پر میرے باپ دادا نے سالہا سال تک امر بالمعروف کی شمع روشن کی ہے۔ میں بھی کافی عمر بسر کر چکا ہوں جتنی قادر المطلق نے مجھے عطا کی تھی۔ میں آپ لوگوں کی خدمت اُسی کی مرضی سے کرتا رہا اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا دمِ رخصت نزدیک ہے۔ مجھے خوشی خوشی وداع کرو اور کچھ وقت دو تاکہ میں اپنے آپ کو دوسرے سفر کے لئے تیار کر سکوں۔

میں اپنے پیچھے تمہارے بیچ طریقت و معرفت کے دو ایسے مہر و ماہ چھوڑے جا رہا ہوں جو ہند کے ظلمت کدہ کو نور سے بھر دیں گے اور لاکھوں گمراہوں اور خطا کار انسانوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن کریں گے۔''

یہ فرما کر قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دائیں طرف نظر دوڑائی اور اپنے جواں سالہ بھتیجے حضرت شیخ صدر الدین محمد حاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہاتھ سے پکڑا اور پہلو میں کھڑا کرتے ہوئے فرمایا!

''یہ جوان رعنا شہید کا بیٹا ہے اور عارف دوراں کا پوتا ہے۔ میری اور میرے باپ دادا کی مسند کا مالک ہے۔ تم سب لوگ جس طرح میری مدد کرتے رہے ہو اس کے ساتھ بھی کامل تعاون کا وعدہ کرو تاکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا یہ سب سے بڑا مرکز اسی طرح مصروف کار رہے۔ میں شیخ حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کی تربیت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔

میں اس نوجوان سے بھی یہ امید رکھتا ہوں کہ یہ غوث العالمین کی اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خانقاہ کی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھانے کی کوشش کرے گا اور اپنی زندگی خلق خدا کو معصیت کے گرداب سے نکالنے میں صرف کرے گا اور عوام کو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی تلقین کرے گا۔"

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ صدرالدین محمد حاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

"دیکھو خانقاہ کا مطبخ، مدرسہ، حجرہ نشین درویش سب لوگ خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔ مزار شریف میں درس دینے کی اجازت نہیں ہے اور کبوتروں کو روضہ سے نہ نکالنا اور حجرہ نشین درویشوں پر تشدد نہ کرنا۔"

فقر و ولایت کا آفتاب:

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس تلقین کے بعد حضرت شیخ صدرالدین محمد حاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنا خرقہ عنایت فرمایا اور تمام تبرکات عطا فرمائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے غوث العالمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دستارِ مبارک حضرت شیخ صدرالدین محمد حاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر پر رکھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں کو حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں بھی تلقین کی کہ میں اُس سے اُسی طرح پیار کرتا ہوں جس طرح تم مجھ سے پیار کرتے ہو۔ اس دوران تمام مجمع زار و قطار رو رہا تھا۔

لوگ یہ برداشت کرنے کو تیار نہیں تھے کہ فقر و ولایت کا یہ آفتاب اُن کی آنکھوں سے اوجھل ہو جائے لیکن اس کے ساتھ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ مشیت الٰہی کے آگے کسی کا دم نہیں چلتا اور جانے والے کو کوئی نہیں روک سکتا۔

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ پھر لوگوں کو دلاسا دیتے ہوئے فرمایا!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''برادرانِ ملت! میں تم سب کو اللہ عزوجل کی امان میں دیتا ہوں۔

اب تم بھی مجھے اللہ عزوجل کے سپرد کردو۔''

یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسندِ غوثیہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے نامور خلفاء اور مریدوں کے ہمراہ آنسوؤں کے سیلاب کے میں سے گزرتے ہوئے خانقاہ معلّٰی میں داخل ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے باپ اور دادا بزرگوار کی قبر شریف پہ فاتحہ خوانی کی اور عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر پر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا غلافِ مبارک رکھ کر دعا کی اور پھر خانقاہ سے واپس تشریف لائے۔ اس دوران خانقاہ معلّٰی نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت سے گونج رہی تھی۔ ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ وہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مصافحہ کرے۔ کوئی آگے بڑھتا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی داڑھی کا بوسہ لیتا اور کوئی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مصافحہ کرتا اور کوئی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گلے لگتا۔

اسی مجمع کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے حجرے کی جانب بڑھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور کچھ دیر تک عزیز و اقارب اور ارادت مندوں کو دیکھتے رہے پھر خاموشی کے ساتھ اپنے حجرے کی جانب بڑھ گئے۔ اس موقع پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں میں یہ آنسو ارادت مندوں کے خلوص کا جواب تھا۔ آج سے کچھ عرصہ قبل یہی آفتاب سلطان المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو زندگی اور موت کا اختیار دیا ہے اور اولیاء اللہ انبیاء علیہم السلام کے جانشین ہوتے ہیں اس لئے ان کو بھی زندگی اور موت کا اختیار ہوتا ہے۔ لیکن آج خود ہی خالق [illegible] ملکِ بقا کی طرف بڑھ رہے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حجرے میں داخل ہو گئے اور خادم خاص مولانا ظہیر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حجرے کا دروازہ بند کر دیا۔ طریقت اور معرفت کا آفتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غروب ہو گیا اور ملتان کی فضا سوگوار ہو گئی۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تین ماہ کے طویل عرصہ تک اپنے حجرہ مبارک میں رہے اور اس دوران مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ کسی کو بھی شرف نیاز حاصل نہیں ہوا۔ مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہر وقت حجرے کے باہر موجود رہتے تھے۔ مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تادمِ مرگ اس سربلندی پر فخر کرتے رہے کہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُنہیں اپنی خدمت کا عظیم موقع فراہم کیا۔ کتب سیر اس بات کی شاہد ہیں کہ مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس خدمت کو بخوبی انجام دیا۔

یوم وصال:

تین ماہ کا عرصہ حجرہ مبارک میں گزر گیا۔ ۷ جمادی الاول ۷۳۵ھ کو مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو وضو کروا رہے تھے۔ وضو ختم ہوا تو قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بجائے دعا پڑھنے کے الحمد للہ کہا۔ مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب خلافِ توقع عمل دیکھا تو اُن کو کھٹکا لگا۔

مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تین ماہ سے مسلسل قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ تھے اس لئے اُن کو قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام معمولات کے بارے میں پتہ تھا۔

اسی تشویش میں مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب وضو کروانے کے بعد حجرے سے باہر تشریف لائے تو اُس وقت قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک عزیز حجرے کے باہر تشریف فرما تھے۔ اُنہوں نے مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت دریافت کی تو مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام واقعہ گوش گزار کر دیا کہ آج قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خلافِ توقع وضو کی دعا کی بجائے صرف الحمد للہ کہنے پر اکتفا کیا۔

اُن حضرت نے مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ میرے دل میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہاری بات سن کر یہ خیال آیا ہے کہ آج قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یومِ وصال ہے اس لئے اُنہوں نے صرف الحمدللہ کہنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔

تجہیز و تکفین کا حکم:

عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حجرے کے اندر تشریف لے گئے تا کہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کسی ضرورت کے بارے میں جان سکیں۔قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا تو فرمایا!

''جاؤ جا کہ میری تجہیز و تکفین کا انتظام کرو۔''

مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب یہ سنا تو اُن پر سکتہ طاری ہو گیا۔ وہ اسی حالت میں دم بخود پیچھے ہٹے اور حجرے سے باہر نکل کر گہری سوچ میں گم ہو گئے۔ وہ اسی سوچ میں مگن تھے کہ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت تو ٹھیک ہے پھر اُنہوں نے ایسی بات کیوں فرمائی۔

اس دوران حضرت شیخ صدر الدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے۔ مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سارا ماجرا اُن کے گوش گزار کر دیا۔ حضرت شیخ صدر الدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ غوث العالمین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' عارف باللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تو بھلے چنگے تھے۔ اولیاء اللہ کے جانے کا کچھ پتہ نہیں چلتا تم حکم کی تعمیل کرو۔''

چنانچہ مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تجہیز و تکفین کا ضروری انتظام کرنے کے بعد حجرے میں داخل ہوئے۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس وقت مصلّٰی پر تشریف فرما تھے۔ کچھ ہی دیر میں قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خبر تمام مریدوں اور خلفاء کو ہو گئی۔ سب لوگ حجرے کے باہر اکٹھے ہو گئے۔ انہیں قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس فرمان سے یقین ہو چلا تھا کہ وصال کا وقت قریب آ چکا ہے۔

وصال:

اس دوران نمازِ مغرب کا وقت ہو گیا۔ سب مرید اور خلفاء نماز کے لئے مسجد تشریف لے گئے۔ مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حجرے میں داخل ہوئے۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد صلوٰۃ اوابین ادا فرما رہے تھے۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سجدے میں سر رکھ دیا۔ اُسی وقت محبوب کا بلاوا آیا اور روح پرواز کر گئی۔

در کوئے تو عاشقاں چناں جاں بد ہند
کانجا ملک الموت نگنجد ہر گز

جس وقت قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح پرواز کر گئی اُس وقت حجرہ مبارک روشن ہو گیا اور اُس میں نور ہی نور پھیل گیا۔ مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حیرت زدہ انداز میں یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے۔ اس دوران مرید اور خلفاء حجرہ مبارک کے باہر پہنچ گئے۔ دفعتاً مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی چیخ بلند ہوئی جس سے تمام حاضرین جو پہلے ہی سہمے ہوئے تھے وہ سمجھ گئے کہ شریعت وطریقت کا آفتاب غروب ہو گیا۔ حجرے کا وہ دروازہ جو تین ماہ سے سب لوگوں کے لئے بند تھا آج کھل گیا۔ سلطان التارکین حضرت حمید الدین حاکم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرے اکابرین حجرے میں تشریف لے آئے۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بدستور سجدے میں موجود تھے۔ مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ صدر الدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جسم مبارک کو مصلیٰ پر سے اٹھایا اور ادب واحترام کے ساتھ پلنگ پر لٹا دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تدفین:

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسد اطہر کوغسل دیا گیا اور تجہیز و تکفین کے بعد اُن کے جنازے کو خانقاہ معلیٰ میں لے جایا گیا۔ خانقاہ غوثیہ اُس وقت ہزاروں ارادت مندوں سے بھری ہوئی تھی۔ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کی خبر سن کر ہر آنکھ اشکبار تھی۔ خانقاہ معلیٰ میں کھڑے ہونے کی جگہ تک باقی نہ رہی تھی۔

قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تدفین کا وقت آیا تو مریدوں اور خلفائے عظام نے خیال ظاہر کیا کہ سلطان غیاث الدین کے مقبرے میں دفن کیا جائے مگر مولانا ظہیر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے وصیت کی تھی مجھے دادا جان کے قدموں میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں میں دفن کر دیا گیا۔

تاریخ وصال:

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال پر سلطان التارکین حضرت حمید الدین حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک قطعہ لکھا۔ سلطان التارکین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

شب جمعہ و ثلث شب بدو ہفتم جماد اول
گذشتہ سال ہفصد سی و پنج از ہجرت احمد
برحمت ایزدی پیوستہ شد آں شیخ رکن الدین
کہ بوالفتح است وفیض اللہ و از اہل صفا امجد



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عالیشان مقبرہ

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا روضہ مبارک بلحاظ وسعت اور بلندی کے برصغیر پاک و ہند میں دوسرے نمبر پر شمار کیا جاتا ہے۔ یہ خوشنما مقبرہ سطح زمین سے ڈیڑھ سو فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ مقبرے کا گنبد پندرہ میل دور سے ہی چمکتا ہوا نظر آجاتا ہے۔ مقبرہ کا مرکزی قطر ۵۱ فٹ اور آثار ۱۳ فٹ کے قریب ہے۔ ہر زاویہ پر عمودی ستون موجود ہے۔ یہ مقبرہ سات سو برس سے پنجاب اور سندھ کے درمیان موجود حالات و واقعات کا مقابلہ کرتا رہا ہے۔ تاریخ ہند کے بدلتے پہلوؤں کے ساتھ مقبرے کو بھی کافی نقصان پہنچایا گیا۔ کبھی مقبرے کو آگ لگائی گئی اور کبھی اس پر سنگ باری کی گئی۔

ضلع رحیم یار خاں کے رئیس اعظم سردار غازی محمد نے مقبرے کی تزئین و آرائش میں دلچسپی لی اور از سر نو مقبرہ کو تعمیر کروایا۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقبرہ بلندی پر واقع ہونے کی وجہ سے ایک دلفریب نظارہ پیش کرتا ہے۔ شام کے وقت جب سایہ ڈھل جاتا ہے تو مقبرہ ایسا منظر پیش کرتا ہے کہ گویا پہاڑ کے دامن میں کوئی سنگ مرمر کی بارہ دری ہے۔ ملتان کے گردونواح سے لوگ جب ملتان شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اُن کی نظر جب شہر اور قلعے پر پڑتی ہے تو وہ اس مقبرے کے حسین وجمیل نظارے کو دیکھ کر ملتان کی روحانی عظمت کے قائل ہو جاتے ہیں۔

اگر فردوس برروئے زمین است
ہمیں است وہم است وہمین است



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولادِ پاک اور خلفائے عظام

حضرت قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے بھائی حضرت شیخ عماد الدین اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند حضرت شیخ صدر الدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی فرزندی میں لے کر اُن کی تعلیم و تربیت فرمائی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ صدر الدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بوقت وصال مسند غوثیہ پر حضرت شیخ صدر الدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو متمکن کیا۔

قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے تمام مریدوں اور ارادت مندوں پر فخر کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بے شمار روحانی اولاد سے نوازا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ میں اپنی اس روحانی اولاد پر جتنا بھی فخر کروں وہ کم ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے یوں تو ہزاروں مرید تھے جنہوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تربیت میں رہ کر سلوک کی منازل طے کیں اور بلند مراتب حاصل کئے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتابیات

۱۔ تذکرہ اولیائے ملتان

۲۔ تذکرہ اولیائے ہند

۳۔ تاریخ ہند

۴۔ سیر الاقطاب

۵۔ سیرت پاک حضرت شاہ رکن الدین والعالم از مفتی محمد راشد نظامی

۶۔ سیرت پاک حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۷۔ تذکرہ صوفیاء سہروردیہ

۸۔ تذکرہ صوفیائے سندھ

۹۔ تذکرہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۰۔ تذکرہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۱۔ خواجگان چشت

۱۲۔ حیات امیر خسرو

۱۳۔ کراماتِ اولیاء

۱۴۔ خطہ پاک اوچ شریف از مسعود حسن شہاب

۱۵۔ اقوالِ اولیاء از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

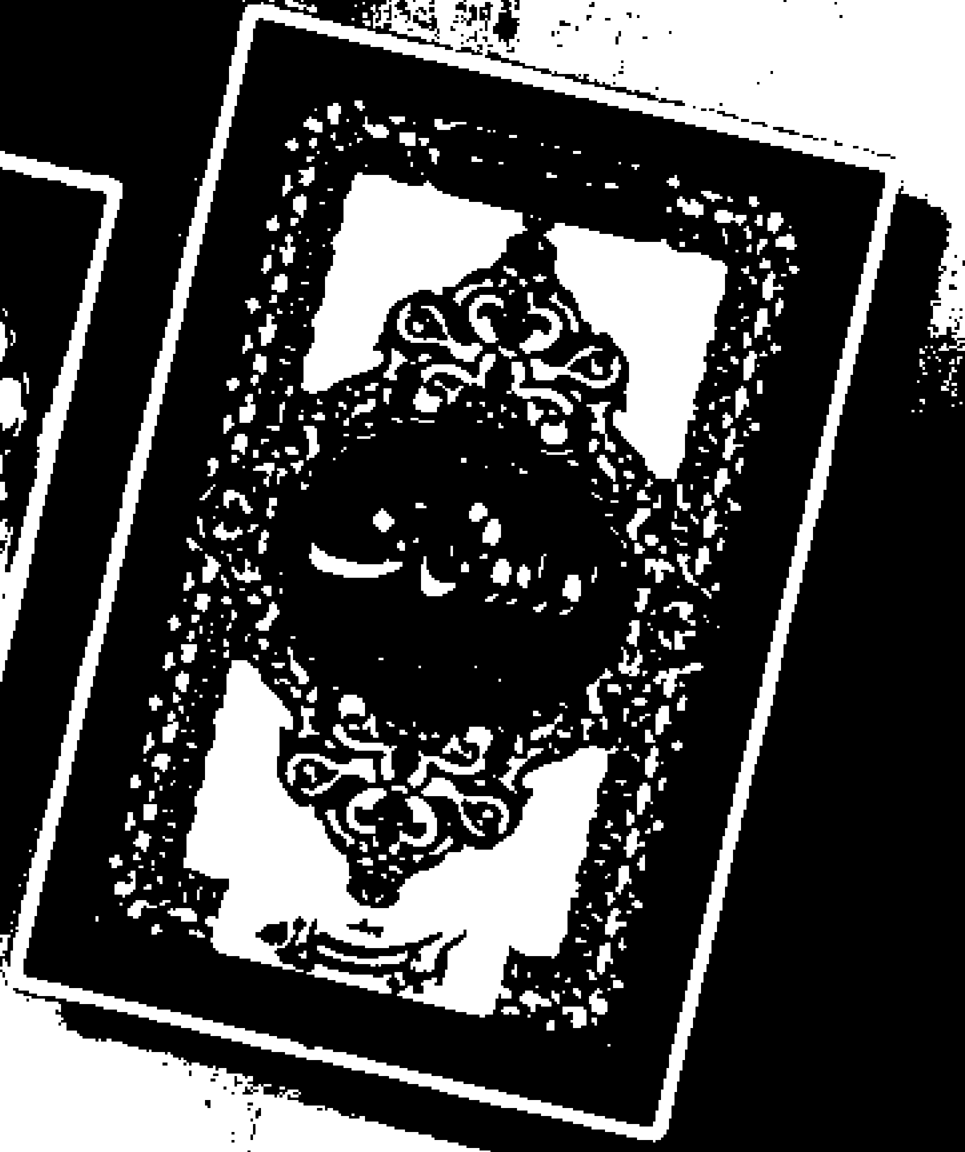
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہماری چند دیگر مطبوعات





















Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari